(موجودہ کتبِ حدیث میں) احادیثِ مبارکہ کا سب سے پہلا مجموعہ

الصحیفۃ الصحیحۃ

المعروف

صحیفہ ہمام بن منبہ

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تحقیق و تقدیم

ڈاکٹر محمد حمید اللہ حیدر آبادی



English Translation

Ahmad Hassan Ch.

اردو ترجمہ و تحشیہ

محمد رضاء الحسن قادری

کرمانوالہ بک شاپ

دکان نمبر ۲ - دربار مارکیٹ لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم



الصلوٰۃ والسلام علیک
یا خاتم النبیین

(موجودہ کتب حدیث میں) احادیث مبارکہ کا سب سے پہلا مجموعہ

الصحیفۃ الصحیحۃ

المعروف

صحیفہ ہمام بن منبہ

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

عربی - اردو - English

اردو ترجمہ وتحشیہ
محمد رضاء الحسن قادری

تحقیق وتقدیم
ڈاکٹر محمد حمید اللہ حیدر آبادی

English Translation
Ahmad Hassan Ch.

تصحیح و نظرثانی
مفتی غلام حسن قادری

کرمانوالہ بک شاپ
دوکان نمبر ۲ - دربار مارکیٹ لاہور

بفیضانِ کرم

حضرت سید السادات پیر محمد اسماعیل شاہ بخاری

المعروف حضرت کرماں والے

آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف اوکاڑہ



شمیم باغ ولایت

حضرت سید محمد علی شاہ بخاری

منبع رشد و ہدایت

حضرت سید محمد عثمان علی شاہ بخاری

حضرت پیر سید غضنفر علی شاہ بخاری

حضرت پیر سید صمصام شاہ بخاری

سید میر طیب علی شاہ بخاری

سجادہ نشین حضرت کرمانوالہ شریف

حاجی انعام اللہ طیبی نقشبندی برکاتی

زیر اہتمام

سمیع اللہ برکت

قیمت 250 روپے

اشاعت ۲۵ مئی سن ۲۰۰۰ء

فہرست

عنواناتِ احادیث

حمد و نعت

خدا در انتظار حمد ما نیست
محمد چشم بر راہ ثنا نیست
خدا مدح آفرین مصطفی بس
محمد حامد حمد خدا بس

ہماری حمد کا طالب خدا ہے
نہ محبوب اس کا محتاجِ ثنا ہے
خدا واصف نبیؐ دوسرا کا
نبیؐ حامد خدائے کبریا کا

اہداء بہ بارگاہ

محبوبِ خدا، حبیبِ کبریا، آفتابِ ہدیٰ، ماہتابِ عطا، معدنِ اتقاء، دُرِّ بحرِ صفا، خواجۂ ہر دوسرا، شفیعِ روزِ جزا، دافعِ جملہ بلا، جلوۂ حق نما، نورِ خدا، بے کسوں کے حاجت روا، شبِ اسریٰ کے دولہا، عمیم الجود والعطا، صاحبِ ھل اتیٰ، مطلوبِ ربِّ الارض والسماء، وسیلۂ اعظم من آیاتِ ربہ الکبریٰ، نبی الانبیاء، سید الاتقیا والاصفیا، عظیم الرجا، احمد مجتبیٰ

حضرت محمد مصطفی علیہ الوف التحیۃ والثناء

اِنتساب

عالَمِ اِسلام کی اُن مُبارَک اور برگزیدہ ہستیوں

کے نام

جنہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کی احادیثِ مبارکہ کی

تدوین و اِشاعت کے لیے اپنی زِندگیاں وقف کر دیں۔

جَزَاهُمُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَحْسَنَ الْجَزَاءِ يَوْمَ الْجَزَاءِ۔

خاکپائے ایشاں

محمد رضاء الحسن قادری

عرضِ ناشر

الحمد للّٰہ ربّ العالمین والصلوٰۃ والسلام علٰی سیّد الانبیاء والمرسلین و علٰی اٰلہٖ و اصحابہٖ اجمعین۔ امّا بعد!

بحمد اللہ تعالیٰ اِدارہ ''کرمانوالہ بک شاپ'' عرصہ چار سال سے علمی و قلمی میدان میں دینِ اِسلام کی خدمت میں سرگرمِ عمل ہے اور اِسلامی تعلیمات کی ترویج و اشاعت کے سلسلے میں بفضل اللہ تعالیٰ اِس مختصر سے عرصے میں قریباً 35 کتب منظرِ عام پر لانے کا شرف حاصل کر چکا ہے۔ اِس کے علاوہ اور بھی بہت سی علمی و تحقیقی، فکری و اِصلاحی کتب پر بڑے زور و شور سے کام جاری ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ رحیم و کریم اپنے کمال فضل و کرم سے تمام زیرِ طبع، زیرِ تکمیل، زیرِ ترتیب اور زیرِ غور کام بخیر و عافیت مکمل فرمائے۔ آمین!

ماضی قریب میں حدیثِ پاک علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے ہماری پہلی کاوِش ''مسند اِسحاق بن راہویہ از اِمام ابو یعقوب اِسحاق بن ابراہیم حنظلی مَرْوَزی المعروف ابنِ راہویہ رحمۃ اللہ علیہ'' چھپ کر برسرِ عام جلوہ فرما ہوئی جس کا ترجمہ حضرت العلاّم مولانا محمد صدّیق ہزاروی سعیدی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَۃُ نے فرمایا تھا۔ اہلِ علم نے ہماری اس کاوِش کو سراہا اور خوب داد و تحسین دی۔ اب حدیثِ پاک کے موضوع پر ہماری دُوسری کوشش ''الصحیفۃ الصحیحۃ المعروف صحیفۃ همّام بن منبّه عن ابی هریرۃ رضی اللّٰه عنه'' پیشِ خدمت ہے۔

علاوہ اَزاں اَحادیثِ مُبارکہ پر ہمارے اِدارے نے ایک عظیم منصوبہ تشکیل دیا ہے جس کے تحت حدیثِ پاک کی بہت سی چھوٹی، بڑی کتابوں پر تحقیقی کام کر کے اُنہیں منظرِ عام پر لایا جائے گا۔ اللہ عزوجل اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے اس رفیع الشان و عظیم المرتبت منصوبے کو کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔ آمین!

صحیفۂ ہمّام بن مُنبّہ کی اہمیت کے لیے اِتنا ہی کافی ہے کہ اب تک اَحادیثِ مبارکہ کی جتنی بھی کتب دریافت ہوئی ہیں، یہ کتاب اُن سب میں پہلے نمبر پر ہے۔ اس کے علاوہ بے شمار ایسی خصوصیات ہیں جو اس کتاب کو اَحادیثِ طیبہ کی بقیہ تمام کتب سے ممتاز کر دیتی

ہیں۔انہیں کتاب میں مُلاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

اِس صحیفے میں کل 139 احادیث ہیں جو سب کی سب ایک صحابی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مَروی ہیں۔ہمارے محسن محترم مولانا محمد رضاء الحسن قادری رحمۃ اللہ علیہ نے ان اَحادیث کا سلیس اُردو ترجمہ بڑے ہی شاندار انداز میں کیا ہے اور بعض اَحادیث پر بڑی محنت کے ساتھ تحقیقی حواشی بھی لگائے ہیں نیز محققِ کتاب محترم ڈاکٹر محمد حمید اللہ مرحوم کے اِس کتاب پر لکھے گئے علمی و تحقیقی مقدمے کو حوالہ جات سے مُزیّن کیا اور بعض جگہ ترامیم و اِضافہ جات بھی کیے ہیں۔جناب احمد حسن چوہدری صاحب نے بڑی محنتِ شاقّہ کے ساتھ اَحادیث کا انگریزی میں ترجمہ کیا تاکہ انگریزی خواں طبقہ بھی حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اِرشاداتِ عالیہ کو پڑھ کر اُن پر عمل کر کے اپنے لیے سامانِ آخرت پیدا کرے۔

کتاب میں ہر ممکن کوشش کی گئی ہے کہ غلطیاں کم از کم بلکہ بالکل نہ ہوں لیکن پھر بھی بتقاضائے بشریت اگر کسی بھی قسم کی کوئی خامی یا کمی رہ گئی ہو تو قارئین سے عاجزانہ گذارش ہے کہ براہِ کرم ہمیں ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اِصلاح کی جائے۔

مَیں اِس کتاب کی جملہ مُعاونین اور اِدارہ کے تمام اَراکین کا بے حد مشکور و ممنون ہوں کہ اُنہوں نے اپنی قیمتی آراء سے ہمارے لیے کامیابی کی راہ ہموار فرمائی۔

آخر میں مَیں اللہ عزوجل سے دُعا گو ہوں کہ وہ اِس کتاب کو ہمارے لیے دُنیوی واُخروی نجات کا باعث بنائے۔اِس کتاب کے قارئین کو ہدایت نصیب ہو اور وہ اللہ عزوجل اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامینِ مُقدّسہ کو پڑھ کر خود بھی اُن پر عمل کریں اور دوسروں کو عمل کی ترغیب بھی دلائیں۔اللہ تعالیٰ تمام مُسلمانوں کو دینِ متین کا مخلص خادِم اور سچا سپاہی بنائے اور اہلِ علم کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم و دائم رکھے۔آمین ثمّ آمین بحرمة طٰهٰ و یٰسٓ۔

خیر اندیش

سیف اللہ برکت

خادمِ آستانہ عالیہ کرمانوالہ شریف

2007/3/9 بروز جمعۃ المبارک

کچھ یادیں، کچھ باتیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَبْدَعَ الْاَفْلَاكَ وَالْاَرْضِیْنَ وَ جَعَلَ الْاِنْسَانَ اَشْرَفَ الْمَخْلُوْقِیْنَ وَ بَعَثَ فِیْهِمُ الْاَنْبِیَاءَ وَالْمُرْسَلِیْنَ الْهَادِیْنَ الْمُهْدِیِّیْنَ وَ مِنْ اَجَلِّ صِفَاتِهٖ مَالِكُ یَوْمِ الدِّیْنِ وَهُوَ الَّذِیْ اِیَّاهُ نَعْبُدُ وَ اِیَّاهُ نَسْتَعِیْنُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ كَانَ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ وَهُوَ رَسُوْلٌ رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِیْنَ مِنْ رَّبِّ الْعَالَمِیْنَ وَمِنْ اَلْقَابِهِ الصَّادِقُ الْوَعْدِ الْاَمِیْنُ عَلٰی اَنَّ مِنْ اَوْصَافِهٖ طٰهٰ وَ یٰسٓ وَ عَلٰی اٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ وَاَصْحَابِهِ الرَّاشِدِیْنَ الْمُشَیِّدِیْنَ وَ اَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ الْمُطَهَّرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اَوْلِیَاءِ اُمَّتِهِ الْوَاصِلِیْنَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَ عُلَمَاءِ مِلَّتِهِ الرَّاسِخِیْنَ الْعَامِلِیْنَ وَ جَمِیْعِ اَهْلِ سُنَّتِهٖ وَ جَمَاعَتِهٖ اَجْمَعِیْنَ ـــــ اَمَّا بَعْدُ!

تقریباً عرصہ دو سال قبل اپنے عمِ گرامی حضرت مولانا الحاج محمد اصغر علی نورانی حفظہ اللہ (پرنسپل جامعہ امیرِ حمزہ) کی قائم کردہ ''امیرِ حمزہ لائبریری'' (واقع جامع مسجد قبا باغوالی، محلّہ چومالہ، اندرون بھاٹی گیٹ، لاہور) میں ''صحیفۂ ہمام بن مُنبّہ'' کا ایک مترجم نسخہ (مطبوعہ مکتبۂ قرآنیات، لاہور) دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اُس وقت تو کتاب کے اندر و باہر طائرانہ نظر دوڑانے کا موقع ملا نیز مقدمۃ الکتاب کا بھی سرسری مُطالعہ کیا مگر ابھی تک صحیفۂ شریفہ کو ایک عام سا مجموعۂ حدیث خیال کرتا رہا۔ جب حقیقتِ حال سے خبر ہوئی تو معلوم ہوا کہ یہ کوئی عام نہیں بلکہ خاص کیا خاصُ الخاص، خاصُ الخواص اور اخصُّ الخواص مجموعۃ الحدیث ہے جسے تا حال دستیاب شدہ ذخائرِ حدیث میں اوّلیت اور اقدمیت کا درجہ حاصل ہے۔ پھر تو چند ہی دنوں میں صحیفے کا مُطالعہ مکمل کر ڈالا۔ احادیث سے شغف کی بناء پر دِل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ دیگر کتبِ حدیث کی طرح کیوں نہ اِس کتاب کا ترجمہ بھی اہلِ سُنّت و جماعت کی طرف سے عوامِ اہلِ سُنّت کے لیے

کیا جائے۔ روز بروز یہ خیال پختہ ہوتا گیا۔ چنانچہ دل نے اس تصوّر کی تصدیق کردی۔ یوں صحیفۂ ہمّام بن مُنَبِّہ کے ترجمے کی تیاری شروع ہوگئی۔

پچھلے رمضان المبارک (1426ھ) میں اس کتاب پر کام کا آغاز ہوا اور اللہ ﷻ کے فضل و کرم سے 10 محرم الحرام 1428ھ بمطابق 30 جنوری 2007ء بروز منگل یعنی سوا سال کے عرصے میں اِختتام پذیر ہوا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ۔

ویسے تو ترجمہ اَواخرِ رجب میں مکمل ہو چکا تھا مگر حواشی اور کتاب کے دیگر مندرجات کی ترتیب و تزئین میں بقیہ وقت صرف ہوا۔ اگر دیکھا جائے تو صحیفۂ مُبارکہ کا متنِ متین مختصر سا ہے جس کے ترجمے کے لیے کوئی خاصا لمبا چوڑا وقت درکار نہیں لیکن پھر بھی اس قدر تطویل کی کئی وجوہ بنیں۔ سب سے پہلی وجہ تو پڑھائی میں مشغولیت کی تھی۔ دوسرا ابھی تصنیف اور ترجمہ کے میدان میں میری حیثیت تو ایک ابجد خواں کی سی ہے۔ ایک وجہ یہ بھی بنی کہ جب کچھ ہی اَحادیث کا ترجمہ ہوا تھا تو اِرادہ بدل گیا۔ حتّٰی کہ جو کام اُس وقت تک ہوا تھا، سب ردّی کر ڈالا۔ اس طرح کتاب کچھ عرصہ مرحلۂ اِلتواء میں رہی۔ اَحباب اور بالخصوص ناشرِ کتاب جناب سیف اللہ برکت صاحب حفظہ اللہ کی تحریک و ترغیب پر ترجمہ دوبارہ شروع کردیا۔ اِس سوا سال کے طویل عرصے کے دوران یہ نہیں کہ اور کوئی کام نہ ہوا اور صرف صحیفے کا کام ہی ہوتا رہا بلکہ الحمد للہ! اِس مُدّتِ مدیدہ میں بہت سے انوکھے کام بھی اَنجام دیے جن میں مُسندِ اِسحاق بن راھویہ (مترجمہ مولانا محمد صدیق ہزاروی سعیدی حفظہ اللہ) مُکاشفۃ القلوب، قادری عطاری مجموعۂ وظائف (مرتبہ محمد امجد علی عطاری حفظہ اللہ)، الجزء المفقود من المصنف لعبد الرزّاق پر کیے گئے اعتراضات کا علمی محاسبہ (مصنفہ مولانا محمد کاشف اقبال مدنی رضوی حفظہ اللہ) کی پروف ریڈنگ اور تبییض الصحیفۃ فی مناقب الامام ابی حنیفۃ (مترجمہ حکیم مُفتی غلام معین الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ)، تفسیرِ رُومی (مرتبہ مولانا عطا محمد گجراتی حفظہ اللہ) اور مسئلۂ توحید و شرک (مصنفہ مُفتی غلام حسن قادری) کی پروفنگ کے علاوہ تخریج کا کام قابلِ ذکر ہے۔ ویسے بھی كُلُّ أَمْرٍ مَرْهُوْنٌ بِأَوْقَاتِهَا۔

ہر کام کا اک وقت ہے رضا!

یہ تو تھا پسِ منظر، اَب منظر اور پیشِ منظر کی طرف چلتے ہیں۔ سب سے پہلے صحیفے کا

تفصیلی تعارُف پھر ترجمہ اور دِیگر مشمولاتِ کتاب کا مختصر تعارُف پیش کیا جاتا ہے۔

اَلصَّحِیْفَۃُ الصَّحِیْحَۃُ المَعْرُوْفُ بِصَحِیْفَۃِ ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ عَنْ أَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

صحیفۂ ہمّام بن مُنَبِّہ اُن اَحادیثِ کریمہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا بے مثل و مثال مجموعہ ہے جو حضرت عبدالرحمٰن بن صخر دوسی یمانی المعروف ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگردِ رشید حضرت ہمّام بن مُنَبِّہ رضی اللہ عنہ کے لیے تالیف کیا تھا۔ اِس میں کل 139 اَحادیث ہیں جن میں سے اکثر اَخلاقیات سے متعلق ہیں اور تمام کی تمام ایک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند کے ساتھ مَروی ہیں۔

یہ مجموعہ کتبِ حدیث میں اِنتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ یہ حدیثِ مُبارک کی اِنتہائی اِبتدائی کتب میں سے ہے جبکہ تا حال حدیث کے دستیاب شدہ دفاتر و ذخائر میں سب سے پہلا یہ صحیفہ ہے۔ یہ تو معلوم نہ ہو سکا کہ صحیفۂ ھٰذا کب مُرتب ہوا؟ ہاں! البتہ یہ بات ضرور ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وفاتِ حسرت آیات سے بہر صورت پہلے لکھا گیا کیونکہ حضرت ہمّام بن مُنَبِّہ رضی اللہ عنہ کا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وفات 58ھ یا 59ھ میں ہوئی۔ تاہم یہ امر یقینی ہے کہ یہ 59ھ سے پہلے کی تالیف ہے۔ گویا یہ کتاب پہلی صدی ہجری کے تقریباً وسط میں لکھی گئی۔

صحیفۂ ھٰذا حدیث کی کوئی مُستقل کتاب نہیں جیسے صحاح، جوامع، مسانید، سُنن اور اَربعینات وغیرھا ہیں بلکہ محض چند احادیث کا مجموعہ و مُنتخب ہے۔ بڑے بڑے جلیل القدر ائمۂ کرام و محدّثینِ عظام رحمہم اللہ جن میں خود حضرت ہمّام بن مُنَبِّہ، حضرت مَعمر بن راشد، امام عبدالرزّاق صنعانی، امام احمد بن حنبل اور ابنِ عساکر وغیرہم رحمہم اللہ شامل ہیں، نے اِس کے درس دیے اور ساتھ ہی اِس کی روایت و حکایت کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ چنانچہ پہلے تو امام عبدالرزّاق بن ہمّام صنعانی رحمۃ اللہ علیہ نے اِسے بعینہٖ اپنی ''مُصنّف'' میں شامل کیا۔ بعد ازاں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''مُسنَد'' میں اس کو مِن وعَن مُدغم کیا۔ اِسی طرح دیگر محدّثین نے اس کی روایت کی۔

''صحیفۂ صحیحہ'' اگرچہ حدیث کی دو بڑی کتابوں میں محفوظ ہو چکا تھا لیکن اصل صحیفہ

عرصہ دراز سے مفقود و معدوم تھا۔ محترم ڈاکٹر محمد حمید اللہ حیدر آبادی مرحوم نے دِن رات کی محنتِ شاقّہ کے ساتھ 1933ء میں اِس صحیفے کا ایک مخطوطہ جرمنی (Germany) کے دارُالحکومت برلین (Berlin) سے تلاش کیا جو ناقص تھا۔ اِس میں دو جگہ ایک ایک ورق ضائع* ہو گیا تھا۔ یہ مخطوطہ بارھویں صدی ہجری کے اِبتدائی زمانے کا تھا۔ پھر مزید 20 سال کی انتھک کاوشوں اور کوششوں سے اِس نادِر و نایاب کتاب کا ایک مخطوطہ شام (Syria) کے دارُالحکومت دمشق (Damascus) کی لائبریری ''المکتبۃ الظاہریۃ'' سے ملا جو کامل ہونے کے ساتھ ساتھ پہلے مخطوطے سے قدیم ترین بھی تھا۔ یہ مخطوطہ 566ھ کا لکھا ہوا تھا۔ اب تک دریافت ہونے والے دونوں مخطوطات میں 138 احادیث تھیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے دونوں مخطوطات اور مُسند احمد بن حنبل (کی مسند ابی ہریرہ میں) جہاں صحیفۂ ہمام محفوظ ہے، کا تقابل کر کے صحیفۂ شریفہ کی بہترین اَنداز میں ترتیب و تدوین کی جسے پہلی بار 1953ء میں ''المجمع العلمی العربی'' (دمشق-شام) نے اپنے سہ ماہی مجلّہ میں بالاقساط اور 1953ء ہی میں بعض اِصلاحات کے ساتھ کتابی صورت میں شائع کیا۔ پھر حیدر آباد (دکن) کی اِسلامک پبلی کیشنز سوسائٹی (Islamic Publication Society) نے اِسے طبع کیا۔ اِس کے بعد دیگر مکاتب و مطابع نے بھی اِسے چھاپنے کی سعادت حاصل کی۔** کتاب ھٰذا کا تیسرا مخطوطہ ایک مصری عالم ڈاکٹر رِفعت فوزی عبدالمطلب (الجامعۃ الازہر-مصر) نے 1985ء میں مصر (Egypt) کی لائبریری ''دارُالکتب المصریہ'' سے دریافت کیا اور اِس کی ترتیب مع مبسوط شرح کا کام مکمل کر کے المکتبۃ الخانجی (قاہرہ-مصر) سے چھپوایا۔ اِس مخطوطے میں ایک حدیث زائد تھی جو قبل ازیں پائے جانے والے مخطوطات میں نہیں تھی جبکہ بقیہ تمام احادیث اَلفاظ کے تھوڑے سے اِختلاف کے ساتھ پہلے نسخوں کے مُطابق تھیں یعنی اَوّل الذکر دو نسخوں میں 138 جبکہ ثالث الذکر نسخے میں 139 احادیث ہیں۔

---

* اِن اوراق کی نشاندہی کتاب میں کر دی گئی ہے۔ ۱۲ محمد رضا

** میرے پاس سر دست صحیفے کے جو مطبوعہ نسخے پہنچے ہیں، اُن کی تفصیل یہ ہے

1- صحیفۂ ہمام بن منبّہ تحقیق و تعلیق از ڈاکٹر محمد حمید اللہ حیدر آبادی، مطبوعہ المجمع العلمی العربی، دمشق-شام 1372ھ/1953ء (بقیہ حاشیہ بر صفحۂ آئندہ)

اِس کتاب کی ترتیب ڈاکٹر محمد حمید اللہ حیدر آبادی (ایم اے، ایل ایل بی، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ) کے نسخے کے مطابق ہی ہے جبکہ تیسرے نسخے میں موجود زائد حدیث کو 139 نمبر حدیث کے تحت شاملِ کتاب کیا گیا ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

2- صحیفۂ ہمام بن مُنبہ تحقیق وتشریح از ڈاکٹر رِفعت فوزی عبدالمطلب، مطبوعہ المکتبۃ الخانجی، قاہرہ-مصر 1406ھ/1985ء

3- صحیفۂ ہمام بن مُنبہ تحقیق از ڈاکٹر محمد حمید اللہ، ترجمہ از مولانا محمد حبیب اللہ، پیشکش از اسلامک پبلیکیشنز سوسائٹی، مطبوعہ مکتبہ نشاءۃ ثانیہ، حیدر آباد-دکن 1956ء

4- الصحیفۃ الصحیحہ موسوم بہ صحیفۂ ہمام بن مُنبہ تحقیق از ڈاکٹر محمد حمید اللہ، ترجمہ از مولانا محمد حبیب اللہ، مطبوعہ ملک سنز، فیصل آباد-پاکستان 1983ء

5- صحیفۂ ہمام بن منبہ تحقیق از ڈاکٹر محمد حمید اللہ، تخریج از مفتی اِحتشام الحق آسیا آبادی

6- صحیفۂ ہمام بن مُنبہ تحقیق از ڈاکٹر رفعت فوزی عبدالمطلب، اُردو ترجمہ وتشریح از پروفیسر محمد رفیق چودھری، مطبوعہ مکتبہ قرآنیات، لاہور-پاکستان 2004ء

7- دُنیا کا قدیم ترین مجموعۂ حدیث تحقیق از ڈاکٹر محمد حمید اللہ، اُردو ترجمہ از مولانا محمد حبیب اللہ، انگریزی ترجمہ، تزئین از پروفیسر خالد پرویز، مطبوعہ بیکن بکس، لاہور-پاکستان 2006ء

8- صحیفۂ ھمم بن مُنبہ تحقیق از ڈاکٹر محمد حمید اللہ حیدر آبادی، ترجمہ از مولوی حبیب اللہ، مطبوعہ رشید اللہ یعقوب، کراچی-پاکستان

یہ تمام نسخہ جات میرے پاس موجود ہیں البتہ آخری نسخہ جس کا تبصرہ رسالہ "نقطۂ نظر" (اپریل تا ستمبر 1999ء- اسلام آباد) میں پڑھا تھا۔ ناشر کو خط لکھ کر ایک نسخہ بھیجنے کی گذارش کی گئی لیکن نہ کتاب آئی نہ جواب۔

اِن تمام نسخہ جات کے لیے مجھے بہت سی لائبریریوں اور مکتبوں کا دورہ کرنا پڑا۔ دِمشقی نسخہ اَوقاف لائبریری (بادشاہی مسجد) سے، مصری نسخہ سلفیہ لائبریری (شیش محل روڈ)، نسخہ نمبر 3 دیال سنگھ لائبریری سے، چھے نمبر نسخہ امیر حمزہ لائبریری سے اور سات نمبر نسخہ اورینٹل پبلی کیشنز (دربار مارکیٹ) سے جناب محمد عثمان رضوی صاحب مدظلہ کی وساطت سے ملا۔ میں ان کا بے حد ممنون ہوں۔ یقیناً ان لائبریریوں اور مکتبوں نے اس کتاب کی تیاری میں مرکزی کردار ادا کیا۔ اس کے علاوہ پنجاب پبلک لائبریری، اوقاف لائبریری (داتا دربار کمپلیکس)، رضا لائبریری (جامعہ نظامیہ رضویہ)، نعمانیہ لائبریری (جامعہ نعمانیہ)، نعیمیہ لائبریری (جامعہ نعیمیہ) اور دیگر لائبریریوں میں جانے کا موقع بھی ملا لیکن یہاں سے کوئی نیا نسخہ دستیاب نہ ہوسکا۔ ۱۲ محمد رضا

المحتویات

کتاب ھٰذا کے مشمولات میں سے اوّلین اِس صحیفے کے محقق محترم ڈاکٹر محمد حمید اللہ مرحوم کا لکھا ہوا علمی و تحقیقی مُقدّمہ بنام ”حدیثِ نبوی ﷺ کی تدوین وحفاظت“ ہے جس میں صحیفہ کے مُتعلق بہت سی اہم معلومات درج ہیں۔ اِس میں چند باتوں کو مدِّ نظر رکھا گیا ہے:

1- حسبِ ضرورت پیرابندی کی گئی ہے۔

2- بعض مشکل اور متروک الفاظ کو آسان اور جدید کیا گیا ہے۔

3- قرآنی آیات کے حوالہ جات اور بعض آیاتِ قرآنیہ کا ترجمہ ”کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن“ سے لگایا گیا ہے۔

4- احادیثِ مُبارکہ کے حوالہ جات لگائے گئے ہیں سوائے معدودے چند کے۔

5- اَحادیث کے علاوہ اِکا دُکا عربی عبارات کو باقی رکھ کر تمام عربی عبارات کو حذف کر کے اُن کے تراجم لکھ دیے گئے ہیں۔ نیز جن اَحادیث کا صرف اُردو ترجمہ لکھا گیا تھا، اُن کا متن لگایا گیا ہے۔

6- اَخیرِ مقدمہ میں ”مآخذ“ کی فہرست مع مصنّفین و مطابع دی گئی ہے سوائے چند کتابوں کے کہ اُن کے ساتھ مطبع درج نہیں ہے۔

اِس کے بعد ترجمے کا آغاز ہوتا ہے۔ ترجمہ کرتے وقت اُمورِ ذیل کا لحاظ کیا گیا ہے:

1- ترجمہ میں انتہائی آسان اور موزوں ترین اَلفاظ کو استعمال کیا گیا ہے اور ہر جا یہی کوشش کی گئی ہے کہ جو عربی الفاظ اُردو میں بولے اور سمجھے جاتے ہیں، اُن کا اِستعمال زیادہ سے زیادہ ہو تا کہ عربی زُبان کے ساتھ زیادہ سے زیادہ جان پہچان اور آگاہی ہو کہ حضور ﷺ نے عربی کے ساتھ محبت کا حکم دیا ہے۔

2- ہر حدیث کا ایک عنوان بنایا گیا ہے۔

3- ضرورۃً بعض جگہ حواشی کا التزام بھی کیا گیا ہے تا کہ قاری کو حدیث کا مطلب و مفہوم

سمجھنے میں دُشواری نہ ہو تاہم خال خال ایسی احادیث بھی آئیں جن کا متعلقہ مواد میرے مطالعے میں تھا، پر تفصیلی حواشی بھی لگ گئے ہیں جیسے حدیث 33 اور 68 کا حاشیہ۔

4- حواشی میں قرآنی آیات کا ترجمہ ''کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن'' سے لگایا گیا ہے۔

5- حواشی میں آیات و اَحادیث نیز دیگر دلائل کے حتی المقدور بھرپور حوالہ جات لگائے گئے ہیں اور ہر بات باحوالہ لکھی گئی ہے۔

6- کتاب کے آخر میں حواشی کی مُستفاد کتب مع مصنفین و مطبع اور آیات و اَحادیث کی فہرست دے دی گئی ہے۔

7- صحیفے کی اَحادیث کی فہرست باعتبارِ حروفِ تہجی دی گئی ہے۔

کتاب کے آخر میں "اختلاف الروایات" کے نام سے ایک مضمون ہے جس میں مخطوطۂ برلین و دمشق اور مسند احمد بن حنبل میں موجود صحیفہ کی احادیث میں لفظی اِختلاف کا بیان ہے۔

"اختلاف المخطوطتین وھامشیھما" میں دمشق و برلین کے مخطوطات میں اختلاف الالفاظ کا بیان ہے۔

"سماعات فی مخطوطة دمشق و برلین" مع اُردو ترجمہ میں صحیفہ کی سماعات کا بیان ہے۔

اِظہارِ تشکُّر

آخر میں مَیں اپنے اُن تمام کرم فرماؤں کو ہدیۂ تشکُّر و سپاس پیش کرتا ہوں جنہوں نے اس کتاب کے آغاز سے تکمیل تک کسی بھی طرح بالواسطہ یا بلاواسطہ میری مدد کی اور میرے دست و بازو بنے رہے۔

سب سے پہلے تو میں اپنے مُحسن جناب احمد حسن چوہدری صاحب حفظہ اللہ کا تہِ دِل سے مشکور ہوں کہ اُنہوں نے اپنے نہایت قیمتی وقت میں سے بہت سے قیمتی لمحات ہماری نذر کیے اور انتہائی جانفشانی اور دِل لگی سے اس صحیفے کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔ اس کے بعد حضرت قبلہ والدگرامی مُفتی غلام حسن قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْجَلِیْلَۃُ (صدر مدرس دارالعلوم حزب الاحناف، لاہور) کے حضور نذرانۂ تحسین پیش کرتا ہوں۔ بلاشبہ آپ نے اپنی بے پناہ مصروفیات کے

باوجود کتاب کی تصحیح وتصدیق فرمائی۔ حضرت مولانا محمد عابد عمران انجم مدنی زِیْدَ عِلْمُہٗ وَ عَمَلُہٗ (فاضل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ) نے اُردو تراجم پر نظرِ ثانی فرمائی اور کئی قابلِ اصلاح مقامات کی دُرستگی فرمائی۔ محترم چچا جان جناب عابد علی عابد صاحب مُدَّظِلُّہُ الْعَالِیْ (ایم-اے) نے اُردو اور انگریزی دونوں تراجم کی پروف ریڈنگ کی اور رہی سہی کسر کو دور کیا۔

اِن کے علاوہ مَیں اپنے تمام اَساتذۂ کرام ومُربیانِ قابلِ صد احترام خصوصاً حضرت مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری (سابق شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور)، حضرت مفتی عبدالعلیم سیالوی (شیخ الحدیث وصدر دارالافتاء جامعہ نعیمیہ، لاہور)، حضرت مولانا مفتی عبداللطیف جلالی مجددی (شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ، لاہور)، حضرت مولانا محمد منشا تابش قصوری (صدر مُدرّس شعبۂ فارسی جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور)، ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی ازہری (پرنسپل جامعہ نعیمیہ، لاہور)، علامہ حافظ خان محمد قادری (پرنسپل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، لاہور)، علامہ محمد اکرم الازہری (ناظمِ تعلیمات دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، لاہور)، مولانا حافظ محمد عبدالستار سعیدی (ناظمِ تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور)، مولانا محمد صدیق ہزاروی (جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور)، حضرت مولانا غلام نصیر الدین چشتی (ناظمِ تعلیمات جامعہ نعیمیہ، لاہور)، مولانا الحاج قاری اصغر علی نورانی (پرنسپل جامعہ امیر حمزہ وخطیب جامع مسجد قبا، لاہور)، مولانا غلام مرتضیٰ نقشبندی (مُدرّسِ جامعہ نعیمیہ، لاہور)، مولانا صوفی غلام مصطفیٰ انجم (جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور)، مولانا لقاء الرحمٰن مدنی، مولانا حافظ احمد منصور چشتی (محمدیہ غوثیہ اسلامک یونیورسٹی، لاہور)، مولانا محمد شباب القادری (حال مُقیم انگلینڈ)، قاری محمد الیاس نقشبندی (مہتمم جامعہ علائیہ رضویہ مطلوبیہ، لاہور) وغیرہم اور اپنے اُن تمام اَحباب ورُفقاء کا ممنون ہوں جنہوں نے زندگی کے کسی بھی موڑ پر میری راہنمائی فرمائی۔

آخر میں ناشرِ کتاب عزت مآب مُعلّٰی اَلقاب عالی جناب سیف اللہ برکت اور ان کے بھائی سمیع اللہ برکت اور ان کے والدِ گرامی حاجی انعام اللہ طیبی نقشبندی برکاتی (خلیفۂ مجاز آستانہ عالیہ کرمانوالہ شریف) کا شکر گزار ہوں۔ اگر یہ میری مُعاونت نہ فرماتے تو شاید آج یہ کتاب قارئین تک نہ پہنچ پاتی۔ یہاں خیر الاحباب جناب عبدالقادر صاحب اور ان کے چھوٹے بھائی محمد ابصار زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ کَرَمًا کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے جنہوں نے کتاب کی

نہایت دلجمعی سے دیدہ زیب کمپوزنگ کی اور اپنے تمام کاموں میں اِس کتاب کو زیادہ ترجیح دی۔ اللہ ﷻ ان تمام کی کاوشیں اپنی بارگاہِ اقدس میں مقبول ومنظور فرمائے اور ان کے علم میں، حلم میں، عمل میں، خلوص میں، عمر میں، دین ودُنیا میں برکتیں اور رحمتیں فرمائے اور قارئین کو اِس کتاب سے بھرپور طور پر اِستفادہ کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ ﷻ تمام مسلمانوں کو دینِ اسلام کا سچا خیر خواہ اور خادم بنائے اور اسلام کی مخالف طاقتوں کے خلاف علمِ جہاد بلند کر کے اسلام کا دفاع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! بجاہ النبی الکریم الرء وف الرحیم علیہ و علٰی اٰلہٖ و أصحابہٖ أفضل الصلوٰۃ والتسلیم۔

خیراندیش

محمد رضاء الحسن قادری

انوارِ باہو لائبریری

جامع مسجد ومحلّہ مولانا روحی

اندرون بھاٹی گیٹ، لاہور

10 محرم الحرام 1428ھ/30 جنوری 2007ء بروز منگل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ

پہنچے بلندیوں پر وہ محمد ﷺ اپنے کمال سے

کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ

اُن کے جمال سے اندھیرا روشن ہو گیا

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ

تمام اچھی خصلتیں آپ ﷺ میں جمع ہو گئیں

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر خدا کی رحمت ہو

مُقدّمہ

حدیثِ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی تدوین وحفاظت

تمہید:

اللہ جل جلالہ کا پیام اُس کے بندوں تک بہت سے پیغمبروں نے پہنچایا مگر بد بخت اِنسان عموماً برادر کشی کے جذبے میں اُس کو نیست و نابُود کرتا رہا۔ صُحُفِ آدم وشیث ونوح تو بہت دُور ہیں، ''صُحُفِ اِبراہیم ومُوسیٰ'' بھی جن کا قرآنِ مجید [1] میں ذِکر ہے، اَب کہاں ہیں؟ اِسی بد بخت اِنسان نے توراتِ مُوسیٰ کے ساتھ یہ برتاؤ کیا کہ اُس کے سارے نُسخے تباہ کردیے۔ زُبانی یاد سے اُس کے کُچھ حصّوں کا اِعادہ ہوا تو کُچھ عرصہ بعد ایک مَرتبہ اور اُسے یہی مُصیبت اُٹھانی پڑی۔ ہمارے پاس اَب تیسری مَرتبہ کا نُسخہ ہے [2] اور جیسا ہے اُس سے سب واقف ہیں۔

تالمود، مِشنا اور ہگادا وغیرہ کے نام سے یہودی اَحبار نے بعد کے زَمانوں میں جو چیزیں لکھیں، اُن کے ''اِصر واَغلال'' (قید وبند) کی شدت سے خدائے رَحمٰن کو اَپنے بندوں پر پھر ترس آیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیامِ محبت ومَرحمت لے کر مَبعوث ہوئے۔ اِنسان نے آپ علیہ السلام کو تین چار سال بھی چین سے پرچار کا موقع نہ دیا۔ آپ علیہ السلام وَعظ ضرور کرتے رہے لیکن رُوپوشی کی دائمی ضرورتوں اور اُمّت کے اُجڈ پن سے اِس کا موقع کہاں کہ اَپنی اَنجیل کا اِملاء کراتے یا اَپنے مواعظ کے قلمبند ہونے کا اِنتظام کرتے۔ آپ علیہ السلام کے اِس دُنیا

1- اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى۔ (الاعلیٰ 19)-۱۲محمد رضا

2- تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو: انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا: بائبل زیرِ عنوان اولڈ ٹسٹمنٹ

سے پردہ فرمانے کے بعد آپ علیہ السلام کے شاگردوں اور شاگردوں کے شاگردوں وغیرہ نے عرصہ بعد اَپنی یادداشتیں مُرتّب کیں۔ ایسی ہر یادداشت "اِنجیل" (بشارت وخوش خبری) کے نام سے موسوم ہوئی۔ اِن اَناجیل کی تعداد بھی کثیر ہوگئی اور اِن کے آپس کے اختلافات بھی شدید ہوگئے تو اِن میں سے چار کا کسی نہ کسی طرح انتخاب کیا گیا۔[3] یہ مُستند اَناجیل قرآن سے زِیادہ حدِیث سے مُشابہت رکھتی ہیں یعنی صحابہ اور تابعین رضی اللہ عنہم اَپنے نبی علیہ السلام کے مُتعلق اَپنی مَعلومات نیز مَوقع بموقع خود نبی علیہ السلام کے مَلفوظات کو جمع کرتے ہیں لیکن یہاں اُن کی قدر و قیمت کی جانچ کا موقع نہیں ہے۔ صرف اِس بات کی طرف اِشارہ کافی ہوگا کہ اُن اَناجیل میں کہیں عقیدۂ تثلیث کا ذِکر نہیں بلکہ توراتِ موسیٰ کی تَوثیق اور وحدانیتِ ربّانی کی ہی تعلیم ہے لیکن آج نصرانیت اور تثلیث لازم و مَلزُوم ہوگئے ہیں۔

سنّتُ اللہ کے مُطابق پھر ایک اور قوم کا کلامِ ربّانی کی حفاظت کیلئے اِنتخاب ہوا۔ یہ عرب تھے مگر کیسے؟

اُمّی عرب:

سامی نَسل کے چند قبیلے صحرائی اور ریتلے برِّ اَعظم عرب میں رہتے تھے۔ کچھ ساحلی رقبہ کو چھوڑ کر۔ یہ زیادہ تر خانہ بدوش لوگ تھے۔ اِن کے وطن میں پانی کی کمی کیا تھی کہ وسائلِ تمدُّن ناپید تھے۔ جس زمانے میں بینَ المَمالک تجارت محض تبادِلۂ اَشیاء پر مُنحصر ہوا اور عرب میں نہ تو زَرعی اور نہ کوئی اور قدرتی ثَروت ہو تو وہاں کے تمدُّن کی ترقی جتنی سُست رہ سکتی ہے، وہ ظاہر ہے۔

چنانچہ علم اور تدوینِ علم کے سلسلے میں حروفِ تہجّی کے اِستعمال کی ضرورت تھی۔ ان کی زُبان میں اَعراب کو چھوڑ دیں تو اٹھائیس آوازیں یا حروف صحیح تھے۔ کسی زمانے میں اِنہوں

3- تفصیل کیلئے دیکھئے: انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا: بائبل زیرِعنوان نیو ٹسٹمنٹ
اس میں بتایا گیا ہے کہ "یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ چاروں کب اور کہاں مُدوّن کی گئیں"۔
اسی میں ہے کہ "اِنجیلِ متّی کو دُوسری صدی میں مُدوّن کیا گیا"۔

نے کہتے ہیں کہ حیرہ (حالیہ کوفہ-عراق) والوں سے لکھنا سیکھا[4] اور اُن کے حروفِ تہجی کو اپنی زبان کیلئے اِستعمال کیا۔ یہ وہی حُروفِ تہجی ہیں جن میں بعض دِیگر اَقوام کی طرح اَب ہم اور عرب دونوں اَپنی زُبانیں لکھتے ہیں لیکن اِسلام سے پہلے اس خط کی کیا حالت تھی؟ دوسری تمام کوتاہیوں کو چھوڑ بھی دیں تو محض یہ اَمر کہ اِس میں زبر، زیر کا اِعراب تو کیا، حروف کے نقطے بھی نہ تھے۔ ''اَبجد ھوز'' کے اٹھائیس حروف میں سے لفظ کے شروع میں ''ب، ت، ث، ن، ی''، ''ج، ح، خ''، ''د، ذ''، ''ر، ز''، ''س، ش''، ''ص، ض''، ''ط، ظ''، ''ع، غ''، ''ف، ق'' میں آپس میں کوئی فرق نہ تھا اور ہر چیز محض اَٹکل پر پڑھی جاتی تھی۔ اس پر عربی زبان کی زرخیزی واقعی روشنیِ طبع کیا تھی، بلائے جان تھی۔ ایک معمولی مثال لیجیے: ''قبل'' اسے فیل (ہاتھی) پڑھیں، قیل (کہا گیا)، قبل (پہلے)، قتل (جان سے مار ڈالنا) یا فتل (رَسّی بٹنا)؟ بعض اَوقات کسی جملے میں سیاق وسباق ایک سے زیادہ متبادِل صورتوں کا اِمکان رکھتا ہے۔

دُوسری مصیبت یہ تھی کہ بدوِیّت اور روزگار کی دُشوارِی سے اِس کا موقع کہاں تھا کہ لوگ لکھنے پڑھنے کی طرف توجہ کریں؟ اور توجہ کریں بھی تو کیا لکھیں اور کیا پڑھیں کہ علمی تحقیق و ترقی کا ملک کو نہ موقع ملا تھا اور نہ اِس کی ضرورت محسوس ہوئی تھی۔ بڑے سے بڑے حضری مرکز، بستی اور شہر میں بھی، جہاں تاجر اپنے وصول طلب قرضوں کی یادداشت لکھتے ہوں گے، پندرہ بیس آدمیوں سے زیادہ لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے۔ کچھ اَندازہ اِن مثالوں سے ہوگا:

1- تقریباً 7ھ میں جواثا (مشرقی عرب، علاقہ الحسا) جیسے بڑے مقام پر رسُولِ اَکرم ﷺ نے ایک تبلیغی خط بھیجا تو راوِی کہتے ہیں کہ سارے علاقے اور قبیلے میں ایک شخص بھی نہ تھا جو خط کو پڑھ سکے۔ لوگ تلاش اور اِنتظار کرتے رہے تا آں کہ ایک بچہ ملا جس نے خط پڑھ کر سُنایا۔[5]

2- تقریباً اِسی زمانے یا کچھ بعد کا واقعہ ہے کہ نَمِر بن تَولَب مسلمان ہوئے۔ یہ ایک بڑے قبیلے کے سردار تھے اور اتنے بڑے شاعر کہ ان کی نظموں کا ایک دِیوان تیار ہوا

4- تفصیل کیلئے مُلاحظہ ہو: فتوح البلدان صفحہ 471 تا 472

5- الوثائق السیاسیۃ فی العہد النبوی والخلافۃ الراشدۃ رقم الوثیقہ: 77

ہے۔ انہیں ان کے قبیلہ عُکل (یمن) کا سردار مامور کر کے ایک تحریری پروانہ بارگاہِ رسالت سے عطا ہوا۔ بازار میں آ کر یہ پوچھنے لگے: کیا آپ لوگوں میں سے کسی کو پڑھنا آتا ہے؟ یہ خط پڑھ کر مجھے سنایئے۔(6)

عہدِ اِسلام میں عربوں کی تیز گام علمی ترقی:

اس میں کوئی حیرت کی بات نہیں کہ زمانۂ جاہلیّت میں باشندگانِ عرب نے لکھنے پڑھنے اور اپنی معلومات کی تدوین کی طرف اُتنی توجہ نہ کی جتنی اِسلام قبول کرنے کے بعد۔ لیکن حیرت اس پر ہوتی ہے کہ ان کی اُمّیت و جاہلیّت اور ہر قسم کے علوم وفنون سے ان کے والہانہ اِعتناء کے درمیان زمانہ اِتنا مختصر ہے کہ پرانی تاریخِ عالم میں اتنی تیز علمی ترقی کی کوئی اور مثال نہیں ملتی۔ کہتے ہیں کہ بعثتِ نبوی کے وقت شہرِ مکہ میں سولہ یا سترہ سے زیادہ آدمی لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے۔(7) شہرِ مدینہ میں تو اس سے بھی کم عرب یہ فن جانتے تھے لیکن دوسری صدی ہجری ہی سے عربی زُبان علمی نقطۂ نظر سے دنیا کی متموّل ترین زبانوں میں شامل ہوگئی تھی۔ یہ کیسے ہوا؟

اِسلامی حکومت کا آغاز 1ھ/622ء میں ہوا جب کہ پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ جا بسے مگر اُس وقت وہ ایک چھوٹے سے شہر کے بھی صرف چند حصّوں پر مشتمل تھی کیونکہ باقی مدینہ یہودیوں یا تا حال اِسلام نہ لائے ہوئے عربوں کے قبضے میں تھا۔ اس زمانے میں جزیرہ نمائے عرب میں سینکڑوں قبیلے کیا تھے کہ حقیقت میں سینکڑوں خودمختار مملکتیں تھیں جن میں ہر ایک دوسرے سے مکمل آزاد تھی۔

6ھ کے اَواخر میں جب مسلمانوں اور مکہ والوں میں صلح ہوئی تو اس وقت تک بھی یہ اِسلامی مملکت چند سو مربع میل سے زیادہ رقبے پر مشتمل نہ ہو سکی تھی(8) لیکن اس کے بعد

6- الوثائق السیاسیۃ فی العہد النبوی والخلافۃ الراشدۃ رقم الوثیقۃ 233

7- تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو: فتوح البلدان صفحہ 472

مؤرخ بلاذری نے اُن سترہ (17) آدمیوں کے نام بھی گنوائے ہیں۔

8- تفصیلات اور نقشے کیلئے دیکھئے: رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیاسی زندگی صفحہ 115 و مابعد

پانچ سال بھی نہیں گزرے تھے کہ جب 11ھ میں رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو اسلامی مملکت تقریباً دس لاکھ مربع میل علاقے (پورے عرب اور جنوبی فلسطین) پر پھیل چکی تھی۔ اس پر مشکل سے پندرہ سال گزرے تھے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے (26ھ) میں ایک طرف طبری[9] کے مطابق سارے شمالی افریقہ (North Africa) سے گذر کر اسلامی فوجیں اُندلس (Andalusia) میں داخل ہو چکی تھیں تو دوسری طرف بلاذری[10] کے مطابق وہ دریائے جیحون (Oxus) کو عبور کر کے ماوراء النہر یعنی چین (China) میں گھس گئی تھیں۔ اس کی توثیق ہمعصر چینی تواریخ سے بھی ہوتی ہے۔[11] جنوب میں یہ لشکر خود حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں تھانہ (بمبئی یا گجرات) اور دیبل (ٹھٹھہ۔ نزد کراچی) تک[12] اور شمال میں آرمینیا (Armenia) اور اس سے بھی آگے تک پہنچ چکے تھے۔[13]

یہ وہ زمانہ ہے جب مسلمان عرب اپنے حریفوں سے نہ تعداد میں اور نہ ہی ساز و سامان میں کوئی نسبت رکھتے تھے۔ اسی طرح بیز نطینی (رومیوں) اور ایرانیوں میں جن سے انہیں سابقہ پڑا تھا۔ خود فنونِ حرب و قتال جس بلند درجے پر پہنچے ہوئے تھے، اس کا بیچارے بدویوں کی حالت سے مقابلہ کرنے کا سوال بھی نہیں پیدا ہوتا۔ مزید برآں یہ مسلمان عرب اپنے گھروں اور خیموں سے کسی لُوٹ مار یا زمانۂ جاہلیت کی غارت گری کیلئے بالکل نہیں نکلے تھے بلکہ صرف اس لئے کہ اللہ ہی کا بول بالا ہو (لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا)۔

اصل میں ان کی جبلّی صلاحتیں اور اسلامی تربیت ہی اس بات کی ذمہ دار تھیں کہ وہ اس نتیجے تک پہنچیں۔ ان کیلئے فتوحاتِ سیف ہوں کہ فتوحاتِ قلم، دونوں ایک ہی چیز کے دو پہلو اور ایک ہی باعث و داعی کے دو مظاہر تھے۔ ہمارے کرم فرماؤں کو اس پر یقین نہیں آتا۔

9- تاریخ طبری صفحہ 2817 و مابعد، تاریخ زوال و انحطاطِ سلطنتِ روما 5/ 555

10- فتوح البلدان صفحہ 408

11- حوالہ جات کیلئے ملاحظہ ہو: ترکستان صفحہ 6

12- فتوح البلدان صفحہ 348

13- تاریخ طبری

اگر فتوحاتِ سیف میں خود ان کے مقبوضات ہاتھ سے نہ گئے ہوتے تو شاید محض اسلامی تواریخ میں اُس کا ذکر دیکھ کر اُس کے وُجود سے بھی اُسی طرح انکار کر بیٹھتے جس طرح فتوحاتِ قلم کے متعلّق اُن کا رویّہ ہے۔

یہاں ہمیں آغازِ اسلام کی شمشیر زنی اور جسمِ انسانی کے عملِ جراحی اور اس کے ارتقاء سے بحث نہیں۔ ہم اُس دور کی قلم آرائی اور ذہنِ انسانی کی تربیت و اصلاح پر اکتفاء کریں گے۔

پیغمبرِ اسلام ﷺ کی تعلیمی سیاست:

سب جانتے ہیں کہ پیغمبرِ اسلام ﷺ اُمّی تھے۔ قرآنِ کریم اِس بات کی اِن اَلفاظ میں شہادت دیتا ہے:

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ (عنکبوت:48)

''اور اس سے پہلے تم کوئی کتاب نہ پڑھتے تھے اور نہ اپنے ہاتھ سے کچھ لکھتے تھے۔ یوں ہوتا تو باطل والے ضرور شک لاتے''۔

یہ کتنا وَلولہ انگیز امر ہے کہ نبیِ اُمّی ﷺ کو سب سے پہلے جو وحیِ ربانی ہوئی، وہ لکھنے کی تعریف اور پڑھنے کے حکم پر ہی مشتمل تھی۔ اِرشادِ رَبّانی ہے:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ٥ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ٥ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ٥ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ٥ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ٥ (علق: 1 تا 5)

''پڑھو! اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھو! اور تمہارا ربّ ہی سب سے بڑا کریم جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔ آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا''۔

یہاں ''اِقْرَاْ'' کے معنٰی ''پڑھنے'' ہی کے ہو سکتے ہیں، معمولی پیام پہنچانے کے نہیں۔ جیسے محاورہ ''يُقْرِئُكَ السَّلَامُ'' میں ہوتے ہیں کیونکہ سیاقِ عبارت میں قلم کی تعریف اور اس کے ذریعہ علم ہونے کا ذکر ہے۔ غرض نبیِ اُمّی ﷺ نے اُمّت کو اللہ کا جو پہلا حکم پہنچایا اور جس کی عمر بھر تعمیل کرائی، وہ پڑھنے اور لکھنے ہی کے متعلق تھا اور آپ ﷺ جیسا کہ قرآن میں

بیان ہوا ہے:

فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ (جمعہ:2)

"ان پڑھوں میں اُنہی میں سے ایک رسول تھے جو اُن پر اُس (اللہ) کی آیات تلاوت فرماتے، اُن کو تزکیۂ نفس سکھاتے اور اُنہیں کتاب وحکمت کی تعلیم فرماتے"۔

اِسی طرح آپ ﷺ وقتاً فوقتاً نازل ہونے والی آیات وسُور کو فوراً لکھانے کا اِنتظام فرماتے جو تزکیۂ اَخلاق اور تعلیمِ ذہنی پر مُستزاد تھا مگر ہم وطنوں نے آپ ﷺ کی بات کم مانی اور آپ ﷺ کو، آپ ﷺ کے ساتھیوں کو جو راہِ خدا میں آپ ﷺ کا ساتھ دے رہے تھے، طرح طرح سے ستانا شروع کیا۔(14) جب اَذِیّت کا پانی سر سے اونچا ہو گیا تو جو لوگ ہجرت کر سکتے تھے، گھر بار چھوڑ کر مدینہ چلے گئے۔ بالآخر آپ ﷺ بھی اُن سے جا ملے اور وہاں اُمت کی سیاسی تنظیم وتشکیل شروع فرمائی۔

ہجرت کے بعد جو سورۃ سب سے پہلے نازل ہوئی، وہ سُورۂ بقرہ ہے اور اِسی میں مشہور آیتِ مُداینہ (اُصولِ قرض دہی) بھی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ...... وَ اسْتَشْهِدُوْا شَهِیْدَیْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَاِنْ لَّمْ یَكُوْنَا رَجُلَیْنِ فَرَجُلٌ وَّ امْرَاَتٰنِ ...... وَ لَا تَسْــٴَـمُوْۤا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِیْرًا اَوْ كَبِیْرًا اِلٰۤى اَجَلِهٖ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَ اَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَ اَدْنٰۤى اَلَّا تَرْتَابُوْۤا۔ (بقرہ:282)

"اے ایمان والو! جب تم ایک مقرر مدت تک کسی دَین کا لین دین کرو تو اُسے لکھ لو...... اور دو گواہ کر لو اپنے مردوں میں سے پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد

14- اُس زمانے میں بھی چند مدینہ والے مسلمان ہوئے تو وہاں ایک معلّم بھیجا گیا یعنی حضرت مُصعب بن عُمیر رضی اللہ عنہ جو مُقری کہلاتے تھے تاکہ لوگوں کو قرآن وفقہ اور دینیات کی تعلیم دیں۔ یہ ہجرت سے قبل کا واقعہ ہے۔

(سیرتِ ابنِ ہشام صفحہ 289 تا 290)

اسی طرح صحیح بخاری شریف میں ہے: "براء صحابی کہتے ہیں کہ صحابہ میں سے اوّلاً مدینہ میں مصعب بن عمیر اور ابنِ اُمِّ مکتوم رضی اللہ عنہما آئے اور قرآن کی تعلیم دینے لگے"۔ (صحیح بخاری: کتاب التفسیر)

اور دو عورتیں...... اور اسے بھاری نہ جانو کہ دَین چھوٹا ہو یا بڑا۔ اُس کی میعاد تک لکھت کرلو۔ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ اِنصاف کی بات ہے۔ اس میں گواہی خوب ٹھیک رہے گی اور یہ اس سے قریب ہے کہ تمہیں شبہ نہ پڑے"۔

اِس آیت کے نازِل ہونے سے لکھنے پڑھنے پر توجّہ بڑھ ہی گئی ہوگی۔[15]

لکھنے پڑھنے کی عام ترویج کا اِنتظام:

مدینہ منورہ آنے کے بعد رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلا جو کام کیا، وہ مسجدِ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی تعمیر تھی۔ اِس عمارت کے ایک حصہ میں سائبان اور چبوترہ (صُفّہ) بنایا گیا۔ یہ اَوّلین اِسلامی اِقامتی جامعہ تھی۔ رات کو طَلَبہ اس میں سوتے اور اَساتذہ مامور کئے گئے جو دن کو اُنہیں وہاں لکھنے پڑھنے اور مسائلِ دین وغیرہ کی تعلیم دیتے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ جو خوشخط تھے اور زمانۂ جاہلیت میں بھی کاتب کی حیثیت سے مشہور تھے، انہیں وہاں لکھنا سکھاتے۔[16]

15- قرض دہی کے علاوہ اَحادیثِ مبارکہ میں وصیت کو بھی لکھ رکھنے کا حکم ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا حَقُّ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ لَّهُ شَيْءٌ يُّوْصٰى فِيْهِ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَ وَصِيَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ

"کسی مسلمان مرد کو جس کے پاس وصیت کے لائق کچھ مال و دولت ہو تو یہ مناسب نہیں کہ دو راتیں اِس طرح گزارے کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی رکھی ہو"۔

(صحیح بخاری: کتاب الوصایا 1/ 382)

16- اُسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ 3/ 175، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب 2/ 393، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ رقم الترجمۃ: 1769

ان کا نام زمانۂ جاہلیت میں حَکَم تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "عبداللہ" سے موسوم فرمایا۔ صُفّہ کی درس گاہ میں تعلیم پانے والوں کی کثیر تعداد کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ بعض مؤلّفین اہلِ صُفّہ کے 400 طَلَبہ کا ذِکر کرتے ہیں جو تعجّب نہیں کہ ایک ہی دِن کی حاضری ہو۔ کیونکہ خود مقیم و شب باش طلبہ 70 یا 80 تک ہوجاتے تھے۔ (مسند احمد بن حنبل 3/ 371) عارِضی مُقیمین جو قبائلی وُفود کے باعث ہوتے، اس پر مُستزاد تھے۔ صرف ایک قبیلۂ تمیم سے 70، 80 طلبہ آئے تھے۔ علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اِسی طرح حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اُنہیں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس بات پر مامور کیا کہ صُفّہ میں لوگوں کو لکھنا سکھائیں اور قرآن پڑھائیں۔ (17)

مدینہ شریف میں 2 ھ میں ایک اور اِقامتی درسگاہ دارُ القرّاء کا بھی پتہ چلتا ہے جو مخرمہ بن نوفل کے مکان میں قائم ہوئی تھی۔ (18)

ہجرت کئے ہوئے مشکل سے ایک سال گزرا تھا کہ رمضان المبارک 2 ھ میں بدر کا معرکہ پیش آیا جس میں دُشمن کی تعداد مسلمانوں سے تین گُنا تھی۔ (19) پھر مسلمان کامیاب رہے اور بہت سے قیدی ہاتھ آئے۔ ان اَسیروں سے جو برتاؤ کیا گیا، اس پر آدمی سر دُھننے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ چنانچہ دُشمن کی رہائی کا فدیہ یہ مقرر کیا گیا کہ جو قیدی لکھنا پڑھنا جانتا ہو، وہ دس دس مُسلمان بچوں کو اِس فن کی تعلیم دے۔ (20) کیوں نہ ہو کہ "نبیُّ الملحمہ" (21) ساتھ ہی "مدینۃُ العِلم" (22) بھی تھے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) "قبیلۂ تمیم سے 70 یا 80 اَشخاص اِسلام لائے اور مدینہ میں ایک مُدت تک ٹھہر کر قرآن سیکھا اور دینی تعلیم حاصل کی"۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب)

حضرت سعد بن عبادہ اَنصاری رضی اللہ عنہ اَکیلے ایک ایک رات میں اَسّی (80) اہلِ صُفّہ کی ضیافت کرتے تھے۔ (تہذیب التہذیب 3 / 475 رقم الترجمۃ: 883)

17- التراتیب الاداریہ 1 / 48 بحوالہ سُنن ابوداؤد

18- التراتیب الاداریہ 1 / 56 بحوالہ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب 4 / 150

19- مسلمانوں کے پاس تین سو (300) سے کچھ ہی زائد سپاہ تھی۔ دُشمن کی تعداد مؤرخین نے ساڑھے نو سو (950) لکھی ہے۔ (تاریخ طبری صفحہ 1298 و 1304، سیرت ابن ہشام صفحہ 43۔ تفصیل کیلئے دیکھئے عہدِ نبوی کے میدان جنگ)

20- طبقاتِ ابنِ سعد 1 ر 2 / 4، الروض الانف شرح سیرتِ ابنِ ہشام 2 / 92، مسند احمد بن حنبل 1 / 247، کتاب الاموال صفحہ 116 نمبر 309۔ مُصنّف عبدُ الرزّاق میں بھی اس کا تفصیلی تذکرہ ہے۔

21- ابنِ تیمیہ، ذہبی، ماوردی، طبری وغیرہ نے اِسے حدیث قرار دیا ہے۔ طبرانی کبیر میں حضرت ابوموسیٰ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَنَا نَبِیُّ الْمَلْحَمَۃِ اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ۔

"میں نبیُّ الملحمہ ہوں، میں علم کا شہر ہوں"۔

حاکم و طبرانی اس کے راوی ہیں۔ (جامع صغیر 1 269)

22- چاہے یہ الفاظ حدیث میں ثابت نہ ہوئے ہوں لیکن صحتِ مفہوم پر کسی کو اعتراض نہیں۔

بعض دقیقہ رس محدِّثین نے اِس واقعہ کا خوب عنوان باندھا ہے: ''مشرک کو اُستاد بنانے کا جواز''۔

یہ کوئی اِتفاقی واقعہ نہ تھا بلکہ تعلیم پھیلانے کے متعلق مستقل سیاست ہی کی پیش رفت و تعمیل تھی۔

رسُولِ اکرم ﷺ اکثر فرمایا کرتے تھے:

بُعِثْتُ مُعَلِّماً[23]

''میں مُعلّم بنا کر بھیجا گیا ہوں''۔

اِسی طرح آپ ﷺ بچوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ اَپنے پڑوسیوں سے علم سیکھیں[24] اور اپنے پڑوس کی مسجد میں سبق پڑھا کریں۔[25]

مؤرّخ بلاذری نے ذِکر کیا ہے کہ عہدِ نبوی ﷺ میں مدینہ شریف میں 9 مسجدیں تھیں۔[26] پنج وقتہ نمازیں لوگ وہیں پڑھتے لیکن نمازِ جمعہ کیلئے رسُولِ اکرم ﷺ کے ساتھ مسجدِ نبوی ﷺ میں جمع ہو جاتے۔

مؤرِّخ بیان کرتے ہیں کہ اہلِ جُواثا نے جو بحرین (موجودہ الحسا) میں ہے، ایک مسجد تعمیر کی جو مدینہ کی مسجد کے بعد پہلی جامع مسجد تھی۔ اصل میں حضور ﷺ نے انہیں لکھ بھیجا تھا کہ ''فلاں فلاں جگہ مسجد بناؤ''۔

ایک روایت میں فرمایا: ''مسجد بناؤ اور فلاں فلاں کام کرو ورنہ میں تم سے جنگ کروں گا''۔[27]

23- سنن ابنِ ماجہ: المقدمہ صفحہ 21، مشکوٰۃ المصابیح: کتاب العلم صفحہ 36، سنن دارمی. المقدمہ 1/ 112 رقم الحدیث: 349

24- التراتیب الاداریہ 1/ 14 بحوالہ الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ

25- جامع بیان العلم وفضلہ صفحہ 14

26- انساب الاشراف 1/ 420

27- الوثائق السیاسیۃ فی العہد النبوی والخلافۃ الراشدۃ رقم الوثیقۃ 77 بحوالہ صحیح بخاری، ابن طولون، یاقوت وغیرہ

یقیناً یہاں بھی درس وتدریس کا اِنتظام ہوا ہوگا۔

اِسی طرح جب عَمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجا گیا تو اُنہیں فرائضِ منصبی کے متعلق ایک تحریری ہدایت نامہ دیا گیا جس میں اِنتظامی اُمور کے علاوہ تعلیم کی اشاعت کے بھی اَحکام ہیں۔ (28)

مؤرِّخ طبری نے 11 ھ کے واقعات میں لکھا ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جَبل رضی اللہ عنہ کو ناظرِ تعلیمات بنا کر یمن بھیجا، جہاں وہ ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں دورہ کیا کرتے اور مدارِس کی نگرانی وانتظام کرتے۔ (29)

مَرد ہی نہیں عورتیں بھی اِس تعلیمی سیاست کا مَوضوع تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہفتے میں ایک دِن عورتوں کی تعلیم وتذکیر کیلئے مخصوص فرما رکھا تھا۔ (30)

مؤطا کی اَحادِیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ اور اُمّ المؤمنین

28- الوثائق السیاسیۃ فی العہد النبوی والخلافۃ الراشدۃ، رقم الوثیقۃ: 105 بحوالہ ابنِ ہشام، طبری وغیرہ

علامہ ابنِ عبد البر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو اہلِ نجران پر گورنر بنا کر بھیجا اور وہ سترہ (17) سال کے تھے کہ قرآن پڑھائیں اور دِینی تعلیم دیں''۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب)

29- تاریخِ طبری 1 / 1852 تا 1853، 1981

مؤرِّخ ابنِ خلدون بھی لکھتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن والوں اور حضرموت کا معلّم بنا کر روانہ فرمایا''۔

قارہ اور عضل نامی دو قبیلے مُشرّف بہ اِسلام ہوئے تو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھے (6) مُدرِّس مقرر فرمائے۔

علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عضل اور قارہ قبیلہ کیلئے مرثد بن ابی مرثد، عاصم بن ثابت، حبیب بن عدی، خالد بن بکیر، زید بن دثنہ، عبد اللہ بن طارق رضی اللہ عنہم کو روانہ فرمایا تا کہ یہ قرآن پڑھائیں، دینی تعلیم اور شریعت اسلامیہ کا درس دیں''۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب)

30- صحیح بخاری: کتاب العلم 1 / 20، 21

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا لکھنا پڑھنا جانتی تھیں۔ [31]

نیز ابوداود [32] وعبدالرزاق [33] کی حدیث ہے کہ اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم و اجازت سے اپنی ایک رشتہ دار خاتون شفا بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا سے جو خوب پڑھی لکھی تھیں، لکھنا سیکھا تھا۔

یہاں اِس پہلو کو طول دینے کی ضرورت نہیں، سوائے اس کے کہ زنانہ تعلیم پر اس توجّہ کا ہی نتیجہ تھا کہ بعد کے زمانے میں عورتیں مختلف علمی میدانوں میں مردوں کے ساتھ مسابقت کرنے لگیں۔ چنانچہ زیرِ اشاعت صحیفۂ ہمّام کے مخطوطۂ دمشق کے سماعات میں ایک مُعلّمہ کا بھی تذکرہ ہے یعنی اُمّ الفضل کریمہ بنت ابی الفراس نجم الدین قرشیہ زُبیریہ علیہا الرحمۃ جنہوں نے اپنے گھر میں ایک مدرسہ حدیث کھول رکھا تھا۔

اِسی طرح ابو عبید قاسم بن سلام (154ھ تا 224ھ) کی ''کتاب الاموال'' جو مالیہ حکومت (فینانس) کے دقیق مسائل پر مشتمل ہے، بسم اللہ شریف کے بعد ان الفاظ سے شروع ہوتی ہے:

قُرِیَ عَلَی الشَّیْخَۃِ الصَّالِحَۃِ الْکَاتِبَۃِ فَخْرِ النِّسَاءِ شُھْدَۃَ بِنْتِ اَبِی نَصْر احمد بن الفَرَجِ بن عُمَر الاِبری الدِینوری بِمَنْزِلِھَا بِبَغْدَادَ۔

''نکوکار وخوش نویس پروفیسر فخر النساء شُہدہ کو جو سوزن ساز (سوئی بنانے والے) ابو نصر احمد بن فرج بن عمر دینوری کی دختر ہیں، بغداد میں اُن کے گھر پر سُنا کر سند حاصل کی گئی''۔

اِسلام کی ابتدائی صدیوں کے متعلق معلومات حاصل کرنی ہوں تو حدیث یا رِجال کی

31- مؤطا امام مالک میں زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے آزاد کردہ غلام ابو یونس کو حکم دیا کہ وہ ان کیلئے ایک مصحف لکھ دے''۔

نیز عمرو بن رافع کہتے ہیں کہ ''میں اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے لئے مصحف لکھا کرتا تھا''۔

(مؤطا کتاب الصلوۃ صفحہ 48، 49)

32- سنن ابی داود: کتاب الطب 2/ 186

33- مصنف عبدالرزاق: کتاب الجامع جلد 4

کُتب دیکھ لی جائیں جن میں راوِیوں کے ناموں میں عہدِ صحابہ و تابعین کی خادماتِ علم کے نام کثرت سے مِل جائیں گے۔

دربارِ نبوی کے کاتب:

مَدَنی دور میں اِنتظامی اور سیاسی ضرورت سے خط و کتابت کا کام روز اَفزوں ہی ہوتا گیا۔ ناگزیر طور پر کاتبوں اور مُنشیوں کی ضرورت بھی بڑھتی ہی چلی گئی تا کہ اَضلاع کے عہدہ داروں کے پاس سے آئے ہوئے خطوط کا فوری جواب دیا جائے نیز خود مرکز سے ضروری ہدایات بروقت ہر جگہ بھیجی جائیں۔ اگر ہجرت جیسے مخفی اور جان جوکھم کے وقت بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوات، قلم اور کاغذ رہتا جیسا کہ سُراقہ بن مالک کو پروانۂ اَمن لکھ دینے سے واضح ہے تو بعد کے زمانے میں کاتبین کی تعداد کا بڑھ جانا اور اُن کا مستقل طور سے ایک کام سر اَنجام دینا کسی تعجب کا باعث نہیں ہونا چاہیے۔

واقعہ یہ ہے کہ بکثرت مؤرخین نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کاتبین کی فہرست کیلئے مستقل باب ہی قائم کئے ہیں۔ (34) بعض نے تو اِس پر مختصر رِسالے ہی تصنیف کئے ہیں۔ (35)

بہرحال اِس خدمت کو مستقل طور سے یا کبھی کبھار اَنجام دینے والے 43 صحابہ کے نام بیان کئے گئے ہیں۔ کوئی تعجُّب نہ ہو جو بعض نئی نازِل ہونے والی وحی کو لکھتے۔ بعض سرکاری مُراسلوں کا مُسودہ مُرتَّب کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اَقدس میں پیش کرتے۔ بعض زکات اور محاصل کے حسابات لکھتے۔ بعض مالِ غنیمت کی رجسٹری اور تقسیم کا متعلّقہ کام اَنجام دیتے۔ بعض بیرونی حکمرانوں اور قبائلی سرداروں کے نام خط لکھتے۔ (36) بعض فصل کے کٹنے سے پہلے تخمینہ نوٹ کرتے۔ جیسا کہ مورّخ مسعودی نے خاص کر تفصیل سے بیان کیا ہے۔ (37)

34- مثلاً انساب الاشراف ا/ 256، کتاب الوزراء، التنبیہ والاشراف صفحہ 282 تا 283، الکامل

35- تفصیل کیلئے دیکھئے: التراتیب الاداریہ ا/ 116 تا 124

36- کتاب المصاحف بحوالہ التراتیب الاداریہ ا/ 120

37- اس کی مزید تفصیل آگے آئے گی۔ ۱۲ محمد رضا

تدوینِ حدیث:

تعلیم کے بارے میں حضور ﷺ کی عام سیاست[38] کے جو اَثرات پیدا ہوئے، یہ ان کے چند نمونے اور مثالیں ہیں لیکن یہاں ہمیں تدوینِ حدیث کے مسئلے سے ہی خاص بحث ہے۔ حدیث یعنی حدیثِ نبوی میں رسُول اللہ ﷺ کے اَقوال، اَفعال اور تقریرات (کسی صحابی کو کچھ کرتے دیکھ کر اُسے رَوا اور برقرار رکھنا) تینوں شامل ہیں۔ انہی کا تذکرہ حدیث کی کتابوں میں ہوتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اُن کتابوں کی تالیف کا آغاز کب ہوا اور موجودہ مُروّجہ کُتب پر کوئی غیر جانبدار شخص کس حد تک اِعتماد کر سکتا ہے؟ واضح رہے کہ زیرِ اِشاعت صحیفۂ ہمام بھی حدیث ہی کی ایک تالیف ہے۔

بدیہی طور پر یہ ایک محال بات ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جو کچھ کہا، کیا یا دُوسروں میں رَوا رکھا، یہ سب کا سب لکھا اور مُدوّن کیا گیا ہو۔ یہ اِنسانوں کا نہیں فرشتوں کا کام ہے:

كِرَامًا كَاتِبِيْنَ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ۔ (انفطار:11)

''تم جو کچھ کرتے ہو، اسے شریف، لکھنے والے فرشتے خوب جانتے ہیں''۔

اِسی طرح یہ بدگمانی بھی بے بنیاد ہے کہ عہدِ نبوی ﷺ میں کچھ لکھا ہی نہیں گیا کیونکہ واقعات اِس کے خلاف ہیں جیسا کہ آگے نظر آئے گا۔ بہرحال اِسی اُمّی اُمّت نے اپنے نبی ﷺ کی جو اَحادیث اپنی آنکھ دیکھی اور کان سنی باتوں کی بناء پر لکھی ہیں، وہ اس سے کہیں بڑھا چڑھا ہے جو دُوسری اُمتوں نے اپنے اَنبیاء علیہم السلام کے متعلق بَروقت لکھا۔ بالکل اِسی طرح، جس طرح یہ اُمّی اُمّت دُوسروں پر اپنے آغاز کار ہی میں فتوحاتِ مُلکی اور دُور دراز برِّ اَعظموں میں دِین کی نشر و اِشاعت کے بارے میں بھی غیر معمولی فوقیت رکھتی ہے لیکن نہ محض خوش اِعتقادی کی ضرورت ہے اَور نہ ہی اِس میں کوئی جرح کہ کسی جویائے حق کی طرح آغاز شک اور ''معلوم نہیں'' سے کریں اور سوائے ایسی چیز کے جس سے اِنکار کی مجال نہ رہے، کسی بات کو نہ مانیں۔

38- اس بارے میں دیکھئے: ''عہدِ نبوی ﷺ کا نظامِ تعلیم'' ماہنامہ معارف اَعظم گڑھ نومبر 1941ء یا عہدِ نبوی ﷺ کا نظامِ حکمرانی

ہم اُوپر دیکھ چکے ہیں کہ اُس زمانے میں غریب عربی خط کا کیا حال تھا اور عربوں میں لکھنا پڑھنا جاننے والوں کی تعداد کتنی تھی۔ جب ''سیکھو اور سیکھاؤ'' کا حکم نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیروکاروں کو دیا تو اُن اُمیوں لیکن مخلص و مستعدّ فدا کاروں کیلئے یہ چیلنج تھا۔ اَب ہم دیکھیں گے کہ وہ اس سے کس طرح عہدہ برآ ہوئے۔

عہدِ نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں سَرکاری طور پر لکھی گئی اَحادِیث:

i- جب مکّی مُسلمان مدینہ ہجرت کر گئے تو اُنہوں نے وہاں ایک حُکومت اور شہری مملکت کی بنیاد بھی رکھی۔ رسولِ اَکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں کے سب باشندوں یعنی مُہاجرین، اَنصار، یہود اور تا حال اِسلام نہ لائے ہوئے عربوں وغیرہ سے مشورہ کیا اور ایک دستورِ مملکت نافذ فرمایا۔ یہ تاریخِ عالم میں سب سے پہلا ''تحریری دستورِ مملکت''[39] ہے۔ اِس میں حاکم و محکوم دونوں کے حقوق و واجبات کی تفصیل ہے اور ابتداء یُوں ہوئی ہے:

''پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ایک تحریر ہے جو قریش اور یثرب کے مومنوں اور مُسلمانوں اور اُن لوگوں کے درمیان (مؤثر) ہے جو ان (مُسلمانوں) کے تابع ہوں، ان سے آملیں اور جنگ میں ان کے ساتھ حصہ لیں۔ یہ حقیقت میں (دُنیا کے) سارے لوگوں سے علیحدہ ایک مُستقل اُمّت ہیں...... وغیرہ''۔

یہاں ''یہ ایک تحریر ہے'' کے اَلفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ ضروری ہے کہ یہ کوئی لکھی ہوئی تحریری چیز ہو۔[40] 52 دَفعات کے اِس دَستور میں نفسِ متن میں پانچ مرتبہ

39- متن کیلئے مُلاحظہ ہو: الوثائق السیاسیۃ فی العہد النبوی والخلافۃ الراشدۃ رقم الوثیقۃ: 1 بحوالہ ابنِ ہشام، ابو عبید و ابن سید الناس وغیرہ۔

مزید تفصیلی بحث کیلئے (اُردو میں) دیکھئے: عہدِ نبوی علیہ السلام کا نظامِ حکمرانی، (عربی میں) روئداد موتمر دائرۃُ المعارف العثمانیہ حیدر آباد 1935ھ، (انگریزی میں) اسلامک ریویو (ووکنگ) اگست تا نومبر 1941ء

40- محدث عبد الرزّاق رحمۃ اللہ علیہ نے یہ الفاظ استعمال کئے ہیں:

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْكِتَابِ الَّذِيْ كَتَبَهٗ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَ الْاَنْصَارِ۔

(مصنف عبد الرزاق کتاب العقول 10/274 رقم الحدیث 17184)

"اَهْلِ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ" (اس دستاویز والوں) کے الفاظ دُہرائے گئے ہیں۔
اِسی طرح یہ بھی کہا گیا ہے کہ "یہ تحریر (کتاب) کسی ظالم یا گناہگار کے برخلاف حائل نہ ہو گی"۔
یہ بھی کہا ہے کہ "یثرب کا میدان (جوف) اس صحیفے والوں کے حق میں ایک حرم ہے"۔
اگرچہ نفسِ دستور میں اس یثربی حَرم یعنی شہری مملکت کے حدود کی تفصیل نہیں ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ذیلی قواعد کے طور پر اس کو بھی تحریری طور پر مُنضبط کیا گیا تھا چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بروایتِ رافع بن خدیج اپنی "مُسند"[41] میں روایت کی ہے۔

فَاِنَّ الْمَدِيْنَةَ حَرَّمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَكْتُوْبٌ عِنْدَنَا فِيْ اَدِيْمٍ خَوْلَانِيٍّ۔

"مدینہ شریف کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حَرم قرار دیا ہے اور یہ ہمارے پاس ایک خولانی چمڑے پر لکھا ہوا ہے"۔

جہاں سیاسی نقطۂ نظر سے حدودِ مملکت اور رقبۂ سلطنت کا تعیُّن ضروری خیال کیا گیا، وہیں عملی نقطۂ نگاہ سے سرحد اندازی بھی لازم تھی۔ چنانچہ مَطری نے اپنی تاریخ مدینہ میں تصریح کی ہے کہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

"مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا کہ مخیص، حُفَیاء ذُو الْعَشِيْرَه اور تَیم (کے پہاڑوں) کی چوٹیوں پر علامتِ سرحد کے منارے تعمیر کروں"۔

ii- اِسی طرح ہجرت کے اِبتدائی زمانے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مُسلمانوں کی مردم شماری کرائی۔ چنانچہ صحیح بخاری میں روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اُكْتُبُوْا لِيْ مَنْ تَلَفَّظَ بِالْاِسْلَامِ مِنَ النَّاسِ۔[42]

"مجھے ان لوگوں کے نام لکھ دو جو اِسلام کا اِقرار کرتے ہیں"۔

41- مسند احمد بن حنبل 4/ 141 رقم الحدیث: 10

42- صحیح بخاری: کتاب الجہاد والسیر 1/ 430

اِس پر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کیلئے 1500 آدمیوں کے نام لکھ دیے۔

اس میں مرد، عورت، بچے اور بڑے سب شامل معلوم ہوتے ہیں۔ یہ مردُم شماری تحریری طور سے ہونا بیان کی گئی ہے۔ تعداد سے گمان ہوتا ہے کہ یہ 1 ھ کا واقعہ ہوگا۔

iii- سرکاری دستاویزات اور معاہدہ جات و پروانہ جات کا آغاز ہجرت سے بھی پہلے ہو چکا ہوتا نظر آتا ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں (43) کہ تمیم داری کو ہجرت سے پہلے بھی فلسطین کا شہر جَبرُون ایک پروانے کے ذریعے یہ کہہ کر جاگیر میں دیا گیا کہ جب یہ شہر خدا کی عنایت سے فتح ہو تو وہ تمہارا ہے۔

اِسی طرح خود سفرِ ہجرت میں سراقہ بن مالک مُدلجی کو ایک پروانۂ اَمن لکھ کر دیا گیا تھا۔ (44) اِن سے قطع نظر کریں تو ایسا نظر آتا ہے کہ 1 ھ میں قبیلہ جہینہ سے حلیفی اور دوستی کا معاہدہ ہو گیا تھا اگرچہ اس کا متن نہیں ملتا۔ چنانچہ سِیف یعنی ساحل بحر (ینبع) کی سمت سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی جو مہم بھیجی گئی، اس کے ذکر میں ابنِ ہشام (45) وغیرہ نے تصریح کی ہے کہ "مجدی بن عَمرو جُہنی مسلمانوں اور قریشی کارواں کے مابین آڑے آ گیا اور یہ دونوں فرقوں کا حلیف (موادع) تھا"۔ البتہ صفر 2 ھ کا مُعاہدہ محفوظ ہے جو بنی ضَمرہ سے ہوا تھا۔ سہیلی (46) نے اس کا متن یوں نقل کیا ہے:

43- الوثائق السیاسیۃ فی العہد النبوی والخلافۃ الراشدۃ رقم الوثیقۃ: 43 بحوالہ حلبی، مقریزی، قسطلانی وغیرہ

44- الوثائق السیاسیۃ فی العہد النبوی والخلافۃ الراشدۃ رقم الوثیقۃ: 2 بحوالہ ابن ہشام وغیرہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ کو قبیلہ کی معدنوں کا ٹھیکہ دیا تھا۔ اس کی پوری سند کا جو متن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں تحریر میں لکھ دیا تھا، وہ سُنن ابوداؤد (کتاب القطائع) نیز مؤطا امام مالک (کتاب الزکاۃ و کتاب الاموال) میں مَوجود ہے۔

ابوعبید قاسم بن سلام اور مؤرخ بلاذری کا بیان ہے کہ "بلال بن حارث کی اَولاد نے ایک جریدے میں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پیش کیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اس فرمانِ مُبارک کو چوما اور آنکھوں سے لگایا"۔ (کتاب الاموال صفحہ 239 نمبر 866، فتوح البلدان صفحہ 13)

45- سیرت ابن ھشام صفحہ 419

46- الروض الانف شرح سیرت ابن ہشام 2/ 58 تا 59، الوثائق السیاسیۃ فی العہد النبوی والخلافۃ الراشدۃ رقم الوثیقۃ: 159 بحوالہ ابن سعد وغیرہ

"یہ ایک تحریر ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بنی ضمرہ کیلئے ......"

اِس طرح کے معاہدہ جات کا سلسلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زِندگی بھر جاری رہا۔ بعض عجیب چیزیں بھی پیش آئیں۔

5 ھ میں خندق کے زمانے میں بنی فزارہ اور غطفان سے ایک توثیق طلب یا مسودہ معاہدہ (مراوضہ)(47) ہوا تھا اور بعد میں مٹا دیا گیا۔

6 ھ کے صلح نامہ حُدَیبیہ کے اَلفاظ پر جھگڑا بھی مشہور ہے جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر حکم دیا تھا کہ بعض لکھے ہوئے اَلفاظ مٹا دیے جائیں۔(48)

9 ھ کے غزوۂ تبوک کے متعلق مُورّخ لکھتے ہیں کہ دُومۃُ الجندل کے حکمران اُکیدر بن عبدالملک بن عبدالجن حیری نے جب اِطاعت کا مُعاہدہ(49) کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دستاوِیز پر اپنے ناخن سے مہر فرمائی۔(50) یہ اصل میں اُکیدر کے وطن حیرہ والوں کا قدیم رَواج تھا کہ معاہدوں پر انگوٹھے کی بجائے ناخن کا نشان لیتے تھے اور اس سے ہلال کی شکل کی ایک لکیر پڑ جاتی تھی۔ چنانچہ آثارِ قدیمہ کی کھدائیوں میں پختہ اینٹوں پر کندہ کیے ہوئے زمانہ قبلِ مسیح کے جو مُعاہدے نکلے ہیں، اُن پر نہ صرف ایسی علامتیں موجود ہیں بلکہ یہ اَلفاظ بھی ملتے ہیں کہ "بغرضِ توثیق ناخن کا نشان ثبت کیا"۔(51)

47- الوثائق السیاسیۃ فی العہد النبوی والخلافۃ الراشدۃ رقم الوثیقہ: 8 بحوالہ ابنِ ہشام وطبری

48- سیرتِ ابنِ ہشام صفحہ 747

49- متن کیلئے الوثائق السیاسیۃ فی العہد النبوی والخلافۃ الراشدۃ رقم الوثیقہ: 190، کتاب الاموال صفحہ 195 و 508 ابوعبید قاسم بن سلام (متوفی 224ھ) لکھتے ہیں کہ "خود میں نے اس تحریر کو پڑھا اور وہ ایک سفید چمڑے پر لکھا ہوا تھا اور میں نے حرف بہ حرف اس کی نقل لے لی"۔

50- طبقات ابن سعد 1/2 /120، التراتیب الاداریہ 1 / 179 بحوالہ الاصابہ فی تمیز الصحابہ

51- Oluf Krueckmann. New babylonisehe Recht-und Verwaltungstexte.
(Text 37, Tafel 38; Ch Edwards. The Hammurabi code, p, 11, Missner Babylonien and Assyrien. 1, 179)

iv- حضور ﷺ نے قیصر و کسریٰ، مُقوقس و نجاشی وغیرہ حکمرانوں کو تبلیغی خط بھیجے تھے۔ ان میں سے قیصر کا موسومہ اصل خط حال حال تک موجود تھا۔ مقوقس، نجاشی اور منذِر بن ساویٰ کے خطوط کی اَصلیں موجود و معروف ہیں۔ (52)

ابنِ عساکر نے اپنی ''تاریخِ دمشق'' میں لکھا ہے (53) کہ ابوالعباس عبداللہ بن محمد نے شہرِ اَیلہ والوں سے ان کا مُعاہدۂ نبوی تین سو اشرفی میں خریدا۔ کِسریٰ کے متعلّق مروی ہے کہ اُس نے نامۂ مبارکہ کو پوری طرح سُنے بغیر چاک کر دیا تھا۔ (54) یہ سب بھی تحریری چیزیں تھیں۔

رسُول اللہ ﷺ کے کاتب ''حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضورِ نبی کریم ﷺ کے حکم سے یہودیوں کی زُبان اور تحریر سیکھی تھی''۔ (55)

مؤرّخ طبری کے علاوہ محدّث ابوداؤد اور امام بخاری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ ''حضرت زید

52- ان تمام خطوط کے لئے مُلاحظہ ہو: رسُولِ اَکرم ﷺ کی سیاسی زندگی

53- تاریخِ دمشق 1/ 420

54- صحیح بخاری: کتاب العلم 1/ 15، تاریخ طبری صفحہ 1572

i- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ نے ایک نامۂ مبارکہ (عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو) دے کر کسریٰ (شاہِ ایران) کے پاس بھجوایا۔ آپ ﷺ نے (عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو) حکم دیا کہ یہ خط بحرین کے حاکم (منذر بن ساوی) کو دینا۔ وہ کسریٰ کو پہنچا دے گا۔ (منذر نے ایسا ہی کیا) کسریٰ نے وہ خط پڑھ کر پھاڑ ڈالا''۔ (صحیح بخاری: کتاب الجہاد 1/ 411)

ii- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ نے قیصر (شاہِ روم) کو دعوتِ اِسلام کا ایک خط لکھ کر دِحیہ کلبی کے ہاتھ بھیجا اور دِحیہ کلبی سے فرمایا: یہ مکتوب بُصریٰ کے حاکم (حارث بن ابی شمر) کو پہنچا دینا۔ وہ قیصر کو پہنچا دے گا''۔ (صحیح بخاری: کتاب الجہاد 1/ 412)

iii- اسی طرح ایک اور واقعہ ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ نے فوج کے ایک سردار کو ایک مکتوب لکھ دیا اور فرمایا کہ اسے کھول کر پڑھنا نہیں جب تک تُو فلاں مقام پر نہ پہنچ جائے۔ جب وہ اُس مقام پر پہنچا تو اُس نے لوگوں کو وہ مکتوب پڑھ کر سنایا اور حضور ﷺ کا حکم اُن کو بتلایا''۔ (صحیح بخاری: کتاب العلم 1/ 15)

55- فتوح البلدان صفحہ 513

بن ثابت رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے یہودیوں کی کتابت سیکھی تھی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو مُراسلے اُن کو لکھتے یا جو مُراسلے وہ لکھتے، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اُن کو پڑھ کر سنایا کرتے تھے"۔ (56)

-V انتظامی ضرورتوں سے اکثر موقع پیش آتا رہتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جزیرہ نمائے عرب کے اطراف و اکناف میں اپنے ہر جگہ کے گورنروں، قاضیوں، تحصیلداروں وغیرہ کو وقتاً فوقتاً اپنی ہدایات بھیجیں یا پیچیدہ گتھیوں میں یہ افسر کچھ دریافت یا استصواب کریں تو اس کا جواب بھیجیں۔ اِس کا پھر متواتر ذکر ملتا ہے کہ اواخرِ حیات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زکات یعنی زراعت، ریوڑوں، معدنیات وغیرہ میں حکومت کو ادا طلب محصول کی شرحیں تحریر کروائیں لیکن اضلاع وغیرہ میں بھیجنے سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوگیا اور یہ کہ حضرت ابوبکر وعمر وغیرہ خلفاء رضی اللہ عنہم نے اس پر عمل کیا۔ (57)

یہ مثالیں دینے سے غرض صرف یہ ہے کہ اِس طرح کی احادیث مبارکہ یعنی سیاسی دستاویزات جو عہدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق رکھتی ہیں تحریری ہی ہوسکتی ہیں کیونکہ اس کے بغیر

-56 صحیح بخاری، سُنن ابوداؤد، تاریخ طبری صفحہ 1460

-57 سنن دار قطنی، سُنن ابو داؤد: کتاب الزکوۃ 2/ 219،220، جامع ترمذی: کتاب الزکوۃ 1/ 136، سُنن ابن ماجہ: کتاب الزکوۃ صفحہ 130، طبرانی، سُنن دارمی: کتاب الزکوۃ 1/ 466 رقم الحدیث: 1626، کنز العمال فی سُنن الاقوال والافعال وغیرہ میں اس کا متن ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکات کی کتاب لکھی مگر آپ اس کو اپنے عاملوں تک بھیجنے نہ پائے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنی تلوار سے لگا رکھا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُس پر عمل کیا یہاں تک کہ وفات پائی پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اُس پر عمل کیا یہاں تک کہ وفات پائی"۔ (سُنن ابوداؤد: کتاب الزکوۃ 2/ 219، جامع ترمذی: کتاب الزکوۃ 1/ 135،136)

ابن شہاب زُہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے اس تحریر کو پڑھا اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اولاد کے پاس تھی اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اس تحریر کی نقل کروائی"۔ (سُنن ابوداؤد: کتاب الزکوۃ 2/ 220)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زکات سے متعلق جو تحریر لکھی تھی وہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب مؤطا میں محفوظ ہے اور خود امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ "میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کتاب صدقہ کو پڑھا"۔ (مؤطا: کتاب الزکوۃ)

ان کا مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ خطوط پر ثبت کرنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مہر تیار کرانا بھی معروف واقعہ ہے۔ [58] ایسی دستاویزات یعنی تحریری اَحادیث کو اِکٹھا کرنے کی کوششوں کا آغاز عہدِ صحابہ ہی میں شروع ہوا، جیسا کہ آگے بیان ہوگا۔ اس عاصی پُر مَعاصی نے بھی اِس سعادت کے حصول کی بساط بھر کوشش کی اور اگلوں پچھلوں کی کوششوں کو یکجا کر کے "الوثائق السیاسیّة فی العهد النبویّ و الخلافة الراشدة" مصر میں شائع کی۔ اس میں خاص عہدِ نبوی کی دو سو سے زائد دستاوِیزات ہیں۔ اِس کتاب کا نیا ایڈیشن زیرِ طبع ہے جس میں عہدِ نبوی کے مزید چالیس معاہدے جو بعد میں ملے، اضافہ کئے گئے ہیں۔

کتابت کی بعض اتفاقی صورتیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فتحِ مکّہ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حقوقِ انسان

58- التراتیب الاداریہ 1 / 177 بحوالہ صحیح بخاری: کتاب اللباس 2 / 873، شمائلِ ترمذی صفحہ 7 وغیرہ

حضرت اَنس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جس وقت رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شاہِ رُوم (ترمذی کی روایت کے مُطابق عجم کے لوگوں) کو خط لکھنے کا اِرادہ کیا تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ وہ صرف مہر شدہ مکتوب ہی پڑھتے ہیں۔ چنانچہ حضورِ اَکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔ حضرت اَنس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اُس کی سفیدی گویا اَب بھی رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں اور اُس پر محمد رسُول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کندہ تھا اور اُس انگوٹھی کا نگینہ حبشی عقیق کے پتھر کا تھا۔

(صحیح بخاری: کتاب اللباس 2 / 873، صحیح مسلم: کتاب اللباس 2 / 196)

حضرت اَنس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے مجھے مُصدِق بنا کر بھیجا اور زکات کے مسئلے لکھ دیے اور اُس پر "محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)" کندہ تھا۔ "محمد" ایک سطر میں، "رسول" ایک سطر میں اور "اللہ" ایک سطر میں"۔

حضرت اَنس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں اور پھر جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو وہ اَریس کے کنویں پر بیٹھے تھے اور انگشتری کو کبھی ہاتھ سے نکالتے، کبھی پہنتے کہ ناگاہ وہ کنویں میں گر پڑی"۔

حضرت اَنس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "تین دن تک ہم لوگ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ وہ انگوٹھی تلاش کرتے رہے۔ کنویں کا سارا پانی نکلوا ڈالا لیکن انگوٹھی نہ ملی"۔ (صحیح بخاری: کتاب اللباس 2 / 873)

وغیرہ اہم مسائل پر خطبہ دیا۔ ایک یمنی شخص ابوشاہ وہاں حاضر تھا۔ اُس نے درخواست کی: یا رسول اللہ! مجھے یہ لکھ دیجیے۔ حضور ﷺ نے حسبِ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا:

اُكْتُبُوْا لِاَبِیْ شَاہٍ

''وہ خطبہ ابوشاہ کے لئے قلمبند کر دو''۔ (59)

عِتبان بن مالک انصاری کے متعلق روایت ہے کہ انہیں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے کسی خطبے کی ایک بات بڑی پیاری معلوم ہوئی۔ اس پر یادداشت کیلئے انہوں نے اُسے لکھ لیا۔ (60)

عہدِ نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں اہتمام کے ساتھ حدیث کی تدوین:

اگرچہ ایسی روایات نایاب نہیں کہ حضور ﷺ نے اپنے صحابہ کو قرآن کے سوا آپ ﷺ سے سُنی ہوئی کسی چیز کے لکھنے کی ممانعت فرمائی ہو (61) جس کی بناء پر لکھی ہوئی چیزیں مٹادی گئیں بلکہ ایک مرتبہ تو کہتے ہیں کہ خاصی بڑی تعداد میں جلا بھی دی گئیں (62) لیکن غور سے چھان بین کرنے پر نظر آتا ہے کہ اس کا تعلق یا تو ابتدائے اسلام سے تھا یا ایسے لوگوں کے متعلق جو تازہ مسلمان ہوئے تھے اور قرآن و حدیث میں فرق نہ کر سکتے تھے۔ جنہیں قرآن خوب یاد ہو گیا اور جن کی صلاحیتوں سے اطمینان تھا تو حضور ﷺ نے انہیں حدیث لکھنے کی نہ صرف خوشی سے اجازت دی بلکہ ترغیب بھی دی۔ ذیل کے واقعات سے اِس پر روشنی پڑتی ہے:

i- ترمذی (63) کی روایت ہے کہ کسی انصاری صحابی نے ایک دن حضور ﷺ کے پاس

59- صحیح بخاری: کتاب العلم 1/ 22، جامع ترمذی: ابواب العلم 2/ 95، سُنن ابی داؤد: کتاب العلم صفحہ 1493 رقم الحدیث: 3649

60- رُوئداد اجلاسِ اوّل ادارۂ معارفِ اسلامیہ لاہور صفحہ 63 تا 71

61- جامع ترمذی: ابواب العلم 2/ 95
مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: تقیید العلم

62- مسند احمد بن حنبل 3/ 12 تا 13 ومابعد

63- جامع ترمذی: ابواب العلم 2/ 95

حاضر ہو کر اپنے حافظے کی کمزوری کی شکایت کی اور کہا کہ ہر روز وعظ و تذکیر میں آپ جو اہم اور کارآمد باتیں فرماتے ہیں، وہ مجھے اچھی معلوم ہوتی ہیں لیکن وہ مجھے یاد نہیں رہتیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

اِسْتَعِنْ بِیَمِیْنِکَ۔

''اپنے داہنے ہاتھ سے مدد لو (لکھ لیا کرو)''۔

اُنہوں نے اِس اِجازت سے فائدہ اٹھایا ہوگا لیکن مزید تفصیلات معلوم نہیں۔

الصحیفة الصادقة:

ii- ایک مُماثل واقعہ حضرت عبداللہ بن عَمرو بن العاص قرشی رضی اللہ عنہ کے مُتعلق مروی ہے۔[64] یہ حضور ﷺ کی اِجازت سے مَلفوظاتِ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام لکھ لیا کرتے تھے تاکہ اُنہیں یاد رکھ لیں۔ لوگوں نے اُنہیں منع کیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک بشر ہیں، کبھی خوشی اور کبھی خفگی کی حالت میں ہوتے ہیں۔ اِس لئے بلا اِمتیاز آپ ﷺ کی ہر بات کو لکھ لینا مُناسب نہیں۔ بات معقول تھی۔ اِس لئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور پوچھا: یا رسُول اللہ! کیا جو بھی آپ سے سُنوں، اُسے لکھ سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: ہاں! مزید اِطمینان کیلئے پوچھا: کیا رضامندی اور غضب ہر حالت میں؟ اِس پر حضور ﷺ نے اپنے مُنہ مُبارک کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

اُکْتُبْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا یَخْرُجُ مِنْهُ اِلَّا حَقٌّ۔

''تو لکھ! بخدا! اِس سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا''۔

مَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ اَکْثَرَ حَدِیْثًا عَنْهُ مِنِّیْ اِلَّا مَا کَانَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَاِنَّهٗ کَانَ یَکْتُبُ وَلَا اَکْتُبُ۔

اِمام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے وہب بن مُنبہ سے روایت کی ہے، وہ اپنے بھائی ھمّام (صحیفہ ھٰذا کے مؤلف) سے رِوایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

64- سُنن ابی داؤد: کتاب العلم 2/ 157، 158، سُنن دارمی: المقدمہ 1/ 136 رقم الحدیث: 484، مسند احمد بن حنبل رقم الحدیث: 6510، 6802، 6930، 7018، 7020

''نبی ﷺ کے صحابہ میں آپ ﷺ کی اَحادِیث بیان کرنے والا مجھ سے زیادہ کوئی نہیں بجز عبداللہ بن عَمرو (بن العاص) کے کیونکہ وہ (بروقت) لکھا کرتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا''۔[65]

یہی حدیث مَعمَر نے ہمّام سے اور اُنہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے۔[66]

''حضرت عبداللہ بن عَمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس جمع کردہ ذخیرۂ حدیث کا نام ''الصحیفۃُ الصادقۃ'' رکھا۔[67] کہتے ہیں کہ اس میں ایک ہزار اَحادِیث تھیں۔[68] یہ نُسخہ اُن کے خاندان میں عرصہ دراز تک محفوظ رہا۔ چنانچہ اُن کے پوتے عَمرو بن شُعیب اس کو ہاتھ میں رکھ کر رِوایت کرتے اور درس دیتے تھے۔[69]

اللہ تعالیٰ اِمام اَحمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ پر ہزار ہا رحمتیں نازل فرمائے کہ انہوں نے صحیفۂ ہمّام کی طرح جس کا ہم آگے ذکر کریں گے، اس کو بھی اپنی ضخیم قابلِ قدر ''مُسنَد'' میں مُدغم فرما کر ہمارے لئے محفوظ فرما دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عَمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی تالیف کا ذِکر ابنِ منظور نے اِن اَلفاظ میں کیا ہے:

''حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ایک دن ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عَمرو کے پاس تھے۔ ان سے پوچھا گیا کہ کونسا شہر پہلے فتح ہوگا، قسطنطنیہ یا رومیہ؟ اس پر

65- صحیح بخاری: کتاب العلم 1/ 22، جامع ترمذی: اَبوابُ العلم 2/ 95، سُننِ دارمی: المقدمہ 1/ 136 رقم الحدیث: 483

66- صحیح بخاری: کتاب العلم 1/ 22، مُصنّفِ عبدالرزّاق: کتاب الجامع 11/ 259 رقم الحدیث: 20489

67- طبقات ابن سعد 4/ 2/ 8 تا 9

68- اُسدالغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ میں یہ اَلفاظ ہیں:

''قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ حَفِظْتُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْفَ مَثَل'' (3/ 233)

یہاں غالباً سادہ ضرب الامثال مراد نہیں ہیں۔ اس حوالے میں کتاب یا صحیفہ صادقہ کا بھی صراحت سے ذکر نہیں ہے۔

69- تہذیب التہذیب 8/ 48 تا 55 رقم الترجمۃ: 80

اُنہوں نے ایک پُرانی صندوق منگوائی۔ اس میں سے ایک کتاب نکال کر اُس پر نظر ڈالی۔ پھر کہا: ایک دن ہم نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (بیٹھے) تھے اور جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے، ہم لکھتے جا رہے تھے۔ اس اَثناء میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: کونسا شہر پہلے فتح ہوگا، قسطنطنیہ یا رومیہ؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرقل کے بیٹے کا شہر پہلے فتح ہوگا یعنی قسطنطنیہ"۔ (70)

اس رِوایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عُمرو رضی اللہ عنہ ہی نہیں، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کی جماعت مَلفوظاتِ نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو لکھا کرتی تھی اور یہ خود رسولِ اَکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رُوبرُو۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بڑے عابد و زاہد تھے۔ باپ سے بھی پہلے مسلمان ہوئے۔ ذوقِ علم میں سُریانی زُبان سیکھ لی تھی۔ (71) یہ 65ھ میں 72 سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ (72)

iii- حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے آزاد کردہ غلام اور خادِم ابو رافع نے بھی اَحادیث لکھنے کی اِجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں اِس کی اِجازت دے دِی۔ (73) یہ اصل میں قِبطی (مصری) تھے اور شروع میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے غلام تھے۔ (74) مسلمان ہوئے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اِنہیں رسولِ اَکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بطورِ تحفہ پیش کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں فوراً آزاد کر دیا۔ بظاہر یہ 8ھ کا واقعہ ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اُن کو دیا ہوا پروانۂ آزادی محفوظ ہے (75) اور اس کے آخر میں ہے:

"اِسے معاویہ بن ابی سفیان نے لکھا"۔

70- لسانُ العرب: تحت مادّہ "ظہم" 12/ 380
71- طبقاتِ ابنِ سعد 4، 2/ 11
72- طبقاتِ ابنِ سعد 4، 2/ 13
73- طبقاتِ ابنِ سعد 14، 2/ 13
74- الروض الانف شرح سیرتِ ابن ہشام 2/ 78
75- التراتیب الاداریہ 1/ 274 تا 275

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فتحِ مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے تھے۔ سنن ابی داؤد (76) میں یہ بھی لکھا ہے کہ قریش نے انہیں غالباً ان کی کاروائی و معاملہ فہمی کی بناء پر سفیر بنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا۔

علامہ جزری کے مطابق (77) یہ قدیم الاسلام ہیں۔ غزوۂ احد میں شرکت کی تھی۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ۔

iv- اِن سب سے اہم حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے۔ جب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ آئے تو نوعمر انس کو جو دس برس کی عمر ہی میں لکھنا پڑھنا جانتے تھے، (78) ان کے والدین نے وفورِ عقیدت سے حکم دیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمی انجام دیں۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ رات دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان میں رہتے اور صرف اُسی وقت وہاں سے نکلے جب دس سال بعد رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ اِس کے بعد حضرت انس رضی اللہ عنہ بہت دیر (91ھ) تک زندہ رہے۔ ظاہر ہے کہ اُنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ باتیں دیکھنے اور سُننے کا موقع ملا جو کسی اور کو آسانی سے نہیں مل سکتا تھا۔

اِمام دارمی رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ بن انس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ بعد میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کو ہمیشہ تاکید کیا کرتے تھے کہ ''اے میرے بچو! علمِ حدیث کو قلمبند کرلو''۔ (79)

اِمام دارمی رحمۃ اللہ علیہ ہی نے سلم علوی سے ایک اور حدیث روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: مَیں نے دیکھا کہ آبان ایک دن حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے (حدیث) لکھ رہے تھے۔ (80)

76- سنن ابی داؤد: کتاب الجہاد 2/ 23
77- اُسدُ الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ 1/ 77
78- اُسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ 1/ 128
79- سُنن دارمی: المقدمہ 1/ 137 رقم الحدیث: 491
80- سُنن دارمی: المقدمہ 1/ 137 رقم الحدیث: 492

ان کے بچے اور شاگرد کیوں نہ لکھتے جب حضرت اَنس رضی اللہ عنہ خود دوسروں سے زیادہ تدوینِ حدیث میں مشغول رہے تھے۔ چنانچہ محدِّثین کی ایک جماعت (81) نے سعید بن ہلال کی زُبانی یہ روایت نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب ہم حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ سے زیادہ اِصرار کرتے تو وہ ہمارے لیے ایک چونگہ نکالتے اور کہتے کہ یہ وہ (اَحادیث) ہیں جو مَیں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کی ہیں۔

یہاں دیکھا جائے گا کہ وہ سُنی یا دیکھی ہوئی باتوں کو صرف قلمبند ہی نہیں کرتے تھے بلکہ اسے خود جنابِ رسالت میں پیش کرتے اور حسبِ ضرورت تصحیح و اِصلاح کر لیتے۔

عہدِ نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاتھوں تدوینِ حدیث کے جو واقعات ملتے ہیں، یہ ان میں سے چند ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اَپنی یادداشتوں کو قلمبند کرنا مختلف وجوہ سے روز افزوں ہی ہو گیا۔ ان میں سے چند واقعات ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کی تالیف:

یہ مشہور واقعہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت عَمرو بن حَزم رضی اللہ عنہ کو یمن کا عامل (گورنر) بنا کر بھیجا تو اُنہیں ایک تحریری ہدایت نامہ دیا (82) جس میں جو اَحکام اور ہدایات دینی تھیں، درج فرمائیں۔

عَمرو بن حَزم نے اُس قیمتی دستاویز کو نہ صرف محفوظ رکھا بلکہ اکیس (21) دیگر فرامینِ نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام بھی فراہم کیے جو بنی عادیا اور بنی عُریض کے یہودیوں، تمیم داری، قبائلِ جُہینہ و جُذام و طَیٔ و ثقیف وغیرہ کے نام موسومہ تھے اور ان سب کی ایک کتاب تالیف کی جو عہدِ نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے سیاسی دستاوِیزات یا سرکاری پروانوں کا اَوّلین مجموعہ خیال کیا جا سکتا ہے۔ اس کی جو روِایت تیسری صدی ہجری میں دَیبُل (پاکستان) کے مشہور محدِّث ابو جعفر دَیبُلی نے کی

81- مستدرک حاکم وغیرہ

82- متن کیلئے الوثائق السیاسیۃ فی العہد النبوی والخلافۃ الراشدۃ رقم الوثیقۃ: 105 بحوالہ طبری وغیرہ، مسند احمد، سنن ابوداوٗد: باب الدیات، سُنن نسائی: باب الدیات

ہے اور جن کے حالات سمعانی کی اَنساب اور یاقوت کی معجم البلد ان میں بھی ملتے ہیں محفوظ ہے اور ہم تک پہنچی ہے۔ چنانچہ "اِعلامُ السائلین عن کُتُبِ سیّد المُرسلین" کے نام سے ابن طولون نے جو کتاب تالیف کی اور جس کا نسخہ بخطِ مؤلِف کُتب خانہ "المجمع الاسلامی" دمشق میں محفوظ ہے اور یہ چھپ بھی گئی ہے، اس میں حضرت عَمرو بن حَزم کی یہ تالیف بطورِ ضمیمہ شامل اور محفوظ کردی گئی ہے۔

عہدِ صحابہ میں عام تدوینِ حدیث

صحیفۂ جابر بن عبداللہ:

1- صحیح مسلم [83] کی روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حج پر ایک رسالہ تالیف کیا تھا۔ ممکن ہے اُس میں خطبۂ حجۃ الوداع اور مناسکِ حج کے متعلق دیگر احادیث جمع کی گئی ہوں۔ [84] یہ بھی مشہور ہے کہ مسجدِ نبوی (مدینہ منورہ) میں اُن کا ایک حلقۂ درس تھا جس میں لوگ اُن سے علم حاصل کرتے تھے۔ [85] چنانچہ مشہور تابعی مؤرخ وہب بن مُنبّہ رحمۃ اللہ علیہ (ہمام بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی) کو بھی انہوں نے احادیث اِملاء کرائی تھیں۔ [86]

اِمام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ [87] مشہور تابعی حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے: "مجھے سورۂ بقر کے مقابلے میں صحیفۂ جابر زیادہ حفظ ہے"۔

ان کے ایک اور شاگرد سلیمان بن قیس یشکری کہتے تھے کہ اُنہوں نے بھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ احادیث لکھی ہیں۔ [88]

83- مصنف عبدُ الرزّاق میں بھی "صحیفۂ جابر بن عبداللہ" کا حوالہ موجود ہے اور مَعمر نے اس سے روایات بیان کی ہیں مثلاً دیکھئے: مصنفِ مذکور: کتاب الجامع 11 / 183 رقم الحدیث: 20277

84- یہ رسالہ "مسند احمد: مسند جابر" میں محفوظ ہے۔

85- الاصابہ فی تمییز الصحابہ 1 / 43

86- حضرت وہب بن مُنبّہ رضی اللہ عنہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد تھے۔

87- التاریخ الکبیر 4 / 182

88- تہذیب التہذیب 4 / 215 رقم الترجمۃ: 369

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور لوگوں نے بھی درس لیا اور ان کے "صحیفہ" کی روایت کی ہے۔[89]

-2 اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو پڑھنا تو آتا تھا لیکن خود لکھتی نہ تھیں۔ روایت ہے کہ اُن کے بھانجے عُروہ بن زُبیر رضی اللہ عنہ نے اُن کی نیز دیگر صحابہ کی اَحادیث لکھی تھیں جو جنگ حَرہ میں تلف ہو گئیں۔ بعد میں یہ پچھتایا کرتے تھے کہ کاش! میں اپنے بال بچوں اور مال و اسباب کو ان کتابوں کے عوض فدا کر دیتا۔[90]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اور بھی شاگرد تھے۔ ان میں ایک خاتون عُمرہ بنت عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہا ہیں جنہیں انہوں نے بچپن ہی سے پال لیا اور تعلیم و تربیت دی تھی۔ یہ تو معلوم نہیں کہ عُمرہ خود کچھ لکھتی تھیں یا نہیں لیکن خلیفہ عُمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مدینہ کے عامل (گورنر) ابو بکر بن محمد بن عَمرو بن حَزم کو جو عُمرہ کے بھانجے تھے، ہدایت بھیجی کہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن اور قاسم بن محمد کے پاس جو علم (ذخیرۂ اَحادیث) ہے، اسے قلم بند کریں۔[91] یہ قاسم بن محمد اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے تھے۔ یتیم

89- تہذیب التہذیب 4/215 رقم الترجمۃ: 369

90- طبقاتِ ابنِ سعد 5/133، تہذیب التہذیب 7/183 رقم الترجمۃ: 351، مُصنّفِ عبدُ الرزّاق: باب تحریق الکتب الجزء الرابع

91- صحیح بخاری، فتح الباری شرح صحیح البخاری

ان کے علاوہ بھی مزید اَحادیث ملیں تو خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے سرکاری طور پر اُن اَحادیث کو بھی لکھنے کا باقاعدہ اہتمام فرمایا۔ چنانچہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

"حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ابو بکر بن حزم رضی اللہ عنہ (مدینہ کے گورنر) کو لکھا: دیکھو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو اَحادیث تمہیں ملیں اُنہیں لکھ لو کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں علم دین مٹ نہ جائے اور عالم چل بسیں اور صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہی کو لینا اور عُلماء کو چاہئے کہ علم پھیلائیں اور تعلیم دینے کیلئے بیٹھا کریں تاکہ جس کو علم نہیں، وہ علم حاصل کر لے کیونکہ جہاں علم پوشیدہ رہا پس مٹ گیا"۔ (صحیح بخاری: کتاب العلم 1، مؤطا امام مالک: کتاب العلم)

خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے فرمان کی تعمیل میں ابو بکر بن حزم کے شاگرد ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث کے جمع کرنے کا کام شروع کیا۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

ہونے کے باعث آپ رضی اللہ عنہا نے ان کو گود لے لیا اور خود پالا پوسا تھا۔ یہ بڑے عالم گزرے ہیں۔ چنانچہ ابوعُیینہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اَحادِیث کو سب لوگوں سے زیادہ جاننے والے عمرہ اور قاسم بن محمد تھے''۔ (92)

حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کے علم و فضل کے کیا کہنے! حدیث، فقہ، شاعری، اَنساب، تاریخِ عرب اور طب غرض ہر فن میں طاق تھیں۔ بڑے بڑے صحابہ آپ کی قانون دانی اور نکتہ رسی کا لوہا مانتے تھے۔

3- رِوایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اَحادِیثِ نبویہ علیہ الصلوٰۃ والسلام جمع کی تھیں اور اُس رِسالے میں 500 اَحادِیث تھیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے خود ہی یہ سوچ کر اُسے تلف کر دیا کہ کہیں یاد کی سہو سے کوئی غلط لفظ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب نہ ہو گیا ہو۔ چنانچہ تذکرۃُ الحفاظ میں قاسم بن محمد کی روایت ہے:

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میرے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ سو (500) اَحادِیث جمع کیں پھر ایک رات بڑی بے چینی سے کروٹیں بدلتے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) صحیح بخاری کے مشہور شارِح حافظ ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''فتح الباری شرح صحیح البخاری'' میں امام ابونُعیم رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخِ اصبہان کے حوالے سے یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا یہ حکم صرف مدینہ اور مدینہ کے گورنر کے ساتھ ہی مخصوص نہ تھا بلکہ اُنہوں نے اِسلامی مملکت کے تمام صوبوں کے گورنروں کے نام اسی قسم کا فرمان بھیجا تھا۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

''حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے تمام مملکت میں لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث تلاش کر کے اُنہیں جمع کرو''۔ (فتح الباری شرح صحیح البخاری 1 / 17)

حافظ شمس الدین ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کے بموجب اَحادِیث اور سُنن کے دَفاتر مُرتب ہو کر دارُ الخلافہ دمشق میں آئے اور خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اُن کی نُقول مملکتِ اِسلامیہ کے گوشے گوشے میں بھیجیں۔ چنانچہ سعد بن ابراہیم روایت کرتے ہیں:

''ہمیں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اَحادِیث جمع کرنے کا حکم دیا اور ہم نے دفتر کے دفتر اَحادِیث لکھیں۔ اُنہوں نے جہاں جہاں اُن کی حکومت تھی، وہاں وہاں ہر جگہ ایک ایک مجموعہ بھیجا''۔ (تذکرۃ الحفاظ 1 / 106، جامع بیان العلم وفضلہ صفحہ 38)

92- تہذیب التہذیب 7 / 182 رقم الترجمۃ: 351

لگے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اُس سے مجھے بہت رنج ہوا۔ میں نے کہا: آپ مرض کی وجہ سے کرتے ہیں یا کوئی اور بات ہے؟ جب صبح ہوئی تو مجھ سے کہا: بیٹی! تمہارے پاس جو حدیث کی کتاب ہے، وہ لے آؤ۔ چنانچہ میں وہ لے آئی تو آپ نے آگ منگوا کر اُسے جلا دیا۔ میں نے کہا: آپ نے اسے کیوں جلایا؟ فرمایا: مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ میں مر جاؤں اور یہ کتاب چھوڑ جاؤں۔ شاید اس میں کسی ایسے شخص کی بھی حدیث ہو جو میرے نزدیک تو معتبر ہو اور وہ حقیقت میں معتبر نہ ہو اور میں نے اس کو نقل تو کر دیا اور وہ صحیح نہ ہو اور اللہ بہتر جانتا ہے''۔ (93)

4- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی اَحادِیثِ نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو حکومت کی جانب سے جمع کرنے کا اہتمام کیا اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا۔ اُن سب نے اَحادِیث کو لکھ لینے کا مشورہ دیا لیکن پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ ارادہ منسوخ کر دیا۔ چنانچہ امام عبد الرزّاق بن ھمّام صنعانی یمانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی ''مُصنّف'' میں لکھتے ہیں:

''حضرت عمر بن خطّاب رضی اللہ عنہ نے اَحادِیث کو ایک کتاب میں لکھنے کا اِرادہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے اِس بارے میں مشورہ کیا۔ اُنہوں نے مشورہ دیا کہ اَحادِیث کو لکھ لیا جائے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک ماہ تک اِستخارہ کرتے رہے پھر ایک دن صبح اُٹھے اور اُنہوں نے اِس (کام) کا اِرادہ کر لیا تھا۔ پھر فرمایا کہ میں اَحادِیث کو لکھ لینے کا اِرادہ کر رہا تھا تو مجھے اُس قوم کا خیال آیا جو ہم سے پہلے گزری۔ اُس نے خود ایک کتاب لکھی اور اُس جانب ہمہ تن اِس قدر متوجہ ہوگئی کہ اللہ کی کتاب کو ہی چھوڑ دیا''۔ (94)

صحیفۂ علی:

5- حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق صحیح بخاری (95) میں یہ روایت ملتی ہے کہ ابوجُحیفہ کہتے ہیں

93- تذکرۃ الحفاظ 1/5

94- مصنف عبد الرزاق: کتاب الجامع 11/ 257، 258 رقم الحدیث 20484

کہ مَیں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ کے پاس کوئی کتاب ہے؟ فرمایا: نہیں! بجز کتاب اللہ (قرآن) کے یا ایسی سمجھ کے جو کسی مسلمان شخص کو حاصل ہو اور جو کچھ اس صحیفے میں ہے۔ ابو جُحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مَیں نے پوچھا: تو پھر اِس صحیفے میں کیا ہے؟ کہا: خون بہا اور قیدیوں کو رہا کرانے کے قواعد اور یہ کہ کسی مسلمان کو کسی کافر کے باعث قتل نہ کیا جائے۔

ایک اور روایت کے الفاظ بخاری میں یوں ہیں:

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے خطبہ دیا اور کہا: ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں ہے جسے ہم پڑھیں بجز کتاب اللہ کے یا جو اِس صحیفے میں ہے اور کہا کہ اِس میں زخم کے ہرجانے کے قواعد (جراحات)، اُونٹوں کی عمریں (بغرض زکات) ہیں اور یہ درج ہے کہ مدینہ جبل عیر سے فلاں مقام تک حرم ہے۔ جو کوئی وہاں قتل کا اِرتکاب کرے یا قاتل کو پناہ دے تو اس پر اللہ، فرشتوں اِنسانوں سب کی لعنت ہے۔ (قیامت کے دن) اُس سے کوئی رقمی مُعاوَضہ یا بدلہ قبول نہیں کیا جائے گا اور جو مُعاہداتی بھائی اَپنے مُعاہداتی بھائی (فریقِ ثانی) کی اِجازت کے بغیر کسی اور گروہ سے مُعاہداتی بھائی چارہ اِختیار کرے تو اُس پر بھی اِسی طرح (لعنت) ہے۔ مسلمانوں (میں سے ہر ایک) کی ذمہ داری ایک ہی ہے یعنی ایک کا دیا ہوا امن سب پر پابندی عائد کرتا ہے۔ جو کسی مسلمان سے عہد شکنی کرے تو اُس پر بھی اِسی طرح (لعنت) ہے''۔[96]

بخاری ہی کی ایک اور روایت[97] اس سے ذرا زیادہ مفصل ہے۔ اس کا درمیانی فقرہ یوں ہے:

''مسلمانوں کی ذِمّہ داری ایک ہی ہے۔ ان میں سے جو قریب ترین ہو، وہ اس

95- صحیح بخاری: کتاب العلم 1/ 21

96- صحیح بخاری: کتاب الجہاد 1/ 450

97- صحیح بخاری: کتاب الجہاد 1/ 451

کی (تکمیل کی) کوشش کرے گا اور جو کوئی کسی مسلمان سے عہد شکنی کرے گا تو اس پر لعنت وغیرہ"۔

غالباً اس سے مُراد دستورِ مدینہ [98] ہے جس کا اُوپر ذکر آیا اور جو 1ھ میں رسولِ اکرم ﷺ نے نافذ فرمایا۔ محولہ قواعد اس میں موجود ہیں۔

اس واقع کی ایک دوسری روایت جو مُصنّفِ عبد الرزّاق [99] میں اِمام جعفر صادِق رضی اللہ عنہ سے مروِی ہے۔ یہ ہے:

"جعفر بن محمد نے اَپنے باپ سے اور اُنہوں نے اَپنے باپ سے رِوایت کی کہ اُنہیں رسولِ اکرم ﷺ کی تلوار کے قبضے پر ایک صحیفہ بندھا ہوا ملا۔ اُس میں یہ بھی تھا کہ اللہ پر سب سے زیادہ گراں وہ شخص گزرتا ہے جو ایسے آدمی کو قتل کرے جو اُسے مار پیٹ نہ کر رہا ہو اور یہ کہ جو کسی قاتل کو پناہ دے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے کوئی رقمی معاوضہ یا بدلہ قبول نہ کرے گا"۔

اِس اِقتباس کا پہلا جزو (بطور تشریح) اور دُوسرا جزو تقریباً بلفظِ مذکور دستورِ مدینہ سے مَاخوذ ہے۔

ایک تیسری رِوایت سنن ابی داوٗد [100] میں ہے جو یہ ہے:

"حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروِی ہے۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ (کے اِرشادات) سے بجز قرآن اور اُس چیز کے جو اِس صحیفے میں ہے، کچھ نہ لکھا۔ کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلْمَدِیْنَۃُ حَرَامٌ مَّا بَیْنَ عَائِرَ اِلٰی ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَ الْمَلَائِکَۃِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَایُقْبَلُ مِنْہُ عَدْلٌ وَّ لَا

98- یہ دُنیا کا پہلا "تحریری دستورِ مملکت" ہے۔ دیکھئے: عہد نبوی کا نظامِ حکمرانی

99- مُصنّف عبد الرزّاق: باب النہبۃ ومن آوی محدثا الجزء الثانی

اس حوالے کیلئے میں ڈاکٹر محمد یوسف الدین کا ممنون ہوں۔

امتاع مقریزی (1 107) میں صراحت ہے کہ دستورِ مدینہ رسول اکرم ﷺ کی تلوار پر لٹکا رہتا تھا۔

100- سنن ابی داوٗد: کتاب المناسک 1/ 278

صَرْفٌ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِماً فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَّ لَا صَرْفٌ وَّ مَنْ وَالٰى قَوْماً بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَّ لَا صَرْفٌ۔

''مدینہ جبلِ عائر سے جبلِ ثور[101] تک ایک حرم ہے۔ جو کوئی قتل کا اِرتکاب کرے یا قاتل کو پناہ دے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور اِنسانوں سب کی لعنت ہے۔ اُس سے کوئی بدلہ یا رقمی معاوضہ قبول نہ ہوگا۔ جو کسی مسلمان سے عہد شکنی کرے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور اِنسانوں سب کی لعنت ہے۔ اس سے کوئی بدلہ یا رقمی معاوضہ قبول نہ ہوگا اور جو کوئی اپنے مُعاہداتی بھائی کی اِجازت کے بغیر کسی اور گروہ سے مُعاہداتی بھائی چارہ اِختیار کرلے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور اِنسانوں سب کی لعنت ہے۔ اُس سے کوئی بدلہ یا رقمی مُعاوضہ قبول نہ ہوگا''۔

ابن مُثنّی بیان کرتے ہیں: اِس قصے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ فرمایا:

لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا وَ لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَ لَا تُلْتَقَطُ لُقْطَتُهَا اِلَّا لِمَنْ اَشَادَ بِهَا وَ لَا يَصْلُحُ لِرَجُلٍ اَنْ يَّحْمِلَ فِيْهَا السِّلَاحَ لِقِتَالٍ وَلَا يَصْلُحُ اَنْ يُّقْطَعَ مِنْهَا شَجَرَةٌ اِلَّا اَنْ يَّعْلِفَ رَجُلٌ بَعِيْرَهٗ۔

''اِس (حرم مدینہ) کا نہ گھاس کاٹا جائے، نہ شکار بھڑکایا جائے، نہ کوئی لُقطہ (کسی کی گری پڑی چیز) اُٹھائی جائے بجز اس کے کہ مالک کی تلاش میں عوام کو اِطلاع دی جائے۔ اِسی طرح کسی شخص کیلئے یہ دُرست نہیں کہ لڑائی کیلئے وہاں ہتھیار اُٹھائے اور نہ یہ دُرست ہے کہ وہاں کا کوئی درخت کاٹے بجز اس کے کہ کوئی شخص اپنے اُونٹ کو چارہ دے''۔[102]

101- جبل عائر یا عیر مدینے کی جنوبی حد ہے اور جبلِ ثور جو اُحد کے مغرب میں ہے، شمالی حد ہے۔ نقشہ کیلئے ''عہد نبوی کے میدانِ جنگ'' ملاحظہ ہو۔

102- سُنن ابی داؤد: کتاب المناسک 1/ 278

یہ اِقتباسات بھی دستورِ مدینہ کا کہیں بلفظ اِنتخاب اور کہیں شرح ہیں۔

یہ اَمر قابلِ ذِکر ہے کہ صحیح بخاری کے ایک اور باب (103) میں اِس واقعہ کی جو تفصیل ملتی ہے، اس سے گمان ہوتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ صحیفہ کافی طویل تھا اور وہ کم سے کم چار سرکاری دستاویزات کا مجموعہ تھا یعنی جدولِ زکات، مدینے کو حرم قرار دینے کا اِعلان، دستورِ مدینہ اور خطبہ حجۃ الوداع۔

ممکن ہے یہ دستاویزات حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے لکھی ہوں اور مثلاً جدولِ زکات کی نقول مختلف صوبوں میں بھیجی گئیں تو اصل مدینے ہی میں محفوظ رہی۔

اِس سلسلے میں ہم نے خطبہ حجۃ الوَداع کا بھی تذکرہ کیا ہے کیونکہ زیرِ بحث حدیث کا ایک جزو اِس مشہور خطبے میں بھی ملتا ہے۔ (104) ممکن ہے کہ یہی جزو خطبہ فتحِ مَکّہ میں بھی رہا ہے جو حضرت ابوشاہ رضی اللہ عنہ کے لیے لکھوایا گیا تھا جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔ یہ بھی گمان ہوتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان مختلف دستاویزات کو ایک کے نیچے ایک چسپاں کر کے لپیٹ رکھا تھا۔ کتاب کی صورت میں جزو بندی نہ کی تھی۔ بہر حال بخاری کی زیرِ بحث حدیث یہ ہے:

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں مخاطب کیا اور ایک منبر پر چڑھے جو اینٹوں کا بنا ہوا تھا۔ آپ پر ایک تلوار لگی ہوئی تھی جس میں ایک صحیفہ لٹکا ہوا تھا۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں ہے جو پڑھی جائے بجز کتاب اللہ کے یا جو کچھ اس صحیفے میں ہے پھر آپ نے اسے پھیلایا تو اُس میں اُونٹوں کی عمریں درج تھیں۔ اِسی طرح اُس میں لکھا تھا کہ عیر سے فلاں مقام تک مدینہ ایک حَرَم ہے۔ جو کوئی اس میں قتل کا اِرتکاب کرے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہے۔ اسی طرح اس میں لکھا تھا کہ مسلمانوں کی ذِمّہ داری واحد ہے جس کیلئے اُن میں سے اُن کا قریب ترین شخص جدوجہد کرے

103 - صحیح بخاری: کتاب الاعتصام 2 / 1084

104 - متن کیلئے دیکھئے: الوثائق السیاسیۃ فی العہد النبوی والخلافۃ الراشدۃ رقم الوثیقۃ 287 / ب

گا اور جو کوئی کسی مسلمان کے کیے ہوئے عہد کو توڑے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص سے کوئی بدلہ یا معاوضہ قبول نہ کرے گا۔ اسی طرح اس میں لکھا تھا کہ جو کسی گروہ سے اس کے مولاؤں کی اجازت کے بغیر قانونی بھائی چارہ اختیار کرے تو اُس پر اللہ، فرشتوں اور سب انسانوں کی لعنت ہے۔ اللہ ایسے سے کوئی بدلہ یا معاوضہ قبول نہ کرے گا''۔

6- حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ بھی جو احادیث لکھا کرتے تھے اور ایسا نظر آتا ہے کہ وہ خط و کتابت کے ذریعے سے درس بھی دیا کرتے تھے، جیسا کہ صحیح بخاری کے متعدد ابواب میں نظر آتا ہے۔ چنانچہ اُنہوں نے مشہور کتاب المغازی کے مؤلف موسیٰ بن عقبہ سے روایت کی ہے:

''عمر بن عبداللہ کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) سالم ابو النضر جو اس (عمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ) کے کاتب تھے، مروی ہے کہ عبداللہ بن اوفی نے خط لکھا اور میں نے وہ پڑھا''۔

ایک اور روایت کے الفاظ ہیں:

''جب وہ جو حروریوں سے لڑنے روانہ ہوا تو عبداللہ بن اوفی نے اُسے خط لکھا جسے میں نے پڑھا۔ اُس میں لکھا تھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک غزوہ میں جس میں دشمن سے دوچار ہوئے، انتظار فرماتے رہے یہاں تک کہ آفتاب ڈھل گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے اور لوگوں کو مخاطب فرمایا اور کہا:

أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ۔

''اے لوگو! دشمن سے دوچار ہونے کی تمنا نہ کرو بلکہ اللہ سے عافیت کے طلب گار رہو لیکن جب اُس سے دوچار ہو جاؤ تو صبر و ثبات دکھاؤ اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے میں ہے''۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ

وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ ۔

''اے کتاب کے نازل فرمانے والے! بادل کو چلانے والے اور متحدہ لشکروں کو شکست دینے والے اللہ! اُن کو شکست دے اور ہم کو اُن پر نصرت عطا فرما''۔[105]

رِسالہ سَمُرہ بن جُندب:

7- حضرت سَمُرہ بن جُندَب رضی اللہ عنہ نے بھی اَحادِیث جمع کیں جو اُن کے بیٹے سلمان بن سَمُرہ کو وِراثت میں ملیں۔ حافظ ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ[106] نے لکھا ہے:

''سُلیمان نے اپنے باپ کے حوالے سے ایک بڑا رِسالہ رِوایت کیا ہے''۔

نیز ابنِ سیرین کہتے ہیں:

''سَمُرہ نے اپنے بیٹوں کیلئے جو رِسالہ لکھا اس میں بہت علم پایا جاتا ہے''۔[107]

صحیفۂ سعد بن عبادہ:

8- حضرت سَعد بن عبادہ اَنصاری رضی اللہ عنہ تو زمانۂ جاہلیت میں بھی لکھنا پڑھنا جاننے وغیرہ کے باعث ''مردِ کامل'' سمجھے جاتے تھے۔[108] اُن کے پاس ایک صحیفہ تھا جس میں اُنہوں نے اَحادِیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمع کی تھیں۔ اِس کی رِوایت ان کے بیٹے نے کی ہے۔[109]

105- صحیح بخاری: کتاب الجہاد 1 / 424، 425، 416، 397 (تین روایات)

106- تہذیب التہذیب 4 / 198

107- تہذیب التہذیب 4 / 236 رقم الترجمۃ: 401

108- طبقاتِ ابن سعد 3، 2 / 142، تہذیب التہذیب 3 / 475 رقم الترجمۃ: 883

جو لوگ لکھنے پڑھنے کے ساتھ ساتھ تیر اندازی اور تیراکی جانتے تھے، اُنہیں کامل کہا جاتا تھا۔ چنانچہ مؤرخ بلاذری کا بیان ہے کہ ''سعد بن عبادہ، اسید بن حضیر، عبداللہ بن ابی اور اوس بن خولی کامل تھے یعنی کتابت کے ساتھ تیر اندازی اور شناوری بھی جانتے تھے''۔ (فتوح البلدان صفحہ 474)

109- جامع ترمذی، کتاب الاحکام

9- معلوم نہیں حضرت عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما نے خود کوئی اَحادِیث لکھیں یا نہیں لیکن طبقاتِ ابنِ سعد میں سُلمان بن موسیٰ کی رِوایت ہے کہ اُنہوں ابنِ عُمر کے مولیٰ (نافع) کو دیکھا کہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما اُسے اِملاء کرا رہے تھے اور نافع لکھتے جا رہے تھے۔

نافع ایک بہت بڑے عالم اور حضرت ابنِ عُمر رضی اللہ عنہما کے سب سے قابل شاگرد تھے نیز اپنے اُستاذ (ابن عمر رضی اللہ عنہما) کی صحبت میں پورے 30 سال گزار چکے تھے۔ ناگزیر اُنہوں نے اَپنے اُستاذ کے سارے معلومات حاصل کر لئے ہوں گے۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما فخر سے فرمایا کرتے تھے:

''نافع کا وجود ہم پر اللہ کا ایک بڑا اِحسان ہے''۔(110)

10- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی علمی زِندگی اِتنی مشہور ہے کہ اِس کی تفصیل کی حاجت نہیں۔ یہ تو اثر سے ثابت ہے کہ اُن کی وفات ہوئی تو اِتنی تالیفات چھوڑیں کہ ایک اُونٹ پر لادی جاسکتی تھیں۔

اِمام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ(111) نے اُن کے مولیٰ اور شاگرد عکرِمہ کے حوالے سے روایت کی ہے کہ'' کچھ اہلِ طائف حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور اُن کی کتابوں کو نقل کرنا چاہا۔ چنانچہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما اُن کو پڑھ کر اِملاء کراتے گئے''۔

دارمی، ابن سعد وغیرہ نے اِن کے ایک اور شاگرد سعید بن جُبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما جو اِملاء کراتے تھے، وہ اُسے لکھتے جاتے تھے۔ بعض اوقات اثنائے درس میں کاغذ ختم ہو جاتا تو وہ اپنے لباس، ہتھیلی حتیٰ کہ اَپنی چپل پر بھی لکھ لیتے پھر گھر جا کر اُس کی نقل کر لیتے۔

یہ بھی اِشارہ کیا جا سکتا ہے کہ علاوہ مستقل تالیفات کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حدیث کی خط وکتابت کے ذریعہ سے بھی تعلیم دیتے تھے۔ چنانچہ سنن ابی داوٗد میں ابنِ ابی مُلیکہ کی روایت ہے کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے اُنہیں لکھ بھیجا:

110- تہذیب التہذیب 10 / 413 رقم الترجمۃ: 742

111- جامع ترمذی۔ کتاب العلل

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِالْيَمِيْنِ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَيْهِ

''رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا تھا کہ حلف مُدّعٰی علیہ کو دیا جائے گا''۔ (112)

جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا اِنتقال ہوا تو اُن کے بیٹے علی بن عبداللہ اپنے باپ کی کتابوں کے وارث بنے اور اِس طرح اِس سرچشمۂ علم کی فیض رسانی کا سلسلہ اُن کے بعد بھی جاری رہا۔

بعض دیگر صحابہ:

11- مولوی عبدالصمد صارم صاحب نے اَپنی اُردو تالیف ''عرض الانوار المعروف بتاریخ القرآن'' میں بھی اِس موضوع پر چند معلومات لکھی ہیں۔ (113)

افسوس ہے کہ اس میں حوالے نا تمام ہیں جن کے باعث تلاش آسان نہیں۔ بہر حال وہ لکھتے ہیں کہ انہیں ''الجامع الصغیر'' میں اس کا ذکر ملا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے جو اَحادِیث جمع کی تھیں، وہ ان کے بیٹے کے پاس پائی گئیں۔

بعض دیگر تالیفات جن کی طرف صارم صاحب نے اِشارہ کیا ہے، وہ وہی ہیں جن کا اُوپر ذکر آ چکا ہے، البتہ اُنہوں نے سَعد بن رَبیع بن عَمرو بن ابی زُہیر اَنصاری رضی اللہ عنہ کی تالیف کا کتاب ''اُسدُ الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ'' کے حوالے سے جو ذکر کیا، وہ ان کتابوں میں جو حروفِ تہجّی پر مرتّبہ ہیں، متعلّقہ ناموں کے تحت نہ ملا۔ ممکن ہے کسی اور کتاب میں اُنہوں نے یہ تذکرہ پڑھا ہو۔

12- صحیح بخاری میں مروِی ہے کہ حضرت مُغیرہ بن شُعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بظاہر ان کی دریافت پر بعض اَحادِیث اَپنے کاتب کو اِملاء کروا کے روانہ کیں۔

13- رسولِ کریم ﷺ کے خادِم حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کے متعلّق سننِ ابی داوٗد میں یہ واقعہ درج ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ کہتے ہیں: میرے والد نے مجھے لکھ بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

112- سنن ابی داؤد: کتاب القضاء، 2/ 154

113- دیکھئے: عرض الانوار المعروف بتاریخ القرآن صفحہ 173 وما بعد

لَا یَقْضِی الْحَکَمُ بَیْنَ اثْنَیْنِ وَ ھُوَ غَضْبَانُ۔

"کوئی حاکم غصّے کی حالت میں دو آدمیوں کے مقدّمے کا فیصلہ نہ کرے۔"[114]

تلاش پر توقع ہے کہ بعض اور صحابہ کی تحریری یادداشتوں کا بھی پتہ چلے۔ فی الحال ان نمونوں پر اِکتفا کیا جاتا ہے اور صرف ایک اور صحابی کا مزید ذکر کیا جاتا ہے جن سے زیرِ اِشاعت رِسالے کو خاص تعلّق ہے۔

حضرت ابوھریرہ دَوسی رضی اللہ عنہ:

یمن کے قبیلہ دَوس سے تعلّق رکھنے والے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اگرچہ ہجرتِ نبوی کے کئی سال بعد (7ھ میں) مدینہ آ کر اِسلام قبول کیا لیکن قدیم تر زمانے میں مسلمان ہونے والوں کے مُقابلے میں اَحادِیثِ نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زِیادہ رِوایت کی ہے۔ اس کی وجہ انہوں نے خود بیان کی ہے۔ فرماتے ہیں:

"اَبو ہریرہ (حدیث کی رِوایت) بہت کرتا ہے۔ اگر کتابُ اللہ میں دو آیات نہ ہوتیں تو میں ایک حدیث بھی بیان نہ کرتا پھر وہ

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنَاتِ وَ الْھُدٰی مِنْۢ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰہُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتَابِ اُولٰٓئِکَ یَلْعَنُھُمُ اللّٰہُ وَ یَلْعَنُھُمُ اللّٰعِنُوْنَ○ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَ بَیَّنُوْا فَاُولٰٓئِکَ اَتُوْبُ عَلَیْھِمْ وَ اَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ○[115]

کی تلاوت کرتے (جس کا ترجمہ ہے:)

"بیشک وہ جو ہماری اُتاری ہوئی روشن باتوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں بعد اس کے کہ لوگوں کیلئے ہم اُسے کتاب میں واضح فرما چکے، اُن پر اللہ کی لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت مگر وہ جو توبہ کریں اور سنواریں اور ظاہر کریں تو مَیں اُن کی توبہ قبول فرماؤں گا اور مَیں ہی ہوں بڑا توبہ قبول فرمانے والا مہربان"۔

114- سنن ابی داؤد، کتاب القضاء 2/ 149

115- بقرہ 159، 160

ہمارے مُہاجر بھائی بازاروں میں خرید و فروخت اور ہمارے اَنصاری بھائی اپنی زمینوں میں (زراعت و باغبانی کے) کام میں مشغول رہتے تھے تو اَبو ہریرہ پیٹ بھر ابن کر رسول اللہ ﷺ سے چمٹا رہتا تھا۔ وہ ایسے موقعوں پر حاضر رہتا تھا جب وہ حاضر نہیں رہتے تھے تو مَیں ایسی باتیں (دیکھ کر) یاد رکھتا تھا جن کا اُنہیں علم نہ ہوتا تھا''۔ (116)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نہ صرف پڑھے لکھے تھے بلکہ اُنہیں علمی ذَوق شُروع ہی سے رہا۔ حیرت نہ ہو کہ یمن کے متمدّن اور ترقّی یافتہ علاقے سے آ رہے تھے جہاں سَبا و مَعین کا تمدُّن روما کے قیام سے ہزاروں برس پہلے اَوج عروج کو پہنچ چکا تھا اور جس کی رِوایات یہودی اور عیسائی حکومتوں (117) کے زمانے میں بھی مسلسل چلی آتی رہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نئے نئے مسلمان ہوتے ہی قرآن، حدیث، عام مشاہداتِ بارگاہِ نبوی ہر چیز کو لکھنے لگے تو خلط مبحث کر جانے کے خوف سے رسولِ اَکرم ﷺ نے اُن کو شروع میں قرآن کے سوا دوسری چیزیں لکھنے سے منع کر دیا جس پر اُنہوں نے اپنا ذخیرہ جو غالبًا اُونٹ، بکری کی شانے کی ہڈیوں وغیرہ پر مشتمل تھا، جلا ڈالا (118) لیکن بعد میں جب قرآن کو اچھی طرح حفظ کر لیا تو یہ ممانعت باقی نہ رہی۔

اگر عہدِ نبوی میں اُنہیں لکھنے، پڑھنے اور سیکھنے کا ایک بے پناہ شوق تھا تو بعد کے دَور میں اِشاعتِ علم کا ذوق بھی کم نہ رہا۔ چنانچہ اِمام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے حافظ ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (119) نے لکھا ہے:

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے تقریباً آٹھ سو یا اِس سے زیادہ صحابہ، تابعین اور دیگر اہلِ علم نے حدیث کی روایت کی ہے''۔

116- صحیح بخاری: کتاب العلم 1/ 22

117- ذونواس اور ابرہہ کی طرف اشارہ ہے۔

118- مسند احمد 3/ 12، 13

ایسی ہی مُمانعت شروع میں حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ کو بھی کی گئی تھی۔ (جامع ترمذی: ابواب العلم 2/ 95)

119- تہذیب التہذیب 12/ 265 رقم الترجمۃ: 1216

ان کا حافظہ بہت اچھا تھا جیسا کہ آگے بیان ہوگا اور ساتھ ہی بہت کھرے تھے اور اپنی دانست میں جو بات حق سمجھتے، اُسے بیان کرنے میں بڑے، چھوٹے کسی کی پروا نہ کرتے لیکن حق پرست بھی تھے، اپنی غلطی دیکھ لیتے تو بے تکلّف پوری خوشی سے قبول کر لیتے۔ ان پر اور جو بھی اعتراض کیا جائے، ان کی دیانت وصداقت خفیف ترین شائبے سے بھی قطعاً پاک ہے۔ عہدِ صحابہ میں بعض وقت ان پر کچھ گرفت ہوئی تو ان کی صلاحیتِ اِستنباط یا فقہ دانی کے متعلّق تھی۔ ایک چھوٹے سے واقعے سے اِس کا اندازہ ہوگا:

''اُنہوں نے ایک مرتبہ دیکھا کہ کھانے سے فراغت کے بعد رسولِ اکرم ﷺ نے اوّلاً وُضو فرمایا پھر نماز ادا کی۔ اُنہوں نے اِس چشم دِید واقعے کی بناء پر یہ مسئلہ یاد کرنا شروع کیا کہ پکائی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اَصل میں اُنہوں نے اِس پر غور نہیں کیا تھا کہ زیرِ بحث کھانے کے وقت آیا رسولِ اکرم ﷺ باوضو تھے یا نہیں۔ بہر حال اُن کے اِس فتوے پر ایک نوعمر دوست (غالباً حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ) نے پوچھا کہ آیا گرم کئے ہوئے پانی سے وضو جائز ہے یا نہیں؟'' (گرم پانی پکائی ہوئی چیز کی تعریف میں آجاتا ہے)

غرض بطورِ فقیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا وہ درجہ (120) نہیں جو خلفائے راشدین، عبد

120 - محترم ڈاکٹر محمد حمید اللہ مرحوم کی اس عبارت پر پروفیسر غلام احمد حریری تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:
حیرت ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے بایں ہمہ تبحّرِ علمی وبصیرت وفراست ایک گھسی پِٹی بات کہہ دی جو ایک خاص مکتبِ فکر کے لوگ اس وقت کہتے ہیں جب ان کی مرویات کو اپنی تقلیدی آراء کے ساتھ ہم آہنگ نہیں پاتے۔ اے کاش! کہ اپنے فکری جمود کو تقویت پہنچانے کیلئے ایک کثیر الروایہ اور جلیل القدر مفتی صحابی کو ہدفِ طعن نہ بنایا جاتا۔ یہ درست ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے علی الاطلاق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی فقاہت کی نفی نہیں کی بلکہ ان کے فقہی پایہ کو دیگر صحابہ سے فروتر ٹھہرایا ہے۔ مگر کہنا یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی یہ بات بھی درست نہیں۔
حقیقت یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ صرف ایک راوی حدیث ہی نہ تھے بلکہ اپنے عصر وعہد کے اکابر فقہاء میں شمار ہوتے تھے۔ کتاب وسنّت اور اجتہاد میں آپ کو ماہرانہ بصیرت حاصل تھی۔ رسولِ کریم ﷺ کی صحبت ورفاقت نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس قابل بنا دیا تھا کہ وہ دینی مسائل واحکام میں مہارت حاصل کریں۔ عہد رسالت میں مسلمانوں کو جو مسائل پیش آیا کرتے تھے، (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اللہ بن مسعود، بی بی عائشہ، ابن عمر وغیرہ رضی اللہ عنہم کا ہے لیکن اُن کی روایات میں سے

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُن کا حل بچشم خود ملاحظہ کیا۔ ان تمام باتوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں یہ صلاحیت پیدا کر دی کہ وہ بیس سال سے زیادہ عرصہ تک مسلمانوں کو دینی مسائل میں فتویٰ دیتے رہے حالانکہ ہنوز کثیر صحابہ بقیدِ حیات تھے۔ (تاریخ اسلام 2/337، سیر اعلام النبلاء 2/437)

حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے عہدِ خلافت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بحرین کا والی مقرر کیا تھا۔ بحرین ہی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے بارے میں فتویٰ دیا تھا جس کو اس کے خاوند نے ایک طلاق دی۔ پھر دوسرے خاوند نے اس کے ساتھ نکاح کر لیا اور دخول کے بعد اس کو طلاق دے دی۔ بعد ازاں پہلے خاوند نے پھر اس کو اپنے عقدِ زوجیت میں لے لیا۔ اب سوال یہ تھا کہ آیا پہلا خاوند مزید دو طلاق دینے کا حقدار ہوگا یا نہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، دیگر صحابہ اور امام مالک، شافعی اور احمد کا مسلک یہی ہے۔ دیگر علماء کے نزدیک پہلی طلاق بے کار ہو جائے گی اور پہلا خاوند تین طلاق دینے کا مجاز ہوگا۔ حضرت ابنِ عباس، ابنِ عمر اور امام ابو حنیفہ کی رائے یہی ہے۔ اس لیے کہ زوجِ ثانی کے دخول سے تین سے کم طلاقیں کالعدم ہو جاتی ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ نے بھی پہلے فریق کے مطابق فتویٰ دیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس فتویٰ سے خوش ہوئے تھے۔ (سیرَ اعلام النبلاء 2/445)

حضرت ابنِ عباس جیسے اہلِ علم صحابہ کی موجودگی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بڑے بڑے نازک دینی مسائل کے بارے میں فتویٰ دیا کرتے تھے۔ صحابہ و تابعین ان کے فتاویٰ کو تسلیم کیا کرتے تھے۔ مثلاً تمام صحابہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث کو معمول بہ ٹھہرایا کہ "پھوپھی کی موجودگی میں اس کی بھتیجی اور خالہ کے ہوتے ہوئے اُس کی بھانجی کے ساتھ نکاح نہیں کیا جا سکتا"۔

اسی طرح امام ابو حنیفہ، امام شافعی اور دیگر ائمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث پر عمل کیا کہ "جو شخص بھول کر کھالے وہ اپنا روزہ پورا کرے"۔ حالانکہ یہ حدیث خلافِ قیاس ہے۔ امام مالک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول اس حدیث پر عمل کیا کہ جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اُسے سات دفعہ دھویا جائے حالانکہ قیاس کا تقاضا ہے کہ امام مالک کے نزدیک برتن کو نہیں دھونا چاہیے اس لیے کہ وہ برتن امام مالک کے نزدیک پاک ہے۔ (سیرَ اعلام النبلاء 2/445)

مروان بن حکم نے ایک دفعہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ کیسے پڑھتے تھے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کا تفصیلی جواب دیا۔ حضرات صحابہ، تابعین اور اُن کے بعد میں آنے والے اصحابِ علم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مرتبہ و مقام (بقیہ اگلے صفحہ پر)

اُن کی ذاتی رائے کو اُن کے مُشاہدات و مسموعات سے جدا کر لیا جائے تو حدیث نبوی کی حد تک وہ ہمارے لئے ایک بڑے قیمتی ماخذ اور انمول معلومات کا ذریعہ ہیں۔

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ)

سے بخوبی آگاہ تھے اور اُن کے عمل و اجتہاد سے احتجاج کرتے تھے۔ امام مالک نافع مولیٰ ابن عمر سے روایت کرتے کہ میں نے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی نماز ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ پڑھی تھی۔ آپ نے پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں۔ (موطا امام مالک 180/2، سنن ابوداؤد: کتاب الصلوۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فتویٰ دیتے وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرتے تھے ان کی انتہائی کوشش یہ ہوتی تھی کہ امکانی حد تک آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام و فتاویٰ کو تلاش کیا جائے۔ ابوداؤد ابو میمونہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک ایرانی عورت آئی جس کے ہمراہ اس کا بیٹا بھی تھا۔ اُس کے خاوند نے اُس کو طلاق دے دی تھی۔ اُس عورت نے فارسی میں کہا کہ میرا خاوند میرے بیٹے کو لے جانا چاہتا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اُسی زبان میں جواب دیا کہ تُم دونوں میاں بیوی قرعہ اندازی کرلو۔ اتنے میں خاوند بھی آ گیا وہ کہنے لگا میرے بیٹے پر کون حق جتا سکتا ہے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں نے یہ فیصلہ اس لیے صادر کیا ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ مَیں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا۔ وہ کہنے لگی کہ میرا خاوند میرے بیٹے کو مجھ سے چھین لینا چاہتا ہے حالانکہ یہ بچہ مجھے فلاں کنوئیں سے پانی لا کر دیتا ہے اور میں دیگر کام بھی اس سے لیتی ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم دونوں قرعہ اندازی کرلو''۔ خاوند آ کر بولا میرے بچے کا حقدار اور کون ہو سکتا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کو مخاطب کر کے کہا کہ ''یہ ہے تمہاری والدہ اور یہ ہے تمہارا والد جس کا ہاتھ چاہو پکڑ لو''۔ بچے نے ماں کا ہاتھ پکڑ لیا اور وہ اُسے لے کر رخصت ہو گئی۔ (سنن ابوداؤد 530/1)

امام مالک ہی سے منقول ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ اگر کسی شخص کے ذمے غلام کا آزاد کرنا ہو تو کیا وہ ایسے غلام کو آزاد کر سکتا ہے جس کی ولادت حرام طریقے سے ہوئی ہو؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے ہاں! وہ ایسے غلام کو آزاد کر سکتا ہے۔ (موطا امام مالک 777/2)

مندرجہ صدر بیانات اس حقیقت کی آئینہ داری کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فتویٰ و اجتہاد کے اعتبار سے اکابر صحابہ کے زُمرہ میں شمار ہوتے تھے اور وہ اس ضمن میں کسی طرح بھی حضرت عبداللہ بن عمر، عثمان بن عفان اور دیگر کبار صحابہ سے کم درجہ نہ تھے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

خود ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے حافظے کی خوبی کو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا[121] کی برکت قرار دیتے ہیں۔ ان کے حافظے کی شہرت دیکھ کر ایک مرتبہ مَروان بن حکم نے ان کا اِمتحان لیا۔ (وہ مدینے کا گورنر تھا) چنانچہ اُس نے ایک دن انہیں بلایا اور اِدھر اُدھر کی باتوں کے بعد اَحادِیث پوچھنی شروع کیں۔ پردے کے پیچھے ایک کاتب بیٹھا ہوا تھا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی لاعلمی کی حالت میں اُن کی ہر بیان کردہ حدیث کو لکھتا جارہا تھا۔ کاتب کہتا ہے:

"مروان پوچھتا جاتا تھا اور مَیں لکھتا جاتا تھا جو بہت سی اَحادِیث ہوگئیں۔ پھر مروان نے سال بھر چُپ رہنے کے بعد اُنہیں مکرر بلایا اور مجھے پردے کے پیچھے بٹھایا۔ وہ پوچھتا گیا اور میں تحریر کو دیکھتا گیا۔ اُنہوں نے نہ ایک حرف زیادہ کیا نہ ایک حرف کم"۔[122]

اس سے نہ صرف حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے عُمدہ حافظے کا پتہ چلتا ہے بلکہ اِس کا بھی کہ اُن کی بیان کردہ اَحادِیث کی ایک تعداد مَروان کے حکم سے لکھی بھی گئی اور اُن کا ایک مرتبہ اصل سے مقابلہ بھی کیا گیا۔

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے اکثر مسائل وفتاویٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فتاویٰ کے ساتھ ملتے جلتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی علمی وسعت اُن کے حفظ و اتقان، مرتبہ و مقام اور زُہد و تقویٰ کی وجہ سے اکثر معاصرین ان کے فتاویٰ پر عمل کرتے تھے۔

یہاں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے فتاویٰ کا احاطہ ممکن نہیں۔ انہی اوصاف کی بناء پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بعد میں آنے والے لوگوں کیلئے روشنی کا مینار قرار پائے اور لوگ ان کے نقشِ قدم پر گامزن رہے۔ اس لیے یہ بات کسی طرح قرینِ قیاس نہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فقاہت میں دیگر صحابہ سے فروتر تھے۔ وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ (صحیفہ ہمام بن منبہ پر ایک نظر صفحہ 16 تا 20) - ۱۲محمد رضا

121 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حافظے والا واقعہ بہت مشہور ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ سے بہت سی احادیث سُنتا ہوں پھر بُھول جاتا ہوں۔ فرمایا: اپنی چادر پھیلا! میں نے پھیلائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو چُلّو کی طرح بنا کر اس میں کچھ ڈالا! ۔ پھر فرمایا: اسے سمیٹ کر اپنے سینے سے لگالو! میں نے ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد میں کبھی بھی کوئی چیز نہیں بھولا۔

(صحیح بخاری: کتاب العلم 1 22 و کتاب المناقب 1 515، جامع ترمذی کتاب المناقب 2 223) - ۱۲محمد رضا

122 - کتاب الکنی صفحہ 33

مُسندِ اَبی ہریرہ کے نسخے عہدِ صحابہ ہی میں لکھے گئے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مسند کا نسخہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے والد عبد العزیز بن مَروان رحمۃ اللہ علیہ گورنرِ مصر مُتوفّی 86ھ کے پاس بھی تھا۔ اُنہوں نے کثیر بن مرہ کو لکھا کہ ''تمہارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی جو اَحادیث ہوں، اُنہیں لکھ کر بھیج دو مگر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اَحادیث بھیجنے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ ہمارے پاس موجود ہیں''۔[123]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک اور تالیف اُن کے شاگرد حضرت بشیر بن نہیک رحمۃ اللہ علیہ نے مُرتب کی۔ اِمام دارمی رحمۃ اللہ علیہ[124] نے ان سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں:

''مَیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جو کچھ سُنتا تھا، لکھتا جاتا تھا۔ جب مَیں نے اُن سے رُخصت ہونا چاہا تو اُن کے پاس اُن کی کتاب لایا اور اُنہیں پڑھ کر سنائی اَور اُن سے کہا: یہ وہ چیز ہے جو مَیں نے آپ سے سُنی ہے۔ اُنہوں نے کہا: ہاں!''

ابن وَہب کہتے ہیں: مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اَپنی کتابیں دکھائیں۔[125] اُن کی کتابوں کا ایک اہم واقعہ جو غالباً اُن کی پیرانہ سالی کے زمانے کا ہے، قابلِ ذِکر ہے۔

عَمرو بن اُمیہ ضَمری اَوّلین اِسلامی سفیر اور عہدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت مُمتاز سفارتی اَفسر تھے۔ اُن کے ایک فرزند جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد تھے، کی رِوایت ہے۔ فرماتے ہیں:

''مَیں نے حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) کی ایک حدیث (اُنہی سے) بیان کی۔ اُنہوں نے ناواقفیت ظاہر کی۔ میں نے کہا کہ مَیں نے اِسے آپ ہی سے سُنا ہے۔ کہا: اگر تُم نے اِسے مجھ سے سُنا ہے تو وہ میرے پاس لکھی ہوئی چاہئے۔

123 - طبقات ابن سعد 7/ 157

124 - سُننِ دارمی: المقدمہ 1/ 138 رقم الحدیث: 494

125 - فتح الباری شرح صحیح البخاری 1/ 184

پھر وہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنے گھر لے گئے اور ہمیں حدیثِ نبوی کی بہت سی کتابیں دکھائیں اور پھر وہ حدیث بھی پائی۔ پھر کہا: میں نے تم سے کہا تھا کہ اگر میں نے وہ حدیث تم سے بیان کی ہے تو وہ میرے پاس لکھی ہوئی ہونی چاہئے''۔ (126)

الصحیفة الصحیحة:

حضرت اَبو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اور بھی شاگرد تھے جن میں سے ایک زیرِ اشاعت رسالے کے مؤلف ہمّام بن مُنَبِّہ بھی ہیں اور یہ تالیف بعینہٖ محفوظ ہونے سے تاحال دستیاب شدہ کتب حدیث میں قدیم ترین ہے کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وفات 48ھ یا اِس کے لگ بھگ زمانے میں (127) بیان کی جاتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اِس نوجوان ہم وطن کیلئے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اَحادِیث میں سے کوئی ڈیڑھ سو کا انتخاب کیا۔ یہ زیادہ تر تربیتِ اَخلاق کے متعلق ہیں اور اِن اَحادِیث کو ایک چھوٹے سے رِسالے کی صورت میں مُرتّب کرکے اَپنے شاگرد ھمّام کو اِملاء کروایا۔ اِس کی ٹھیک تارِیخ معلوم نہیں لیکن یقیناً یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وفات سے قبل کا واقعہ ہے جیسا کہ نظر آئے گا۔

یہ اَصل میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی تالیف ہے جو اُنہوں نے حضرت ھمّام بن مُنبِہ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے مُرتب کی۔ اِس لئے اِس کا نام ''صَحِیْفَةُ أَبِیْ هُرَیْرَةَ لِهَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ'' ہونا چاہئے۔ بعض حوالوں سے جیسا کہ آگے بیان ہوگا، معلوم ہوتا ہے کہ اِس کا نام ''اَلصَّحِیْفَةُ الصَّحِیْحَةُ'' تھا۔ یہ قرینِ قیاس ہے کیونکہ ہم اُوپر دیکھ چکے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اَگر کسی صحابی کی حدیث دانی پر رَشک تھا تو وہ حضرت عبدُ اللہ بن عَمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے ''اَلصَّحِیْفَةُ الصَّادِقَةُ'' کے نام سے اَحادِیث کا ایک مجموعہ چھوڑا ہے۔ کوئی تعجب نہیں اُن کی دیکھا دیکھی حضرت اَبوھریرہ رضی اللہ عنہ نے اَپنی تالیفِ حدیث کا نام ''صحیفہ صحیحہ'' رکھا ہو۔

126- جامع بیان العلم وفضلہ 1 / 4

127- طبقات ابن سعد (2/4، 64) کے مطابق حضرت اَبوھریرہ رضی اللہ عنہ 59ھ میں 78 سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

بہر حال پہلی صدی ہجری کے تقریباً وسط کی یہ تالیف تاریخی نقطۂ نظر سے ایک گراں مایہ یادگار ہے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ حدیث نبوی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دو تین سو سال بعد لکھی جانی شروع ہوئی اور احمد بن حنبل، بخاری، مُسلِم، ترمذی رحمہم اللہ جیسے ائمہ کو بھی جعلساز قرار دینا چاہتے ہیں، اُن کی دَلیل زِیادہ تر یہی رہی ہے کہ عہدِ نبوی یا عہدِ صحابہ کی حدیث کے متعلق کوئی یادگار موجود نہیں ہے۔ اَب عہدِ صحابہ کی یہ یادگار ہمارے ہاتھ میں ہے اور مُقابلہ کرنے پر نظر آتا ہے کہ بعد کے مؤلفین نے مفہوم تو کیا، کوئی لفظ تک نہیں بدلا۔ صحیفۂ ہمام بن مُنبّہ کی ہر حدیث نہ صرف صحاحِ ستہ میں حضرت اَبو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ملتی ہے بلکہ مُماثل مفہوم دوسرے صحابہ سے بھی اِن کتابوں میں ضرور ملتا اور اِس بات کا ثبوت دیتا ہے۔ اِس کا اِنتساب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف فرضی اور بے بنیاد نہیں مثلاً زیرِ اِشاعت رِسالے کی حدیث نمبر 56 حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حدیث نمبر 124 ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اِمام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے رِوایت کی ہے۔

حضرت ہمّام بن مُنبّہ رضی اللہ عنہ:

حضرت ہمّام بن مُنبّہ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات جو بھی ملتے ہیں، وہ درجِ ذیل ہیں:

طبقات ابن سعد میں لکھا ہے:

''وَہب بن مُنبّہ کی وفات صَنعاء میں 110ھ میں ہشام بن عبدُ الملک کی خلافت کے آغاز میں ہوئی۔ رہے ہَمّام بن مُنبّہ جو اَبناء[128] میں سے ہیں اور جو اَپنے بھائی[129] وہب بن مُنبّہ سے عمر میں بڑے تھے۔ وہ حضرت اَبو ہریرہ

128 - ''ابناء'' اُن ایرانیوں کی اُولاد کو کہتے ہیں جو یمن کو فتح کرنے کے بعد وہیں بس گئے تھے۔ یہ فوج کسریٰ نوشیروان نے سیف بن ذی یزن کی درخواست پر حبشیوں سے لڑنے بھیجی تھی۔ (اُسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ 1/ 163)

129 - حضرت ہمّام بن مُنبّہ رضی اللہ عنہ آپس میں چھے بھائی تھے۔

1-ہمّام	2-وھب	3-معقل
4-غیلان	5-عبداللہ	6-عمر

(تہذیب الاسماء واللغات 2/ 140)-۱۲محمد رضا۔

ہریرہ رضی اللہ عنہ سے (تعلیم کے سلسلے میں) ملے اور اُن سے بہت سی اَحادِیث رِوایت کی ہیں۔ اُن کی وَفات[130] وَہب سے پہلے ہوئی یعنی 101 یا 102 ہجری میں۔ اُن کی کُنیت اَبُوعقبہ تھی''۔[131]

مزید تفصیل حافظ اِبنِ حجر عسقلانی نے تہذیبُ التہذیب میں دی ہے جو یہ ہے:

''ھمّام بن مُنَبِّہ بن کامل بن شیخ[132] یمانی ابوعقبہ صنعانی[133] اَبناوِی نے حضرت اَبُو ہریرہ، حضرت معاویہ، حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر اور حضرت زُبیر رضی اللہ عنہم سے رِوایات کی ہیں اور خود اِن سے اِن کے بھائی وَہب بن مُنَبِّہ، اِن کے بھتیجے عَقِیل بن مَعقِل بن مُنَبِّہ علی بن حسن بن آتش اور مَعْمَر بن راشد رحمۃ اللہ علیہم نے رِوایتیں کی ہیں۔ اسحاق بن منصور نے ابن معین کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ ھمّام ثِقہ تھے۔ ابنِ حِبّان نے اِن کا تذکرہ اَپنی کتاب الثقات میں کیا ہے۔ میمونی نے احمد سے رِوایت کی ہے کہ ھمّام غزوات (اِسلامی جنگوں) میں حصّہ لیا کرتے اور اپنے بھائی وہب کیلئے کتابیں خریدا کرتے تھے۔ اِنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس زانوئے شاگردی تہ کیا اور اُن

130- حضرت ھمّام بن مُنَبِّہ رضی اللہ عنہ صنعاء میں فوت ہوئے۔ (اعلام 9/98، مُعجم المؤلفین 13/153) -۱۲ محمد رضا

131- طبقات ابن سعد 5/396

132- یہاں اس طرح شیخ ہے لیکن ان کے بھائی وَہب بن مُنَبِّہ کے حالات (11/166 رقم الترجمۃ: 288) میں بغیر نقطوں کے سِیج بن ذِی کنار یمانی صنعانی ذِماری لکھا ہے۔ * اَبناء کی آمد یمن میں چھٹی صدی عیسوی کے اَواخر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وِلادت کے بعد ہوئی لیکن یہاں باپ، دادا، پڑ دادا، سگڑ دادا سب کے نام اِیرانی کی جگہ عربی میں دیے ہیں۔ وہ یا تو اِیرانی تھے یا نسبت مشتبہ ہے۔

133- یہ شہر صنعاء کی طرف منسوب ہے جو ملک یمن کا دارُالحکومت ہے۔ نیز حضرت ھمّام بن مُنَبِّہ رضی اللہ عنہ پیدائشی ذِماری ہیں۔ ذِمار صنعاء کے قریب ایک گاؤں ہے۔ (طبقات ابن سعد، رِجال صحیح مُسلم 2/321) -۱۲ محمد رضا

* اعلام (9/98) میں بھی شیخ ہے جبکہ سِیَر اعلام النبلاء (5/311 رقم الترجمۃ: 148)، اکمال تہذیب الکمال فی اسماء الرجال (12/164 رقم الترجمۃ: 4965)، تہذیب الکمال فی اسماء الرجال (10/462 رقم الترجمۃ: 7234)، کتاب الثقات (5/510)، تہذیب الاسماء واللغات (2/140) و دیگر کتب رِجال میں ''سِیَج'' (فتح، سکون) ہے۔ -۱۲ محمد رضا

سے اَحادیث سُنیں جو تقریباً 140 ہیں، سب کی سب ایک اسناد رکھتی ہیں۔ مَعْمَر نے اِن کا زمانہ پایا جب کہ یہ بوڑھے ہو گئے اور ان کی بھنویں ان کی آنکھوں پر گر گئی تھیں۔ ھمّام نے مَعْمَر کو یہ (احادیث) پڑھ کر سُنانی شروع کیں لیکن جب تھک گئے تو مَعْمَر نے (رسالہ) ہاتھ میں لے لیا اور باقی کو خود پڑھ کر سُنایا۔ عبدُالرزّاق (راوی) یہ نہیں بتا سکتے تھے کہ کونسا حصہ اُنہوں نے پڑھا اور کون سا اُن کو پڑھ کر سُنایا گیا۔ ابنِ سعد نے کہا کہ اِن کی وَفات 31 ھ[134] میں ہوئی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ علی نے بیان کیا: مَیں نے ایک شخص جو ھمّام بن مُنَبِّہ سے ملا تھا، سے پوچھا کہ ھمّام کی وفات کب ہوئی؟ اُس نے کہا: سنہ دو میں۔ اور ابن عُیَینہ کے حوالے سے بیان کیا ہے۔ کہا کہ مَیں ھمّام کی آمد کا دس برس تک اِنتظار کرتا رہا۔ مَیں (ابنِ حجر) کہتا ہوں کہ ابن سعد، خلیفہ اور ابنِ حِبّان نے بیان کیا ہے کہ اُن کی وفات سنہ 31 یا 32 میں ہوئی۔ عِجلی نے بیان کیا ہے کہ یہ یمنی، تابعی اور ثقہ تھے"۔

حاجی خلیفہ نے کشف الظنون عن اَسامی الکتب والفنون[135] میں لکھا ہے:

"اَلصَّحِیفَۃُ الصَّحِیحَۃ: مُؤلّفہ ھمّام بن مُنَبِّہ مُتوفّٰی 131 ھ[136]۔ یہ وہی ہے جسے اُنہوں نے بروایتِ ابی ہریرہ تالیف کیا"۔[137]

---

134 - جیسا کہ ہم نے اَبھی اُوپر دیکھا۔ ابنِ سعد نے "101 یا 102" لکھا ہے اور پُرانے زمانے میں کسی کاتب کے سہو کے باعث وہ "31" ہو گیا اور امام نَوَوی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ ہر کسی نے وہی نقل کر دیا، البتہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا "سنہ دو" کہنا اُن کو اِس سہو سے بچاتا ہے۔ وہ غالباً 102 ھ کہنا چاہتے ہیں جو ابنِ سعد کی بھی ایک روایت ہے:

"حضرت علی بن مدینی ایک شخص کے حوالے سے بیان کرتے ہیں جو حضرت ھمّام بن مُنَبِّہ رضی اللہ عنہ سے ملا تھا۔ اُس نے کہا: حضرت ھمّام رضی اللہ عنہ نے 132 ھ میں وفات پائی اور ابنِ سعد نے 131 ھ بتایا ہے"۔ (الجمع بین رجال الصحیحین 2/554)

135 - برموقع

136 - حاجی خلیفہ نے بھی تاریخِ وفات والی پُرانی غلطی دُھرائی ہے۔ صحیح تاریخ 101 ھ یا 102 ھ ہے۔

137 - اس کا حقیقی نام تو "الصحیفة الصحیحة" ہے مگر یہ "صحیفة همّام بن منبّه" کے نام سے مشہور ہے۔ اور حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے یوں الصحیفة الصحیحة المعروف بصحیفة همّام بن منبّه عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ مکمل نام ہوا۔ ۱۲ مترجم

صحیفۂ ھمّام بن مُنبّہ کا تحفّظ:

بہر حال حضرت ھمّام بن مُنبّہ رضی اللہ عنہ نے اَپنے اُستاذ سے اَحادِیث کا جو مجموعہ حاصل کیا تھا، اُسے نہ تو ضائع کیا اور نہ اَپنی ذات تک مخصوص رکھا بلکہ اَپنی نوبت پر اُسے اَپنے شاگردوں تک پہنچایا اور رِسالۂ زیرِ تذکرہ کی روایت یا تدریس کا مشغلہ اُنہوں نے پیرانہ سالی تک جاری رکھا۔ یہ درس بہتوں نے لیا ہو گا لیکن خوش قسمتی سے اُنہیں ایک صاحبِ ذوق شاگرد مَعْمر بن راشد یمنی (138) بھی مل گئے جنہوں نے بغیر حذف و اِضافہ اِس رِسالے کو اَپنے شاگردوں تک پہنچایا۔ مَعْمر کو بھی ایک ممتاز اہلِ علم بطور شاگرد مل گئے۔ یہ عبد الرزّاق بن ھمّام بن نافع حِمْیَری تھے۔ یہ بھی اُسی ملک کے چشم و چراغ ہیں جس کے بارے میں حدیثِ نبوی وارد ہے:

138- **جامع معمر بن راشد:**

ابو عروہ مَعمر بن راشد متوفی 153ھ نے نہ صرف صحیفۂ ھمّام بن مُنبّہ کو بعینہٖ محفوظ رکھا اور اپنے شاگردوں کو املاء کروایا بلکہ ''الجامع'' نامی ایک کتاب حدیث پر خود بھی تالیف کی جیسا کہ نام ہی بتاتا ہے کہ اُنہوں نے اِس میں اُن تمام احادیث کو یکجا کیا جو اپنے مختلف اساتذہ سے سُنی اور لکھی تھیں۔ علم کی خوش قسمتی سے یہ کتاب اب تک محفوظ ہے اور حال ہی میں تُرکی (Turkey) سے ملی ہے۔ اِس کا ایک نُسخہ جامعۂ انقرہ (Ankara University) کے شعبۂ تاریخ کے کتب خانے میں (ذخیرۂ اسماعیل بن صائب 2164 پر) ہے اور ناقص و دریدہ لیکن بہت قدیم ہے یعنی 364ھ میں اُندلس (Andalusia) کے شہر طلیطلہ (Toledo) میں لکھا گیا ہے۔ دوسرا نسخہ کامل ہے اور استنبول کے کتب خانہ فیض اللہ آفندی میں (541 پر) ہے اور 606ھ کا لکھا ہوا ہے۔ اِس کتاب پر استنبول یونیورسٹی (Istanbul University) کے نوجوان فاضل اُستاذ ڈاکٹر فواد سزگین نے ''ترکیات مجموعہ سی'' نامی رسالے کی بارہویں جلد 1955ء میں صفحہ 115 تا 134 پر ایک دلچسپ مقالہ بھی تُرکی زبان میں لکھا ہے جس کا عنوان ''حدیث مصنفا تنک مبدئی و معمر بن راشدک جامعی'' ہے۔ یہ کتاب راوی وار نہیں بلکہ موضوع وار مُرتب ہوئی ہے۔ سرسری مُطالعے پر اس میں ہمارے صحیفۂ ھمّام کا بھی آٹھ دس بار حوالہ نظر آیا لیکن معمر رضی اللہ عنہ کی کوشش یہ معلوم ہوتی ہے کہ تکرار نہ ہو۔ چنانچہ صحیفۂ ھمّام کی احادیث حضرت ھمّام رضی اللہ عنہ کے سوا کسی اور راوی سے ملیں تو اُس جدید سند کے ساتھ ان کو ''الجامع'' میں ضرور درج کیا ہے۔ اس طرح ایک ہی حدیث کئی ماٰخذ سے معلوم ہونے کے باعث مُعتبر تر ہی ہو جاتی ہے۔ یہ دو سو سے کچھ زائد اوراق پر مشتمل ہے۔

اَلْإِيْمَانُ يَمَانٍ

''ایمان یمن والوں میں ہے''۔

یہ عبدُ الرزّاق بہت بڑے مؤلّف گزرے ہیں۔ انہوں نے علمِ حدیث پر دو جلدوں میں المُصنّف نامی ایک ضخیم تالیف چھوڑی ہے۔ عہدِ نبوّت وعہدِ صحابہ کی تاریخ سمجھنے میں اس کتاب سے بڑی مدد ملتی ہے۔ مُصنّفِ عبدُ الرزّاق کے مخطوطات استانبول (Istanbul) اور یمن (Yemen) میں کامل اور حیدر آباد دکن، ٹونک اور حیدر آباد سندھ وغیرہ میں ناقص ملتے ہیں۔ جہاں تک زیرِ اشاعت صحیفے کا تعلّق ہے، اِمام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے بجنسہٖ روایت کا سلسلہ جاری رکھا۔

علم کی خوش قسمتی کہ اُنہیں دو بڑے ہی اچھے شاگرد ملے۔ ایک اِمام اَحمد بن حنبل اور دوسرے ابوالحسن احمد بن یوسف سُلمی۔ اِن دونوں نے صحیفۂ ہمّام بن مُنبّہ کی خاص خدمت کی۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اِسے اپنی ضخیم تالیف المُسنَد کے ''باب ابو ہریرہ'' کی ایک خاص فصل میں بلا حذف و اِضافہ ضم کر دِیا اور جب تک مُسندِ اَحمد بن حنبل دنیا میں باقی ہے، صحیفۂ ہمّام کے بھی باقی رہنے کا سامان کر دیا۔ دوسرے شاگرد سُلمی نے اِس صحیفے کی مستقل رِوایت کا سلسلہ جاری رکھا اور اُن کو اور اُن کے شاگردوں کو نسلاً بعد نسل ایسے شاگردانِ رشید ملتے گئے جنہوں نے اِس قابلِ قدر یادگار کو آلائش سے پاک اور با حفاظت رکھا۔ چند نسلوں بعد عبدُ الوہّاب ابن مندہ اصفہانی کا زمانہ آیا تو اُن کے دو شاگردوں نے اس رِسالے کی حفاظت کا اپنی اپنی جگہ سامان کیا۔ ایک تو ابوالفرَج مسعود بن حسن ثقفی جن کے سلسلے میں محمد ابن جَہبل اور اسماعیل بن جُماعہ جیسے ممتاز مشاہیر کے نام ملتے ہیں اور کم اَز کم 856ھ تک با قاعدہ درس اور رِوایت کی اِجازت کا سلسلہ جاری رہا۔ دوسرے شاگرد محمد بن احمد اصفہانی ہیں جن کے شاگرد ایک خراسانی عالم محمد بن عبد الرحمٰن بن محمد بن مسعود مسعودی بَنْد ہی (پنج دِہی)[139] نے صلیبی جنگوں کے زمانے میں 577ھ میں مدرسۂ ناصریہ صلاحیہ میں جو سلطان صلاح الدین اَیُّوبی رحمۃ اللہ علیہ نے دِمیاط (مصر) میں قائم کیا تھا، اس کا درس دیا۔ اِتفاق سے یہ اَصل نسخہ محفوظ ہے اور 670ھ یعنی تقریباً پوری ایک صدی تک اِسی نسخے پر نسلاً بعد

نسل علماء نے اَپنے درس کا مَدار رکھا اور اِس میں اَپنی دَرس دَہی اَور حاضرُ الوَقت طَلَبہ کے نام وغیرہ درج کر کے دستخط کیے۔ اِس سماع سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ بندہی رحمۃ اللہ علیہ جو الملک الافضل بن سلطان صلاح الدین اَیُّوبی کے اُستاد تھے، اُن کے درس میں دمیاط (Damacetle) کا فوجی گورنر، تینیس اور دَمیاط کے متعدد اَساتذہ وفضلاء بھی حاضر تھے۔ فیضِ علم کے ان جاری رکھنے والوں کا شجرہ یوں بنتا ہے:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (53 قبل ہجرت تا 10ھ)
↓
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (متوفی 58ھ)
↓
ابو عقبہ ہمام بن منبہ (متوفی 101ھ)
↓
ابو عروہ معمر بن راشد (متوفی 153ھ)
↓
ابو بکر عبدالرزاق بن ہمام بن نافع (121ھ تا 211ھ)

↓ امام احمد بن حنبل (164ھ تا 241ھ)

↓ احمد بن یوسف سُلَمی
↓
ابو بکر محمد بن حسین القطان (متوفی 302ھ)
↓
(ابراہیم بن محمد القطان)
↓
محمد بن اسحاق ابن مندہ (310ھ تا 395ھ)

↓ مسعود بن الحسن ثقفی
↓
محمود بن ابراہیم ابن مندہ
↓
محمد بن محمد بن محمد بن ہبۃ اللہ بن جُمَیل
↓
قاسم بن محمود بن مظفر بن عساکر
↓
ابراہیم بن احمد بن عبدالواحد
↓
عبداللہ بن جماعہ
↓
اسماعیل ابن جُماعہ
↓
مخطوطۂ برلین

↓ عبدالوہاب بن محمد بن مندہ
↓
محمد بن احمد بن محمد اصبہانی
↓
محمد بن عبدالرحمن مسعودی بندہی
↓
مخطوطۂ دمشق

139- ان کے حالات کیلئے دیکھئے: ارشاد یاقوت 7/20، بغیۃ الوعاۃ فی طبقات اللغویین والنحاۃ صفحہ 148 رقم الترجمۃ 264، تاریخ ادبیات عربی ضمیمہ 1/609 وضمیمے کا ضمیمہ 1/437، وفیات الاعیان وانباء ابناء الزمان رقم الترجمۃ 631۔

جیسا کہ ہم نے اُبھی دیکھا کہ صحیفۂ ہمّام بن مُنبِّہ کی جہاں نسلاً بعد نسل مستقل اور علیحدہ روایت کا سلسلہ جاری رہا، وہاں بعض محدِّثین نے اس کو اپنی تالیفات میں ضم اور مُدغم بھی کر لیا۔ اِن میں سے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے چونکہ مؤلف یہ راوی وار احادیث مُرتّب کیں اس لئے اُن کیلئے ممکن تھا کہ صحیفۂ ہمّام کو بجنسہٖ محفوظ رکھیں اور انہوں نے یہی کیا بھی ہے۔(140)

اس سے جہاں صحیفۂ ہمّام کے نو دستیاب شدہ مخطوطے کی صحت کی توثیق ہوئی ہے، وہیں خود اِس مخطوطے سے مسندِ احمد بن حنبل کے قابلِ اعتماد ہونے کا ثبوت بھی ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اِس طرح اِن دونوں خادمانِ علم کو جزا دیتے ہوئے آخرت کے ساتھ دُنیا میں بھی سُرخرو کر دیا ہے، البتہ دوسرے محدِّث چونکہ موضوع وار احادیث مُرتّب کرتے رہے مثلاً امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ۔ لہٰذا انہوں نے مجبوراً صحیفۂ ہمّام بن مُنبِّہ کی احادیث کو اپنی کتب کے مختلف ابواب میں منتشر کر دیا ہے۔ مثال کے طور پر سرسری تلاش میں صحیفۂ ہمّام کی مندرجہ ذیل احادیث صحیح بخاری کے ابواب مفصلہ تحت میں ملیں جو من وعن یکساں ہیں اور سب معمر سے مروی ہیں:

حدیث نمبر	صحیح بخاری
108	باب لا تقبل صلاة بغير طهور
92	باب ما يقع من الغائيات
60	باب من اس عريانا
119	باب دفن النخامة
70	باب من اخذ بالر كاب
29	باب الحرب خدعة
133	باب قول النبي احلت لكم الغنائم
85	باب ماجاء في صفة الجنّة

140- دیکھئے: مسند احمد بن حنبل 2/312 تا 319

58 باب قول اللہ و اذقال ربّك للملائكة

23 باب علامات النبوة

24 باب ایضًا

57 باب علامات النبوة باب قول اللہ و اذ وٰعدنا موسٰی

46 باب قول اللہ و ایّوب اذ نادٰی

103 باب حدیث الخضر مع موسٰی

115 باب بدء الخلق، باب

59 باب وفاۃ موسٰی

47 باب قول اللہ و آتینا داؤد زبورا

41 باب قول اللہ و اذکر فی الکتاب مریم

78 باب حدیث الغار، باب

125 باب علامات النبوة

124 باب ایضًا

صحیح کا تین چوتھائی حصہ ہم نے نہیں دیکھا۔ اِس میں بھی معمر کے حوالے سے مزید اَحادِیث ملیں گی۔

ظاہر ہے کہ اِمام بخاری علیہ الرحمۃ وغیرہ کی تالیفات سے موجودہ مخطوطے کا کوئی مقابلہ نہیں کیا جاسکتا بجز اس کے کہ تخریجِ اَحادِیث کی جائے، البتہ مُسندِ اَحمد بن حنبل سے مقابلہ کیا جاسکتا ہے جہاں وہ بجنسہٖ نقل کردیا گیا ہے۔ اِس مقابلے پر نظر آتا ہے کہ

1- مسند اَحمد بن حنبل اور ہمارے مخطوطات میں اَحادِیث کی ترتیب یکساں ہے بجز اَحادِیث نمبر 13، 93، 126، 138 کے جن میں تقدُّم و تاخُّر ہوا ہے لیکن اَلفاظ بعینہٖ وہی ہیں۔

2- مسندِ اَحمد بن حنبل میں ایک پانچ لفظی مختصر حدیث ہے جو ہمارے مخطوطات میں نہیں ہے۔[141] اس کے برخلاف مخطوطات کی حدیث نمبر 5 مسند احمد میں حذف ہوگئی

141- دیکھئے: حدیث نمبر 14 کا حاشیہ

ہے۔ ہم نے مسندِ احمد کے مطبوعہ نسخے پر اعتماد کیا ہے۔ اس میں طباعت کی بہت سی غلطیاں رہ گئی ہیں۔

3- ہمارے مخطوطات کی احادیث نمبر 29 و 40 میں ''وَسَمَّى الْحَرْبَ خُدْعَةً'' کا جملہ دُہرایا گیا ہے۔ مسندِ احمد میں یہ صرف حدیث نمبر 40 میں ایک بار آیا ہے جبکہ حدیث نمبر 29 میں نہیں ہے۔

4- بعض ذیلی چیزوں میں جن سے اصل حدیث پر اثر نہیں پڑتا، دونوں پر کہیں کہیں فرق ہے مثلاً لفظ ''اللّٰہ'' کے بعد کسی میں ''تعالیٰ'' ہے تو کسی میں ''عزّوجلّ'' یا کسی میں ''نبیؐ'' ہے تو کسی میں ''رسول اللّٰہ'' یا ''ابو القاسم'' جو سب مترادفات ہیں۔

5- چند ایسے خفیف فرق ہیں جو عام طور پر ایک ہی کتاب کے دو مخطوطوں میں ملتے ہیں۔ چنانچہ مخطوطۂ دمشق و مخطوطۂ برلین میں باہم جو فرق ہے، مخطوطات اور مسندِ احمد کے مابین بھی اسی طرح کا فرق ہے جس سے مفہوم پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ یہ تمام فرق حاشیے میں درج کر دیے گئے ہیں۔

اِسناد:

ماخذِ معلومات کا حوالہ بیان کرنا اور کوئی پرانا واقعہ ہو تو اپنے اُستاذ کے نام ہی پر اِکتفاء کرنا بلکہ اُستاذ کے اُستاذ اور اُن کے اساتذہ کے مکمل ناموں کا سلسلہ چشم دید یا گوش شنید واقف کار تک پہنچانا، یہ اِسلامی مؤرخین و مؤلفین کی اہم خصوصیت رہی ہے۔ مسلمانوں میں اِس کی اِبتداء اور دیگر اَقوام میں اِس کے کم معروف ہونے پر ایک دلچسپ بحث پروفیسر ڈاکٹر زبیر صدیقی نے کی ہے۔[142]

زیرِ اشاعت رسالے کے مخطوطۂ دمشق کی سند یہ ہے:

''محمد بن عبد الرحمٰن ہ نجدی از محمد بن احمد اصفہانی از عبد الوھاب بن محمد ابن مندہ از والدِ خود محمد بن اسحاق ابن مندہ از محمد بن حسین قطّان از احمد بن یوسف سُلَمی از

142- دیکھئے: ''السیر الحثیث فی تاریخ تدوین الحدیث''۔ یہ مقالہ موتمر دائرۃ المعارف حیدر آباد میں پڑھا گیا اور روئداد موتمر میں 1385ھ میں شائع ہوا۔ وہاں یہ بحث صفحہ 43 تا 55 میں آئی ہے۔

عبدُ الرزّاق بن ھمّام بن نافع از مَعمر از ھمّام از ابوھریرہ از رسول اللہ ﷺ ''۔

یہ سب پونے چھے سَو سال کی سرگزشت ہے لیکن اِنسان خطاونسیان سے مرکّب ہے۔ چنانچہ بہ ظاہر سہوِ کاتب سے ایک درمیانی نام چھوٹ گیا ہے کیونکہ اِن گیارہ نسلوں میں سے چوتھی کَڑی پر بیان ہوا ہے کہ محمد بن اسحاق ابن مندہ نے اِسے محمد بن حسین قطّان سے سنا۔ قصہ یہ ہے کہ ابن مندہ کی ولادت 310 ھ میں ہوئی جبکہ اُن کے مبینہ استاذ قطّان کی دس سے آٹھ سال پہلے 302 ھ میں وفات ہوچکی تھی۔(143) ظاہر ہے کہ اُستاذ شاگرد کا تعلّق نا ممکن ہے۔ ابن مندہ اور قطّان کے درمیان کی ایک کڑی گم ہے۔

معلوم ایسا ہوتا ہے کہ یہ ایک سہوِ کتابت ہے اور ایک پوری سطر چھوٹ گئی ہے اور اِس سہو کے محسوس نہ ہونے کا باعث یہ ہے کہ اِس سطر میں صرف ایک نام یعنی سلسلۂ اسناد کی صرف ایک کڑی تھی اور اِتفاق سے اِس کا اور اِس سے بعد والی سطر کا آغاز یکساں اَلفاظ سے ہورہا ہے۔ اِس لئے نقل کنندہ کاتب کی نظر چوک گئی۔

اس مفروضے کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح عبدالوہاب ابن مندہ نے اپنے باپ سے تعلیم پائی اور اِس رِسالے کی رِوایت کی، اسی طرح محمد بن حسین قطّان سے بھی اُن کے بیٹے نے تعلیم پائی اور اَحادِیثِ مُبارَکہ کی رِوایت کی ہے جیسا کہ سمعانی نے(144) صراحت سے بیان کیا ہے۔ اِس طرح یہ کہا جاسکتا ہے کہ اِسناد کی اَصل عبارت یوں ہوگی:

اخبرنا والدی الامام ابو عبد اللّٰہ محمد بن اسحاق، قال: اخبرنا [ابو اِسحاق اِبراھیم بن محمّد بن الحسین القطّان قال:اِخبرنا و الدی الامام](145) ابو بکر محمّد بن الحسین ...... الخ

''ہمیں خبر دی میرے والد اِمام ابوعبداللہ محمد بن اسحاق نے۔ اُنہوں نے کہا: ہمیں خبر دی [ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن حسین قطّان نے۔ اُنہوں نے کہا: ہمیں خبر دی میرے والد امام](145) ابوبکر محمد بن حسین نے...... الخ''۔

143- کتاب الانساب تحت مادۃ ''قطّان''

144- کتاب الانساب زیرِ مادۃ ''قطّان''

145- بریکٹوں '' [ ] '' کے مابین والی عبارت ہماری رائے میں کاتب کے سہو سے چھوٹ گئی ہے۔

جیسا کہ نظر آئے گا "محمد بن اسحاق" کے بعد ہی "ابو اسحاق" کا لفظ آیا اور پھر "أَخْبَرَنَا وَالِدِي الْإِمَام" کے الفاظ پے در پے دو سطروں میں دُہرائے گئے۔ بے چارے کاتب کی نظر چوک گئی اور بعد میں کسی نے اُسے محسوس نہ کیا تو اُسے معذور رکھا جا سکتا ہے۔ یہ یوں بھی سلسلہ کی رسمی چیز کے ایک دو نہیں، بارہ ناموں میں ایک کا اتفاقاً چھوٹ جانا ہے۔ اس سے کتاب کے متن پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

یہ سہو کب ہوا؟ اس سوال کا جواب بھی دینا ممکن نظر آتا ہے۔ یہ سہو نہ صرف دمشق کے مخطوطے میں ہے بلکہ برلین کے مخطوطے میں بھی ہے اور دونوں کے اسنادات عبدالوھاب بن محمد ابن مندہ پر آ کر ملتی اور پھر مشترک ہو جاتی ہیں جیسا کہ اُوپر شجرہ دے کر بتایا گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اُن کیلئے جو نسخہ تیار ہوا، اُسی میں یہ سہو ہوا تھا۔

یہ اَمر کہ یہ محض سہو ہے اور یہ کہ اِس سے متن پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ اس بات سے بھی ثابت ہے کہ اِس سہو کے تقریباً دو سو سال پہلے اِس کتاب کے پورے متن کو ایک اور مؤلف امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اپنی جگہ محفوظ کر چکے تھے اور آج اُن دونوں مآخذ (مسند احمد بن حنبل اور مخطوطہ صحیفہ ھمام بن منبہ) کا باہمی مقابلہ کرنے پر دونوں بالکل یکساں پائے جاتے ہیں اور صاف نظر آتا ہے کہ سہوِ کاتب سے اَصل کتاب پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ جہاں مسندِ احمد سے ثابت ہوتا ہے کہ اُن کے بعد کی صدیوں کے محدثین نے صحیفہ ھمام کے دیانت دارانہ تحفظ میں کوئی کوتاہی نہیں کی تو ساتھ ہی صحیفہ ھمام بن منبہ کے نو دستیاب شدہ مخطوطات سے خود اِس کا بھی یقین ہو جاتا ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے پوری علمی دیانت داری سے صحیفہ ھمام کے متعلق اپنے معلوم محفوظ کئے ہیں۔ اُنہیں کیا خبر تھی کہ اُن کی وفات کے ساڑھے گیارہ سو سال بعد اُن کی علمی دیانت داری کی جانچ ہو گی۔ اگر انہوں نے صحیفہ ھمام بن منبہ کی حد تک جعلسازی نہیں کی تو اپنی مسند کے باقی اجزاء میں بھی عمداً کوئی ایسی بددیانتی نہیں کی ہو گی۔

حضرت ھمام بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات 101ھ میں ہوئی۔ انہوں نے حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا یہ مجموعہ 85ھ جبکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اِنتقال ہوا، سے پہلے

ہی حاصل کیا ہوگا۔ اِس پر اَب (1373ھ میں) سوا تیرہ سو سال میں اِسی مجموعے کی عبارت نہیں بدلی بلکہ بجنسہٖ باقی رہی تو رسولِ اَکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُننے اور حضرت اَبو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اِس کو لکھ لینے کی مختصر مُدّت میں اِس میں تبدیل و تحریف کا اِمکان نہ ہونا چاہیے۔ خاص کر اِس لئے کہ یہی اَحادِیث حضرت اَبو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ دُوسرے صحابہٴ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں اور اُن میں سے ہر ایک کا سلسلہٴ اِسناد مختلف رہا ہے۔ بعض اَحادِیث کی تو کئی کئی صحابہ رضی اللہ عنہم نے رِوایت کی ہے۔ اَگر آج کی صحبت میں بے ضرورت تطویل اور تھکا دینے والے اِطناب کا خوف نہ ہوتا تو اِس رِسالے کی ہر ہر حدِیث کے متعلّق تلاش کر کے یہ بتلایا جاتا کہ کس کس حدیث کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سوا مزید کس کس صحابی نے رِوایت کیا ہے اور وُہ کن کن وَسائل سے محفوظ ہوتی ہوئی ہم تک آئی ہے اَور کس طرح وُہ باہم ایک دُوسرے کی توثیق کرتی ہیں۔ اِسی طرح حضرت اَبو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جانب کسی خفیف سے خفیف جعلسازی یا علمی بَد دِیانتی کا گُمان تک نہیں رہتا۔ یہ اَحادِیث بُخارِی، مُسلِم اور صحاحِ ستّہ کے دِیگر مؤلّفین نے تیسری اور چوتھی صدی ہجری میں اَپنے دِل سے نہیں گھڑیں بلکہ عصرِ اَوّل سے بحفاظت چلی آنے والی چیزوں ہی کو اَپنی تالیفات میں دَاخل کیا ہے۔ یہ صورتِ حال کتبِ حدیث پر ہمارا اِعتماد مستحکم کیے بغیر نہیں رہ سکتی۔

مخطوطات کی کیفیّت:

اُوپر بیان ہوا کہ صحیفہٴ ہمّام بن منبہ کے ہمیں اَب تک صرف دو مخطوطوں کا پتہ ہے اور ان دونوں کا حرف بہ حرف مُقابلہ کر کے یہ ایڈیشن تیار کیا گیا ہے، اُن کی مختصر کیفیّت بے محل نہ ہوگی۔

مخطوطہٴ بَرلین کا نمبر وہاں کی فہرست مخطوطاتِ عَربی (1384We1797) ہے۔ یہ ذخیرہ دُوسری جنگِ عظیم سے پہلے تک بَرلین (Berlin) کے سرکاری کُتب خانے میں تھا۔ دورانِ جنگ حفاظت کیلئے یہ شہر ٹیوبنگن (Tubingen) بھیجا گیا اور آج تک (1373ھ/ 1954ء) وہ وہیں ہے۔ وَہاں صحیفہٴ ھمّام ایک مجموعہٴ رَسائل میں ہے جس میں وُہ ورقِ نمبر 54 سے شروع ہوکر نمبر 61 تک یعنی آٹھ اوراق میں ہے۔ بیچ میں دو جگہ ایک ایک ورق گُم ہوگیا ہے۔ اس کا حجم

17.5 × 12.5 سینٹی میٹر ہے اور ہر صفحے میں 19 سطریں آئی ہیں۔ اس میں ہر حدیث ''وَقَالَ'' (اور انہوں نے کہا) کے الفاظ سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔ اپنے سفر برلین کے وقت میں نے اپنے ہاتھ سے اُس کی نقل کے آخر میں یہ عبارت درج کی تھی:

نَقَلَهُ لَفْظًا لَفْظًا مِّنَ الْاَصْلِ الْمَحْفُوْظِ فِيْ خِزَانَةِ الْحُكُوْمَةِ الْبَرُوْسَاوِيَّةِ فِيْ بَرْلِيْنَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَ يَوْمًا قَبْلَهٗ 1351 مِنَ الْهِجْرَةِ وَ قَابَلَهٗ مِنَ الْاَصْلِ الْمَنْقُوْلِ عَنْهُ بِحَسْبِ الْاِسْتِطَاعَةِ مُحَمَّدٌ حَمِيْدُ اللّٰهِ۔

''محمد حمید اللہ نے اَصل نسخے سے جو حکومتِ پُروشیا کے کُتب خانہ واقع برلین میں محفوظ ہے، 1351ھ میں اُس کو لفظ بہ لفظ بروز عرفہ اور اِس سے ایک دِن پہلے نقل کیا اور جس اَصل سے یہ نقل حاصل کی گئی، اُس سے حسبِ استطاعت مُقابلہ کیا''۔

یہ نسخہ بارہویں صدی ہجری کے اِبتدائی زمانے کا ہے۔

جب ہم نے بروکلمان[146] کی طرف رُجوع کیا تو اَفسوس ہوا کہ اُس نے فاش غلطیاں کی ہیں۔ بروکلمان اِس صحیفے کو حضرت ہمّام بن منبہ رضی اللہ عنہ کے نام کے تحت نہیں بیان کرتا۔ جب ہم نے تلاش کو طُول دیا تو اِس کا پتہ محض اتفاقاً چلا۔ وہ اِس صحیفے کو عبدُ الوہاب بن محمد بن اسحاق بن مندہ المتوفّٰی 473ھ/ 1082ء کی طرف منسوب کرتا ہے۔ پھر کہتا ہے:

''آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تالیفات میں صحیفۂ ہمّام بن مندہ متوفّٰی 151ھ/ 748ء ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ متوفّٰی 58ھ/ 678ء سے مروِی ہے''۔

146- بروکلمان (Brockelmann) نے جرمن زبان میں ساری دُنیا کی عربی کُتب کی ایک فہرست چھاپی ہے اور ہر کتاب کے متعلق بتایا گیا ہے کہ اُس کا مؤلف کون تھا مع مختصر سوانح عمری۔ کتاب کے کتنے مخطوطات دُنیا کے کس کس کُتب خانے میں (بحوالہ نمبر فہرست) پائے جاتے ہیں، ساتھ ہی اگر وہ چھپ بھی گئی ہے تو کب اور کہاں چھپی ہے۔ یہ سات جلدوں میں تقریباً پانچ ہزار باریک ٹائپ کے صفحات میں جرمن زبان میں چھپی ہے۔ اس کا نام ہے:

''تاریخ الآداب العربیۃ'' (تاریخِ اَدبیاتِ عربی)

Geschiehte Der Arabischen Littaretur

چونکہ اس کتاب میں حروفِ تہجی پر اشاریہ بھی ہے، اس لئے یہاں صفحات کا حوالہ نہیں دیا گیا ہے۔

یہ غلطی طبعِ اوّل ہی میں نہیں بلکہ ضمیمہ کتاب اور جلدِ اوّل کے ضمیمے میں بھی ہے۔اُس نے "ھمّام بن مندہ" لکھا ہے حالانکہ مراد "ھمّام بن مُنبّہ" کے سوا اور کچھ نہیں۔ اسی طرح اُس سے اِن کی تاریخِ وفات میں بھی سہو ہوا ہے۔[147] اسی طرح اُس نے عبدُ الوھّاب ابن مندہ کی طرف منسوب کرنے میں فاش غلطی کی ہے۔وُہ تو کسی ایک زمانہ میں صرف راوی تھے۔

مخطوطہ دمشق

دمشق (Damascus) کا مخطوطہ اَپنے ہمشیر مخطوطے پر اَیسی ہی فوقیت رکھتا ہے جیسے کہ سُورج کا نور چاند کی مُستعار روشنی پر اور وُہ وہاں کُتب خانہ ظاہریہ میں محفوظ ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد زُبیر صدیقی (کلکتہ یونیورسٹی) نے مجھے اُس کا پتہ دیا اور دمشق کے ڈاکٹر صلاح الدین منجد کی مہربانی سے مجھے اِس کتاب کے فوٹو فراہم ہوئے۔ یہ دونوں میرے اور اُن تمام لوگوں کے شکریہ کے مستحق ہیں جو اِس کتاب کو پڑھ کر مستفید ہوں گے۔

دمشق کا یہ مخطوطہ بھی کئی رِسالوں کے مجموعہ کے ضمن میں ہے لیکن یہ اِمتیاز رکھتا ہے کہ مکمل ہے اور کتابت کی تاریخ کے لحاظ سے بھی برلین کے مخطوطے سے زیادہ قدیم ہے۔ چنانچہ چھٹی صدی ہجری کا لکھا ہوا ہے۔ اِسی طرح یہی وُہ اَصل نسخہ بھی ہے جو درس اور سماعت میں اِستعمال ہوتا رہا اور متعدّد مرتبہ اِس پر اِجازت ثبت ہوئی ہے۔ ابن عساکر مصنّفِ "تاریخِ دمشق" اُن لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اِسی مخطوطے پر درس دیا ہے۔ وہ خوشخط ہے البتہ لکھنے والے نے اَکثر جگہ حروف پر نقطے نہیں دیے۔ ہر صفحے میں 21، 22 یا 23 سطریں ہیں۔ میرے پیشِ نظر فوٹو کا حجم جرمنی کی کتاب کے حجم کے برابر ہی ہے۔ یہ نسخہ صلیبی جنگوں کے زمانے میں مصر (Egypt) کے شہر دمیاط (Damiette) کے ایک نسخے سے نقل کیا گیا ہے۔ ان لڑائیوں اور فتنوں کے زمانے میں مُحدّثین کے پاس اِسلامی درس کے جو عادات اور آداب تھے، ہم اُن کو اس کی سماعتوں میں دیکھتے ہیں۔ یہاں اُن کی تفصیل کی حاجت نہیں۔

147- صحیح تاریخ 101ھ ہے نہ کہ 151ھ۔

دونوں مخطوطات میں کاتب نے روایت کے بعض اختلافات کو حاشیہ پر یوں لکھا ہے "أَوْخَرُ" یا "أَدْخِرُ"۔ اِسی طرح "تَرَكْتُكُمْ" یا "تَرِكْتُمْ"، "يُحَيُّونَكَ" یا "يُجِيبُونَكَ"، "فَزَادُوا" یا "فَزَادُوهُ"، "بِطَعَامِكُمْ" یا "بِطَعَامِهِ"، "حِيْنَ" یا "حِيْنَئِذٍ"۔

اِن اِختلافات سے حدیث کا مفہوم بالکل نہیں بدلتا۔ مُسندِ احمد بن حنبل میں بھی ہم ایسے چند اِختلافات حاشیے پر درج دیکھتے ہیں۔ ممکن ہے کہ مسند کے نئے اور بہتر ایڈیشن میں یہ سارے اِختلافات بھی مل جائیں کہ پہلا ایڈیشن کسی قدر ناقص چھپا ہے۔

شاید یہ اِختلافات مَعمر کے زمانے سے چلے آرہے ہیں کیونکہ انہوں نے حضرت ہمام بن مُنبہ رضی اللہ عنہ سے صحیفہ پُورے کا پُورا نہیں سنا تھا جیسا کہ ہم نے اِس سے پہلے حافظ ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ شروع میں حضرت ہمام رضی اللہ عنہ ہی سُناتے رہے۔ جب وُہ اپنی شدید پیرانہ سالی کی وجہ سے تھک گئے تو اُن کے شاگرد مَعمر نے اپنے نقل کردہ نُسخے سے باقی عبارت پڑھ کر سُنائی اور تھکے ہوئے اُستاذ توجّہ نہ کر سکے۔ پُرانے عربی خط کی خامیوں کو قراءتِ سماعت کے ذریعے کنٹرول کیا جاتا تھا جو یہاں پوری طرح نہ ہو سکا۔

خاتمہ:

حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اصل میں دو ستونوں پر قائم ہے:

i- کتابت

ii- قراءتِ سماعت

یہ آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں۔ اگر کوئی شخص حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفّظ اور صحت میں جو حزم و احتیاط برتی جاتی رہی ہے، اُس کا مُقابلہ اِسلام سے پہلے دوسرے پیغمبروں کی احادیث کے ساتھ جو مُعاملہ ہوا، اُس سے اور اِسی طرح ہمارے اِس موجودہ زمانے کی "تاریخ" سے کرتا ہے جو اخبارات و جرائد کے عمداً جھوٹ اور سرکاری دستاویزات کے مکّارانہ بیانات اور تدلیسات پر مبنی ہوتی ہے اور فکرِ سلیم سے کام لے تو اُس پر حدیث پاک کی فضیلت و فوقیت وَاضح ہو جائے گی اور یہ بھی وَاضح ہو جائے گا کہ مُحدِّثین کے

کارنامے عہد صحابہ سے لے کر آج تک جو زمانے کی دستبرد سے محفوظ رہ سکے ہیں، کتنی فوقیت رکھتے ہیں! مسلمانوں کی حدیث اور غیروں کی حدیث میں وہی فرق ہے جو زمین و آسمان میں اور اُن دونوں کے فرق کا کیا ٹھکانہ ہے۔ حدیثِ اسلامی کی خوبیوں پر نہ دُشمن کا مُعاندانہ طعن وطنز پردہ ڈال سکتا ہے اور نہ دوستوں کی ناواقفیت۔ آئندہ اَوراق میں "اَلصَّحِيْفَةُ الصَّحِيْحَةُ الْمَعْرُوْفُ بِصَحِيْفَةِ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ" پیش ہے۔ سہولت کی خاطر اِن اَحادِیث پر ہم نے سلسلہ وار نمبر بڑھا دیے ہیں۔

بازیاد*

1- کتابتِ اَحادیث کا مواد کافی جامعیت کے ساتھ مسندِ دارمی، خطیبِ بغدادی کی کتاب تقیید العلم اور رامہرمزی کی کتاب المحدث الفاصل میں ملتا ہے۔ مَیں نے 1932ء میں تقییدُ العلم برلین میں پڑھی تھی۔ اب وُہ دمشق میں چھپ گئی ہے اور ناشر نے اِس کی اَحادیث کے اِسنادات کی عمدہ جانچ پڑتال کی ہے۔ المحدث الفاصل کے مُؤلِف کی وَفات 360ھ کے لگ بھگ ہوئی۔ غالبًا یہ اَبھی چھپی نہیں ہے۔ مَیں اِس کتاب سے موجودہ (1374ھ/1954ء) قیامِ اِستانبول کے زمانہ میں واقف ہوا ہوں۔

2- عہدِ نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لکھائی کے سلسلے میں حضرت سلمان فارِسی رضی اللہ عنہ قابلِ ذِکر ہیں۔ بعض اِیرانی لوگ مسلمان ہوئے اَور فارسی میں نماز پڑھنے کی عارِضی اِجازت مانگی تو حضرت سلمان فارِسی رضی اللہ عنہ نے سورۂ فاتحہ کا فارِسی ترجمہ کر کے اُنہیں بھیجا تاکہ عربی عبارَت حفظ ہونے تک نماز میں اُسے پڑھا کریں۔[1] یہ ترجمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اِجازت سے بھیجا گیا تھا۔[2]

---

* محترم ڈاکٹر محمد حمیدُ اللہ مرحوم نے حفاظت و تدوینِ حدیث کے حوالے سے ایک نہایت علمی و تحقیقی مضمون لکھا جو گزشتہ صفحات میں بنام ''حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تدوین و حفاظت'' مرقوم ہے۔ بعد اَزاں دورانِ مُطالَعہ اُنہوں نے چند اور غور طلب حقائق قلمبند کیے جو پیشِ خدمت ہیں۔۱۲ محمد رضا

1- ''مروی ہے کہ ایرانیوں نے حضرت سلمان فارِسی رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ اُن کے لئے سُورۂ فاتحہ فارِسی میں لکھ بھیجیں۔ چنانچہ یہ لوگ نماز میں اِسی ترجمے کو پڑھا کرتے تھے تاآنکہ اُن کی زَبان عربی سے مانوس ہوگئی''۔ (مبسوط کتاب الصلاۃ 1' 37)

2- تفصیل کیلئے دیکھئے اَلاَدِلَّۃُ العِلْمِیَّۃ علی جَوازِ تَرجَمۃِ مَعانِی القُراٰنِ اِلَی اللُّغاتِ الاَجْنَبِیَّۃ صفحہ 58 بحوالہ البدایۃ والنہایۃ

کاتبینِ عہدِ رسالت:

3- مَدِینہ میں رسولِ کریم ﷺ کی آمد کے وقت نراج کی کیفیت تھی۔ حضور ﷺ نے وہاں ایک شہری وفاقی مملکت قائم کی۔ ایک تحریری دَستور مُرتّب فرمایا۔ دَس سال کے اَندر یہ مملکت بڑھتے بڑھتے دَس لاکھ مُربّع میل پر پھیل گئی۔ عہدِ رِسالت میں دَفتری تنظیم اور شعبہ واری تقسیمِ عمل کا جو اِنتظام تھا اور حکومت کی مشنری جس کارکردگی سے حکومتی کاروبار اَنجام دیتی تھی، اُس کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔ صرف اِتنا سا اِشارہ کافی ہے کہ قرض کے وثیقے اور دَستاوِیزات لکھنے کیلئے اَلگ عہدہ دار، محاصل زَکات کی آمدنی لکھنے کیلئے اَلگ، حجاز کی آمدنی کا تخمینہ (بجٹ، مُوازَنہ) لکھنے کے لئے اَلگ، خارجہ تعلّقات اَور بیرُونی مملکتوں سے خط وکتابت، مُراسلے، خطوط لکھنے کے لئے الگ، فارِسی، رُومی، عبرانی، قبطی اور حبشی زُبانوں کے خُطوط کا ترجَمہ کرنے کیلئے اَلگ اور پیشی مُبارَک کا کام اَنجام دینے کیلئے الگ الگ عُہدہ دار (افسر) مقرر کئے گئے تھے۔ جہاں گرد سیاح اور مُوَرِّخ مسعودی کی کتاب سے ایک حوالہ بے جا نہ ہوگا:

''جو کاتب رسول اللہ ﷺ کے روبرو ہوتا، وہی لکھتا بھی تھا۔

خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ پیشی کے کاتب تھے۔ ہر قسم کے کام جو حضور ﷺ کو پیش آتے، سب میں وہی کتابت کرتے تھے۔

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اور حُصین بن نُمیر رضی اللہ عنہ، یہ دونوں صاحب آنحضرت ﷺ کی ضروریات لکھتے تھے۔

عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ اور علاء بن عُقبہ رضی اللہ عنہ، یہ دونوں صاحب قرض کے وثیقہ جات، دستاویزات، ہر قسم کے شرائط اور معاملات کے کاتب تھے۔

زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اور جُہیم بن الصّلت رضی اللہ عنہ، یہ دونوں صاحب زکات کی آمدنی اور صدقات کے کاتب تھے۔

حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ حجاز کی آمدنی کا تخمینہ لکھتے تھے۔

مُعیقب بن ابی فاطمہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے مالِ غنیمت کی کتابت کرتے

تھے اور اِسی خدمت پر آنحضرت ﷺ کی جانب سے مامور تھے۔

حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ بادشاہوں کو (منجانب رسول اللہ ﷺ) خط لکھتے تھے اور حضورِ نبوی میں خطوط کا جواب دیتے تھے۔ اُن کا یہ بھی کام تھا کہ فارسی، رومی، قبطی و حبشی زبانوں کے خطوط کا رسول اللہ ﷺ کیلئے ترجمہ کرتے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں اِن زبانوں والوں سے یہ سب زبانیں سیکھی تھیں۔

حنظلہ بن ربیع رضی اللہ عنہ حضورِ نبوی میں جب اُن کاتبوں میں سے کسی شعبہ کا کوئی کاتب موجود نہ ہوتا تو اُن کے خاص فرائض میں یہ اُن سب کی نیابت کرتے تھے اور اُن کا کام آپ رضی اللہ عنہ خود انجام دیتے تھے۔ یہ حنظلہ کاتب کے نام سے مشہور تھے۔

شرحبیل بن حسنہ طانجی رضی اللہ عنہ نے بھی آنحضرت ﷺ کی کتابت کی۔

ابان بن سعید رضی اللہ عنہ اور علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ، اِن دونوں صاحبوں نے بھی کبھی کبھی پیشگاہِ نبوی میں کتابت کی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی رحلت سے چند ماہ پیشتر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی رسول اکرم ﷺ کی کتابت کی تھی۔

رسول اللہ ﷺ کے کاتبوں میں ہم نے صرف اُن اصحاب کے نام لکھے ہیں جو مستقل طور سے آپ ﷺ کے پاس کتابت کرتے رہے، اِس فرض کے ادا کرنے میں مشغول تھے، ایک مدّتِ دراز اُس میں بسر کی اور اُن کی کتابت کے متعلق صحیح روایات بھی وارِد ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے فقط ایک، دو، تین خطوط لکھے تھے، اُن کے نام نظر انداز کردیے گئے ہیں کیونکہ اتنی سی بات پر وہ کاتب کہلانے کے مستحق نہ تھے اور کاتبانِ حضرت نبوی کے ذیل میں اُن کا شمار ممکن نہ تھا"۔ (3)

3- التنبیہ والاشراف صفحہ 282 تا 283

مورّخ ابن اثیر جزری نے بیان کیا ہے کہ ”حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتابت کیا کرتے تھے اور سب سے پہلے اُبی بن کعب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتابت کا کام انجام دیا تھا“۔(4)

4- حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ لکھنا پڑھنا جانتے تھے اور شاہِ غسان نے اُنہیں ایک خط بھیج کر اَپنے ہاں مدعو کیا تھا۔(5)

5- مشہور صحابی حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ جنہوں نے جنگِ بدر میں حصّہ لیا تھا، لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ فتحِ مکّہ سے کچھ پہلے کا واقعہ ہے:

”حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے، زبیر بن العوام اور ابو مرثد ہم تینوں گھوڑ سواروں کو بھیجا کہ تُم روضہ حاج نامی مقام جو مدینہ منوّرہ سے 12 میل کی فاصلے پر تھا، پر جاؤ۔ وہاں ایک عورت ملے گی۔ اُس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہے جو (مکہ کے) مشرکین کے نام ہے۔ تُم وُہ خط اُس سے لے آؤ...... اور حاطب نے اہلِ مکہ کو لکھا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فوج لے کر) آنے والے ہیں۔ پیام رَساں عورت گرفتار کی گئی اور خط بَر آمد ہوا۔ حاطب بن ابی بلتعہ نے اِقرار کرتے ہوئے معقول وُجوہ کے ساتھ اَپنی براءت پیش کی اور جب حقیقتِ حال وَاضح ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عفوو درگزر سے کام لیا“۔(6)

6- عہدِ صحابہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی اُن لوگوں میں شامل تھے جو خُطوط کے جواب میں رسولِ اَکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اَحادیث کو لکھ کر بھیجا کرتے تھے۔(7) اِس سلسلے میں ہمارے ہم عصروں کی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب چٹکی لی ہے۔ فرماتے ہیں:

4- تاریخ الکامل 2/151

5- تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو: صحیح بخاری: کتاب المغازی 2/635

6- تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو: صحیح بخاری: کتاب استتابۃ المرتدین 2/1026، سیرۃ ابن ہشام و تاریخ طبری

7- تاریخ کبیر جلد 4 رقم الترجمۃ: 61

''خط کا جواب دینا اُتنا ہی واجب ہے جتنا کسی کے سلام کا جواب دینا''۔ (8)

7- حضرت عمر اور اُن کی بہن فاطمہ، اُن کے شوہر سعید بن زید اور اُن کے دوست خباب بن الارت رضی اللہ عنہم مدنی زندگی ہی میں نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بالکل ابتدائی مکی زندگی میں بھی لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابھی مشرف بہ اسلام نہیں ہوئے تھے کہ ایک دن اپنی تلوار حمائل کیے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے پاس جانے کے ارادے سے نکلے۔ راستے میں اُنہیں معلوم ہوا کہ اُن کی بہن اور بہنوئی بھی مسلمان ہو گئے ہیں تو اُن کی طرف جانے کا ارادہ کر کے لوٹے۔ اُس وقت اُن کے پاس خباب بن الارت رضی اللہ عنہ تھے اور اُن کے ساتھ ایک کتاب تھی جس میں سورۂ طٰہٰ تھی۔ وہ اُن دونوں کو پڑھا رہے تھے۔ جب اُنہوں نے عمر کے آنے کی آہٹ سُنی تو حضرت خباب رضی اللہ عنہ مکان کے کسی حصے یا کمرے کے اندرونی حصے میں چھپ گئے۔ فاطمہ بنت الخطاب رضی اللہ عنہا نے اُس کتاب کو اپنی ران کے نیچے رکھ لیا۔ حالانکہ عمر جب گھر کے نزدیک آئے تھے تو اُنہوں نے حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ کی قراءت سُن لی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن سے کہا: اچھا مجھے وہ کتاب دو جسے تم لوگ پڑھ رہے تھے۔ میں نے ابھی تمہیں پڑھتے سُنا ہے۔ میں بھی تو دیکھوں کہ وہ کیا چیز ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے ہیں اور عمر رضی اللہ عنہ پڑھے لکھے تھے۔ جب اُنہیں اسلام کی اُمید ہوئی تو کہا: بھائی جان! آپ تو شرک کی نجاست میں ہیں اور اِس کتاب کو پاک شخص کے سوا کوئی دوسرا چھو بھی نہیں سکتا۔ عمر اُٹھ کھڑے ہوئے اور غسل کیا اور اُن کی بہن نے اُن کو وہ کتاب دی جس میں سورۂ طٰہٰ تھی۔ اُنہوں نے اُس کو پڑھا۔ جب اُس کا ابتدائی حصہ پڑھا تو کہا: یہ کلام کس قدر اچھا اور عظمت والا ہے''۔ (9)

غرض حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی مشرف بہ اسلام ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثاروں

8- تاریخِ کبیر جلد 4 رقم الترجمۃ 28.

9- سیرۃ ابنِ ہشام 1/ 226

میں شامل ہو گئے اور شمعِ رِسالت کے نور سے اَپنے آپ کو منوّر کرنے لگے پھر جب مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

"میں اور میرا اَنصاری پڑوسی دونوں بنو اُمیہ بن زید کے گاؤں میں جو مدینہ کے قُرب و جوار میں تھا، رہتے تھے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بارِی سے آیا کرتے تھے۔ جس دن میں جاتا تو اُس دن کی خبریں اور وحی اور دِیگر باتیں آ کر اُس کو بتلا دیتا اور جس دن کہ وہ جاتا تو وہ بھی اَیسا ہی کرتا تھا"۔ (10)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رحلت کے بعد جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرح فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بھی مملکت کے اہم مسائل کے حل میں عہد رسالت کے طرز عمل اور عمل درآمد دریافت کرنے کی جستجو رہتی تھی اور وہ انہی کی روشنی میں فیصلے صادِر کرتے تھے۔ (11)

10- صحیح بخاری: کتاب العلم 1/ 19

11- اِسلامی قوانین کے چار ماخذ ہیں:

1- کتاب اللہ (قرآن مجید)

2- سُنّت نبوی

3- اِجماعِ اُمّت

4- قیاس (ہم صورت و ہم شکل واقعات سے کسی مسئلہ کا استنباط کرنا)

اللہ کا جو پیغام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعہ سے وصول ہوتا، اُسے آپ فوراً ایک ترتیب سے لکھوا دیتے تھے۔ اس مجموعے نے کتاب اللہ اور قرآن کا نام حاصل کیا۔ قرآنی پیغام کی تشریح و توضیح اور اصلاح قوم کے سلسلہ میں ملک کے بہت سے اچھے اور معقول قدیم رواجات کو آپ نے مُتّبعین میں برقرار رہنے دیا۔ یہ بھی اسلامی قانون کا بہت بڑا ماخذ ہے خاص کر اس لئے بھی کہ قرآنِ مجید نے متعدد جگہ اس کا صراحت سے حکم دیا ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر قول و فعل اور ہر امر و نہی واجب التعمیل اور لائق تقلید ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ سنت نبوی علیہ السلام میں بھی صرف قانونی احکام ہی نہیں بلکہ دیگر قسم کے اُمور بھی ملیں گے۔ قانونی احکام کچھ تو قرآنی اجمال کی تفصیل و تکمیل پر حاوی تھے تو کچھ ملکی اچھے رسم و رواج کے مختلف اجزاء کو برقرار رکھنے پر مشتمل تھے۔ پیش ہونے والے مقدمات کے فیصلے، روزمرہ نظم و نسق کا تذکرہ، سرکاری حکام اور افسروں کو ہدایات، خصوصی خطبات و اعلانات، غرض بیسیوں قسم کی چیزیں سنت میں ملتی ہیں۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اپنی خلافت کی ابتداء میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے یہاں تک

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) لیکن بڑا اہم سوال آئندہ کی ترقی کا ہے کہ مستقبل میں پیدا ہونے والے نامعلوم اور ان گنت نئے مسائل سے دوچار ہونے پر کیا کیا جائے؟ اس بارے میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے متعدد اسنادِ صحیحہ کی ایک حدیث متعدد مآخذ سے روایت کی ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو سرکاری افسر مقرر روانہ کیا تو رخصتی باریابی میں حسب ذیل گفتگو فرمائی:

''فرمایا: كَيْفَ تَقْتَضِيْ؟

(اگر کوئی مقدمہ پیش ہو تو) کس طرح فیصلہ کرو گے؟

عرض کی: اَقْضِيْ بِمَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ

کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا۔

فرمایا: فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ

اگر کتاب اللہ میں صراحت نہ ہو تو؟

عرض کی: فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق۔

فرمایا: اِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ۔

اگر سنتِ رسول میں بھی نہ ملے تو؟

عرض کیا: اَجْتَهِدُ بِرَائِيْ۔

تو پھر میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا۔

(پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی:)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لِمَا يُحِبُّ وَ يَرْضٰى۔

تعریف اس خدا کو سزاوار ہے جس نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرستادے کو اس چیز کی توفیق دی جسے اُس کا رسول پسند کرتا ہے''۔ (جامع ترمذی کتاب الاحکام 2/ 247، 248)

یہ مکالمہ نہ تو کوئی کاغذی نظریہ بنا رہا اور نہ ہی کوئی انفرادی واقعہ تھا، اہم معاملات میں استصواب، نگرانی اور تصحیح کی ناگزیر ضرورتوں کے ساتھ ساتھ وسیع صوابدید کا حق خود جناب رسالت مآب کی طرف سے افسران قانون کیلئے تسلیم کرلیا جاتا اور ایک دوسرے موقع پر اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِاُمُوْرِ دُنْيَاكُمْ (تم لوگ اپنے دنیاوی امور زیادہ بہتر جانتے ہو) ارشاد فرما کر اپنے خالص جمالیاتی حکم کو منسوخ کر دینا ایک انقلابی لیکن فیصلہ کن نظیر تھی۔ جس کے باعث اسلامی قانون کے مستقبل نے اپنے متعلق مکمل اطمینان حاصل کرلیا۔ (تفصیل کیلئے دیکھئے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تدوین قانون اسلامی)

کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس امر کی شہادت دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا۔[12]

مؤرخ بلاذری نے اس واقعہ کو ذرا تفصیل سے بیان کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

''مسجد نبوی میں مہاجرین کی ایک مجلس تھی جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ بیٹھ کر دنیا بھر کے معاملات پر جو اُن کے پاس فیصلے کیلئے آیا کرتے تھے، گفتگو کیا کرتے تھے۔ ایک دن انہوں نے کہا کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ مجوسیوں کے ساتھ کیا کیا جائے (اور وہ اہل کتاب بھی نہیں)؟ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ فرمایا کہ اسی قانون کے مطابق برتاؤ کرو جو اہلِ کتاب کیلئے ہے''۔[13]

حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت تک تو بے شمار لوگ تعلیم یافتہ ہو گئے اور اِسلامی

12- صحیح بخاری: کتاب الجہاد 1 / 447، صحیح مسلم، جامع ترمذی: اَبواب السیر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم / 288، مُصنفِ عبدالرزاق: کتاب اہل الکتاب 6 / 96 رقم الحدیث: 10027، موطا امام مالک: کتاب الزکوٰۃ صفحہ 121

13- فتوح البلدان صفحہ 26

خود رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید میں ''وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ'' کی ہدایت ہوئی ہے۔ عہد نبوی میں جملہ اِنتظامی وسیاسی معاملات میں مشاوَرت پر جتنا زِیادہ زور دیا جاتا تھا، اس کے تذکرے سے اَحادیث پُر ہیں۔ پھر قرآن ہی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں بیان ہوا ہے کہ أَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ (ان کے تمام کام آپس کے مشورے سے ہوتے ہیں)۔ (شوریٰ:38)

اِبتدائے اِسلام میں مسجد نبوی عملاً پارلیمان کا کام دیتی تھی اور مجلس شورائے عام کا اجلاس وہیں منعقد ہوتا تھا۔ بعض اَوقات اہم معاملات میں تصفیہ کیلئے تمام لوگوں کی بجائے ان کے نمائندوں کو طلب کیا جاتا تھا۔ عہد رسالت میں بنوہوازن کے مال اور جنگی قیدیوں کی رہائی کا مسئلہ پیش آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جلسہ عام میں لوگوں کی رائے معلوم کرنی چاہی لیکن لوگ بے شمار تھے ہر ایک کی رائے ٹھیک طور پر معلوم نہ ہو سکی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ۔

''ہمیں معلوم نہیں کہ تم میں کون راضی ہے اور کون نہیں۔ تم اب جاؤ اور تمہارے نمائندے (عریف) تمہارا معاملہ ہم سے بیان کریں گے''۔

پھر لوگ چلے گئے اور ان کے نمائندوں نے اپنے لوگوں سے گفتگو کی۔ پھر وہ نمائندے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ وہ لوگ راضی ہیں اور اُنہوں نے اجازت دی ہے۔

مملکت تین بڑ اعظموں پر پھیل گئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کے نسخہ جات کو نقل کروا کے اسلامی مملکت کے گوشہ گوشہ میں روانہ کیا۔ اس سلسلے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تو اپنی صحیح میں ایک دلچسپ باب بھی قائم کیا ہے کہ ''ایک ملک کے عالم دوسرے ممالک کے علماء کو علمی باتیں لکھ کر بھیج سکتے ہیں''۔

اس سلسلے میں پہلے تو انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بہت سے مُصحف لکھوائے اور ان کو ملکوں میں بھجوایا۔ پھر یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فوج کے سردار کو ایک خط لکھا اور فرمایا: اس کو پڑھنا نہیں جب تک کہ تم فلاں مقام پر نہ پہنچ جاؤ۔ پھر جب وہ اس مقام پر پہنچے تو اس نے لوگوں کو وہ خط پڑھ کر سنایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ان کو بتایا۔[14]

پھر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف حکمرانوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نامہ ہائے مبارکہ روانہ کیے تھے، ان کی تفصیل بیان کی ہے۔

8- سب سے اہم قابلِ ذکر امر شاید یہ ہے کہ معمر بن راشد رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف بھی اب جامعہ انقرہ (ترکی) کے ''شعبۂ لسان وتاریخ وجغرافیہ'' کے ذخیرۂ اسماعیل صائب میں ایک مخطوطہ میں دستیاب ہوگئی ہے اور اس طرح راویوں ہی کا نہیں بلکہ ان کی تالیفات کا سلسلہ بھی مکمل ہوگیا ہے۔ چنانچہ مثال کے طور پر ہماری یہ احادیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ملتی ہیں تو اس کے مآخذ یہ ہیں:

الصحیح للبخاری

المُسنَد لاحمد بن حنبل

المُصنَّف لعبد الرزّاق الصنعانی

الجامع لمَعمَر بن راشد

الصحیفة لهمّام بن مُنبّه

14- صحیح بخاری، کتاب العلم 1 / 15

دوسرے الفاظ میں اِمام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کوئی چیز من گھڑت اور جعلسازی کر کے نہیں لکھی بلکہ اِسناد میں ماخذ در ماخذ کا جو سلسلہ دیا ہے، وہ پورے کا پورا واقعی و حقیقی بھی ہے اور اب بتمامہ ہمارے سامنے آجانے سے اُن کی صداقت کی جانچ بھی ممکن ہوگئی ہے اور اِسی پر قلم روکتا ہوں کہ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَجْمَعِیْنَ۔

فقط

ڈاکٹر محمد حمید اللہ حیدر آبادی

5 ربیع الغوث 1374ھ

استانبول

مآخذ و مراجع (مقدمہ)*

1- اعلام از خیر الدین زرکلی

2- اکمال تہذیب الکمال فی اسماء الرجال از ابوعبداللہ مغلطائی بن قلیج بن عبداللہ - الفاروق الحدیثیہ

3- الادلۃ العلمیہ علیٰ جواز ترجمۃ معانی القرآن الی اللغات الاجنبیہ از فرید وجدی - مصر

4- انساب الاشراف از احمد بن یحییٰ بن جابر بلاذری - قاہرہ (مخطوطہ)

5- اُسد الغابہ فی معرفۃ الصحابۃ از ابن اثیر جزری

6- الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب از ابوعمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر

7- الاصابہ فی تمییز الصحابہ از احمد بن علی بن حجر عسقلانی

8- انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا

9- اسلامک ریویو (اگست تا نومبر 1941ء)

10- البدایہ والنہایہ از اسماعیل بن عمر بن کثیر شافعی

11- بغیۃ الوعاۃ فی طبقات اللغویین والنحاۃ از عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی شافعی - دار الفکر، بیروت

12- تہذیب الکمال فی اسماء الرجال از ابوالحجاج یوسف بن عبدالرحمن مزی - دار الکتب العلمیہ، بیروت

13- تہذیب الاسماء واللغات از ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی - ادارۃ الطباعۃ المنیریہ، مصر

14- تاریخ الامم والملوک (تاریخ طبری) از ابوجعفر محمد بن جریر طبری - یورپ

15- تذکرۃ الحفاظ از ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عثمان ذہبی شافعی دمشقی - دائرۃ المعارف، حیدرآباد

16- تاریخ اسلام از ابوعبداللہ محمد بن احمد ذہبی شافعی دمشقی

17- تاریخ زوال و انحطاط سلطنت روما از گبن - آکسفورڈ یونیورسٹی پریس

* محقق نے جن کتب سے استفادہ فرمایا اور جن بعض کتب کے میں نے حواشی میں حوالے دیے، سب کے نام حروف تہجی کے حساب سے اکٹھے لکھ دیے گئے ہیں۔ ۱۲ محمد رضا

18- التاریخ الکبیر از ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری

19- تہذیب التہذیب از احمد بن علی بن حجر عسقلانی

20- تقیید العلم از ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی

21- التراتیب الادار یہ از عبدالحی کتانی

22- تاریخ ادبیاتِ عربی از بروکلمان

23- تاریخ الکامل از ابن اثیر جزری

24- ترکستان از بارتولڈ

25- جامع ترمذی از ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی - ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی

26- الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر از عبدالرحمن بن ابی بکر سیوطی شافعی

27- جامع بیان العلم وفضلہ از ابوعمر و یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر - مصر

28- الروض الانف شرح سیرتِ ابنِ ہشام از ابوالقاسم عبدالرحمن بن عبداللہ سہیلی

29- رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیاسی زندگی از ڈاکٹر محمد حمید اللہ حیدرآبادی

30- رجال صحیح مسلم از ابوبکر احمد بن علی بن منجویہ اصبہانی - دارالمعرفہ، بیروت

31- روئداد موتمر دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدرآباد (1935ء)

32- سیر اعلام النبلاء از ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عثمان ذہبی - مؤسسۃ الرسالہ، بیروت

33- سیرتِ ابنِ ہشام از عبدالملک بن ہشام - یورپ

34- سننِ ابی داؤد از ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی - ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی

35- سننِ نسائی از ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب نسائی - ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی

36- سنن ابنِ ماجہ از ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ - میر محمد کتب خانہ، کراچی

37- سنن دارمی از ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی سمرقندی - قدیمی کتب خانہ، کراچی

38- سننِ دارقطنی از علی بن عمر دارقطنی

39- السیر الحثیث فی تاریخ تدوین الحدیث از ڈاکٹر محمد زبیر صدیقی - حیدرآباد

40- صحیح بخاری از ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری - نور محمد اصح المطابع، کراچی

41- صحیح مسلم از ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری - قدیمی کتب خانہ، کراچی

42- صحیفہ ہمام بن منبہ پر ایک نظر از پروفیسر غلام احمد حریری - ملک سنز، فیصل آباد

43- الطبقات الکبریٰ (طبقاتِ ابنِ سعد) از محمد بن سعد کاتب واقدی - دار التحریر، قاہرہ

44- عرض الانوار المعروف بتاریخ القرآن از عبدالصمد صارم ازہری

45- عہدِ نبوی کا نظامِ حکمرانی از ڈاکٹر محمد حمید اللہ حیدر آبادی

46- عہدِ نبوی کے میدانِ جنگ از ڈاکٹر محمد حمید اللہ حیدر آبادی

47- فتوح البلدان از احمد بن یحیٰ بن جابر بلاذری - یورپ

48- کتاب الثقات از ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد تمیمی - مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدر آباد

49- کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری

50- کتاب الاموال از ابو عبید قاسم بن سلام

51- کتاب الانساب از ابو سعید عبدالکریم بن محمد بن منصور تمیمی سمعانی

52- کتاب الوزراء

53- کتاب المصاحف

54- الکتب الستہ (مجموعہ صحاح ستہ) از صالح بن عبدالعزیز بن محمد بن ابراہیم - دار السلام، ریاض

55- لسان العرب از ابو الفضل محمد بن مکرم ابن منظور افریقی مصری - دار صادر، بیروت

56- معجم المؤلفین از عمر رضا کحالہ - دار احیاء التراث العربی، بیروت

57- مستدرک از ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری

58- مؤطا امام مالک از مالک بن انس اصبحی - مطبع مجتبائی، دہلی

59- مشکوٰۃ المصابیح از ولی الدین تبریزی - ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی

60- مصنف عبدالرزاق از ابو بکر عبدالرزاق بن ہمام صنعانی - المجلس العلمی، بیروت

61- مسندِ احمد از احمد بن حنبل

62- مسندِ دارمی از ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی

63- المبسوط از محمد بن احمد سرخسی

64- المحدث الفاصل از رامہرمزی

65- الوثائق السیاسیۃ فی العہد النبوی والخلافۃ الراشدہ از ڈاکٹر محمد حمید اللہ حیدر آبادی

اَلصَّحِيْفَةُ الصَّحِيْحَةُ

الْمَعْرُوْفُ

بِصَحِيْفَةِ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عن أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَوْنَكَ اللّٰهُمَّ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ أَجْمَعِيْنَ!

حَدَّثَنَا [الشَّيْخُ الْأَجَلُّ الْأَوْحَدُ الْحَافِظُ تَاجُ الدِّيْنِ بِهَاءُ الْإِسْلَامِ بَدِيْعُ الزَّمَانِ] (1) أَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الْمَسْعُوْدِيُّ الْبَنْدِهِيُّ — (2) وَفَّقَهُ اللّٰهُ وَ بَصَّرَهٗ بِعُيُوْبِ نَفْسِهٖ — بِقِرَآءَتِهٖ عَلَيْنَا مِنْ أَصْلِ سِمَاعِهِ الْمَنْقُوْلِ مِنْهُ فِي الْمَدْرَسَةِ النَّاصِرِيَّةِ الصَّلَاحِيَّةِ — خَلَّدَ اللّٰهُ مُلْكَ وَاقِفِهَا — فِي السَّادِسِ وَ الْعِشْرِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةَ سَبْعٍ وَّسَبْعِيْنَ وَ خَمْسِ مِائَةٍ قَالَ

أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الثِّقَةُ الصَّالِحُ أَبُو الْخَيْرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ الْمُقَدَّرِ الْإِصْبَهَانِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَ أَنَا أَسْمَعُ قَالَ

أَخْبَرَنَا(3) الشَّيْخُ أَبُوْ عَمْرٍو عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ ابْنِ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ مَنْدَهْ الْإِصْبَهَانِيُّ قَالَ

أَخْبَرَنَا وَالِدِي الْإِمَامُ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ

أَخْبَرَنَا [......] (4) أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْخَلِيْلِ الْقَطَّانُ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ قَالَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامِ بْنِ نَافِعٍ الْحِمْيَرِيُّ

عَنْ مَعْمَرٍ

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ

هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ

عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

1- لعلّ هٰذا من زيادة بعض المتأخّرين فإنّه لا يطابق ما يلي أى "بصّره بعيوب نفسه"۔ ۱۲المحقق

2- البندهيّ: غير معجم في الأصل و النسبة إلى "پنج ده" قرية بخراسان۔ ۱۲ المحقّق

3- من هنا يبدأ سند النسخة البرلينيّة بعد البسملة۔ ۱۲المحقّق

4- يزاد ههنا كما ذكرنا في المقدّمة: [أبو إسحاق إبراهيم بن محمّد بن الحسين القطّان قال أخبرنا والدى الإمام]-- ۱۲ المحقّق

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔

اے اللہ! تیری مدد

سب خوبیاں اللہ ﷻ کو (سزاوار ہیں) جو مالک سارے جہان والوں کا اور درود ہو اُس کے رسول محمد ﷺ پر اور آپ کی تمام آل پر۔

ہمیں [شیخ، بزرگ، یکتا، حافظ، تاج الدین، بہاء الاسلام، بدیع الزمان][1] ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمٰن بن محمد بن مسعود مسعودی بندھی[2]۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں توفیق دے اور اُنہیں اُن کے عُیوبِ نفس دکھائے۔ نے مدرسہ ناصِرِیَّہ صلاحِیَہ[3]۔ اللہ تعالیٰ اُسے وقف کرنے والے کے مُلک کو ہمیشہ (قائم) رکھے۔ میں اُس (صحیفے) کے اصل سماع سے اپنی قراءت کے ساتھ 26 ذوالحجہ 577ھ کو بیان کیا۔ اُنہوں نے کہا:

ہمیں شیخ، ثقہ، صالح ابوالخیر محمد بن احمد بن محمد بن عمر المقدر اصفہانی نے اس طرح خبر دی جیسا اُنہیں یہ (صحیفہ) سُنایا گیا تھا اور مَیں سُن رہا تھا۔ اُنہوں نے کہا:

شیخ[4] ابو عمرو عبد الوَہَّاب بن ابی عبد اللہ محمد بن اسحاق بن محمد بن یحییٰ بن مندہ اصفہانی نے ہمیں خبر دی۔ انہوں نے کہا:

میرے والد امام ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق نے ہمیں خبر دی۔ انہوں نے کہا:

ہمیں خبر دی[5] ابو بکر محمد بن حسین بن حسن بن خلیل القطّان نے۔ انہوں نے کہا:

ہمیں ابوالحسن احمد بن یوسُف سُلَمی نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا:

ہمیں عبد الرّزّاق بن ہَمّام بن نافع حِمْیَری نے بیان کیا۔

وہ مَعْمَر سے،

وہ ہَمّام بن مُنَبِّہ سے (روایت کرتے ہیں)۔ انہوں نے کہا:

یہ وہ (احادیث) ہیں جنہیں ابو ہریرہ نے ہم سے بیان کیا:

وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

1- غالباً یہ عبارت متاخرین نے بڑھائی ہے کیونکہ بعد میں آنے والی عبارت "اللہ انہیں اُن کے عیوب نہ دکھائے" کی اس کے ساتھ مطابقت نہیں ہے۔۱۲ محقق

2- بندھی: اصل نسخے میں بے نقط ہے اور یہ اسم نسبت "پنج دہ" سے ماخوذ ہے جو خراسان (صوبہ ایران) میں ایک گاؤں تھا۔۱۲ محقق

3- مدرسہ ناصریہ صلاحیہ جس میں صحیفۂ ہٰذا (صحیفۂ ہمام بن منبہ) کی سماعت ہوئی، مصر کے مشہور شہر دمیاط میں واقع ہے۔ اِس مدرسے کے بانی سُلطان الملک الناصر صلاح الدین یوسف ایوبی رحمۃ اللہ علیہ (ولادت 532ھ 1138ء، وفات 589ھ 1193ء) تھے۔ اِسی نسبت سے اسے مدرسہ "ناصریہ صلاحیہ" کہا جاتا ہے۔ آئندہ دُعائیہ جملے میں سلطان رحمۃ اللہ علیہ ہی کی طرف اِشارہ ہے۔ یاد رہے کہ سُلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے اِس نام سے دو مدرسے قائم کئے، دونوں مدرسے مصر ہی میں تھے۔

(دیکھئے: المواعظ والاعتبار بذکر الخطط والآثار المعروف بالخطط المقریزیۃ 2/363، 400، حسن المحاضرۃ فی اخبار مصر والقاہرۃ 2/ 157)

سُلطان ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے مصر، شام، اِسلامی فلسطین، الجزیرہ اور یمن پر حکمرانی (دورِ حکومت: 564ھ تا 589ھ) کی اور اپنے علاقۂ حکومت میں بہت سے مدارسِ اِسلامیہ بنائے۔ (دیکھئے: کتب تواریخ و سیر)۔۱۲ مترجم

4- برلین (جرمنی) کا نسخہ بسم اللہ شریف کے بعد اِسی سند سے شروع ہوتا ہے۔۱۲ محقق

5- وجوہِ مندرجہ مُقدّمہ کے تحت اتنی عبارت بڑھانی پڑتی ہے کہ بظاہر سہوِ کتابت سے اصل میں یہ سطر چھوٹ گئی ہے۔
"ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن حسین القطان نے۔ انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی میرے والد امام"۔۱۲ محقق

حدیث نمبر ۱

اُمّتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی فضیلت

قَالَ (مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ):

نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بَیْدَ أَنَّھُمْ أُوْتُوا الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِیْنَاہُ مِنْ بَعْدِھِمْ فَھٰذَا یَوْمُھُمُ الَّذِیْ فُرِضَ عَلَیْھِمْ فَاخْتَلَفُوْا فِیْہِ فَھَدَانَا اللّٰہُ لَہٗ فَھُمْ لَنَا فِیْہِ تَبَعٌ فَالْیَھُوْدُ غَدًا وَّالنَّصَارٰی بَعْدَ غَدٍ۔

اردو ترجمہ

(حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد) فرمایا:

ہم (سب اُمتوں سے) آخری (اُمت) ہیں اور قیامت کے دِن (سب سے) پہلے ہوں گے مگر اُن لوگوں کو ہم سے پہلے کتاب دِی گئی اور ہمیں کتاب (قرآنِ کریم) اُن سے بعد میں دی گئی۔ پس یہ (جمعہ) وہ دِن ہے جو اُن پر فرض کیا گیا تھا تو اُنہوں نے اِس (کی تعیین) میں اِختلاف کیا* تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں اِس (دِن) کی ہدایت دی۔ پس وہ اِس میں ہمارے تابع ہیں، یہود نے اگلے دِن (ہفتہ) اور نصاریٰ نے پرسوں (اتوار) (کو مقرر کیا)۔**

English Translation

The Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

We are last in all of the Ummah and we will be leading on the day of Judgement But these people were blessed with the Book before us and we were given the Holy Quran after them So, it is that (Friday) day, which was made

obligatory for them, they made it (its fixation) controversial. Then Allah almighty guided us (in respect of that day). So they are followers of us in this regard. The Jews fixed the next day (Saturday) and the Christian fixed the day after tomorrow.(Sunday) for worship.

---

* یہود و نصاریٰ کے ہفتہ اور اِتوار کے تعیُّن سے مُراد اُن کا عبادت کیلئے دِن مخصوص کرنا ہے کیونکہ حضرت موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ نے بنی اِسرائیل سے فرمایا تھا کہ تُم لوگ سارا ہفتہ اپنے کام کاج وغیرہ کرتے رہتے ہو، کم ازکم ایک جمعہ کا دِن تو محض اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے خاص کرلو اور اِس دِن میں نہ کوئی کام کرو اور نہ شکار کرو تو اُنہوں نے کہا: ہم تو اُس دِن کو عبادت کیلئے مُقرر کریں گے جس دِن اللہ تعالیٰ مخلوق کی تخلیق سے فارغ ہوگیا تھا اور وہ ہفتے کا دِن ہے۔ پس اُنہوں نے ہفتے کو مقرر کرلیا سوائے ایک چھوٹی سی جماعت کے جو حضرت مُوسیٰ علیہ السلام کی تعمیل میں جمعہ پر ہی راضی ہوگئی تھی۔ قرآنِ کریم کی یہ آیت یہودیوں کے بارے میں ہی نازل ہوئی:

إِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿۱۲۴﴾

''ہفتہ تو اُنہی پر رکھا گیا تھا جو اُس میں مختلف ہوگئے اور بیشک تمہارا رب قیامت کے دِن اُن میں فیصلہ کردے گا جس بات میں وہ اختلاف کرتے تھے''۔ (ترجمۂ کنز الایمان، نحل: 124)

چنانچہ یہودیوں نے جمعہ کی تعیین میں اختلاف کیا اور ہفتے کا دِن بخوشی عبادت کیلئے مقرر کرلیا۔ اس کے باوجود انہوں نے اپنے اس مقدس دِن میں گناہ کرنے شروع کردیے۔ اِسی طرح نصاریٰ کو حضرت عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے جمعہ کا حکم دیا تو اُنہوں نے کہا: ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہمارا دِن یہودیوں کے دِن سے پہلے ہو لہٰذا اُنہوں نے عبادت کے لیے اِتوار کا دِن اپنالیا۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے مُسلمانوں کو جمعہ کی ہدایت دی اور اِسی وجہ سے اُمّتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو باقی تمام اُمتوں پر فضیلت دی گئی ہے کیونکہ تمام دنوں میں سب سے افضل دِن جمعہ کا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اِس دِن کو یہ فضیلت دی ہے کہ اِس دِن میں وہ ساعت (وقت) ہے جس میں اللہ تعالیٰ ہر قسم کی (جائز) دُعا قبول فرماتا ہے۔ (کتب تفسیر و حدیث) ۱۲-مترجم

** اس حدیث میں یہودیوں اور نصرانیوں کی ہٹ دھرمی اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کا بھی ذکر ہے۔ چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''یہودیوں سے اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کرنا کوئی بعید نہیں ہے۔ اُن سے کہا گیا تھا کہ (بیت المقدس کے) دروازے سے جھکتے ہوئے جانا اور حِطَّةٌ (ہماری مغفرت ہو) کہنا۔ اُنہوں نے خدا تعالیٰ کے اس قول کو تبدیل کیا اور وہ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا (ہم نے سنا اور مخالفت کی) کہتے ہوئے داخل ہوئے''۔ (فتح الباری شرح صحیح البخاری: کتاب الجمعۃ 2 / 356) ۱۲۔مترجم

حدیث نمبر ۲

قصرِ نبوّت کی آخری اینٹ

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَثَلِيْ وَ مَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ ابْتَنٰى بُيُوْتًا فَأَحْسَنَهَا وَأَجْمَلَهَا وَ أَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهَا فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ وَ يُعْجِبُهُمُ الْبُنْيَانُ فَيَقُوْلُوْنَ أَلَا وُضِعَتْ هٰهُنَا لَبِنَةٌ فَتَمَّ بِنَاؤُهٗ فَقَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مِثال اُس شخص جیسی ہے جس نے کئی مکان بنائے اور کیا اچھے، خوبصورت اور مکمل مکان بنائے مگر اُس کے گوشوں میں سے ایک گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ باقی رہ گئی۔ لوگ (اُس مکان کے گرد) گھوم رہے تھے اور وہ مکان اُن کو اچھا لگ رہا تھا۔

وہ کہنے لگے: یہاں پر ایک اینٹ کیوں نہ رکھ دی گئی تاکہ اِس کی تعمیر مکمل ہو جاتی؟

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَیں ہی وہ اینٹ ہوں۔ *

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

The comparison between me and the previous Prophets is like a person who built several houses, beautiful, glorious and complete, but a place equal to a brick left behind to fill

in one of its corners. The people were going around (that house) and appreciating it. They said, "why had it not been placed a brick here to complete its construction?" The Prophet Muhammad (Peace be upon him) said, "I am the brick to be filled".

---

* یہاں مسئلۂ ختمِ نبوت کو ایک مثال سے سمجھایا جا رہا ہے کہ جس طرح کوئی عمارت یا محل خواہ کتنے ہی خوبصورت اور حسین و جمیل کیوں نہ ہوں، اُن میں لاکھ آرائش و زیبائش کی چیزیں لگائیں، طرح طرح سے اُن کا بناؤ سنگار کریں مگر جب تک ایک اینٹ کی جگہ بھی باقی رہے گی، وہ عمارت اور بلڈنگ (Building) بدصورت و نامکمل ہی رہے گی۔ اسی طرح قصرِ نبوت جس کی پہلی اینٹ حضرتِ آدم علیہ السلام ہیں، میں بھی ایک اینٹ کی جگہ باقی تھی۔ اگرچہ اس کے حسن و جمال اور فضل و کمال کو بڑے بڑے جلیل القدر اور عظیم الشان انبیاء و رسل علیہم السلام نے بڑھایا، چڑھایا مگر جب تک آخری اینٹ نہ لگتی تب تک نبوت کی عمارت نامکمل ہی تھی۔ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا میں آ کر نبوت کے محل کو مکمل کر دیا۔

؎ تیرے بغیر ہو نہ سکی رونقِ چمن
پھولوں کو لاکھ بار سجایا بہار نے

۱۲- مترجم

حدیث نمبر ۲

بخیل اور سخی کی تمثیل

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَ الْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ أَوْ جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ إِلٰى ثَدْيَيْهِمَا أَوْ إِلٰى تَرَاقِيْهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِشَيْءٍ ذَهَبَتْ عَلٰى جِلْدِهٖ حَتّٰى تُجِنَّ بَنَانَهٗ وَ تَعْفُوَ أَثَرُهٗ وَجَعَلَ الْبَخِيْلُ كُلَّمَا أَنْفَقَ شَيْئًا أَوْ حَدَّثَ بِهٖ نَفْسَهٗ عَضَّتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَّكَانَهَا فَيُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بخیل اور متصدِّق (صدقہ دینے والا) کی مثال اُن دو شخصوں جیسی ہے جن پر لوہے کے دو جُبّے (چوغے) یا دو زرہیں ہوں جو اُن کے سینے یا ہنسلی کی ہڈیوں تک ہوں۔ جب متصدِّق کوئی چیز صدقہ کرتا ہے تو وہ لوہا اُس کے جسم سے دور ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ اُس کا پور پور بچ جاتا ہے اور اُس کا اثر ختم ہو جاتا ہے اور جب بخیل کوئی چیز خرچ کرتا ہے یا خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو لوہے کا ہر ہر حلقہ اپنی اپنی جگہ اُس کے جسم کو کاٹتا ہے۔ وہ آدمی اُسے کشادہ کرنا چاہتا ہے لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتی۔ *

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

The example of the miser and the generous (giving alms) is like two persons, whose chests or clavicle bones are

covered by his coats or armour. When a generous gives alms, this iron moves away from him until his every part is saved and its effect vanishes. And when a miser spends any thing or intends to do it, every chain of iron at its place, cuts its body. That person wants to make it loose but it did not.

* اِس حدیث میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سخی اور بخیل کی مثال ایک حکیمانہ انداز میں بیان فرمائی ہے جس سے سخی کی فضیلت اور بخیل کی مذمت ظاہر ہوتی ہے یعنی سخی سخاوت کے وقت ہر اُس رُکاوٹ کو ہٹا دیتا ہے جو اُسے سخاوت سے منع کرتی ہو اور بخیل سرمایہ پرستی اور مال سے بے جا محبت میں ایسا جکڑا ہوتا ہے جیسے لوہے کی زِرہ پہنے ہوئے شخص کو زِرہ کی کڑیاں جکڑے ہوئے ہوتی ہیں۔۱۲ مترجم

حدیث نمبر ٤

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمت کو دوزخ سے بچانا

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَثَلِیْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِیْ يَقَعْنَ فِی النَّارِ يَقَعْنَ فِيْهَا وَجَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهٗ فَيَتَقَحَّمْنَ فِيْهَا فَذَاكَ مَثَلِیْ وَ مَثَلُكُمْ اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُوْنِیْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میری مثال اُس شخص کی طرح ہے جس نے آگ جلائی پھر جب اُس آگ نے اپنے ماحول کو روشن کیا تو اُس میں پروانے اور حشرات الارض جو آگ پر گرتے ہیں، گرنے لگیں۔ وہ شخص اُن کو آگ میں گرنے سے روکتا ہے اور وہ اُس پر غلبہ پا کر آگ میں دھڑا دھڑ گر رہے ہیں۔ پس یہی میری اور تمہاری مثال ہے۔ مَیں تمہاری کمر پکڑ کر تمہیں جہنم سے بچا رہا ہوں اور کہہ رہا ہوں کہ آگ سے بچو! مگر تم میری بات نہ مان کر جہنم میں گرے جا رہے ہو۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

The example of mine is like that person who burnt fire and when that fire illuminated its environment them moths and insects who fall into fire start falling. That person prevents them from falling into fire and they are falling one

after the other by dominating him. So, that is your and my example. I am preventing you from hell by holding your waists and warning you to escape from fire. But you by paying no attention to me are falling into hell.

حدیث نمبر ۵*

ایک جنتی درخت کا سایہ

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَّسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَّا يَقْطَعُهَا۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ جس کے سائے میں کوئی سوار سو سال تک چلتا رہے تو بھی اُسے طے نہیں کر سکے گا۔**

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

There is a tree in paradise and in its shade if a rider rides even for one hundred year, he can not cover that distance.

---

* لا یذکر هذا الحدیث فی روایة ابن حنبل – ۱۲المحقق

امام احمد بن حنبل کی روایت میں یہ حدیث مذکور نہیں ہے۔ ۱۲محقق

** سبحان اللہ! جب جنت کا ایک درخت اتنا بڑا ہوگا تو خود جنت کتنی بڑی ہوگی۔ جنت کے مقابلے میں ہماری دُنیا کی حیثیت تو سمندر کے مقابلے میں قطرے جتنی بھی نہیں۔ قرآنِ کریم میں اللہ عزوجل نے جنت کی وُسعت کو اس انداز میں بیان فرمایا ہے:

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ۝

''اور دوڑو اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑان میں سب آسمان و زمین آجائیں، پرہیزگاروں کے لیے تیار رکھی ہے''۔ (ترجمہ کنز الایمان، آل عمران 133)

یہ تو صرف ایک مثال سے بتایا گیا ہے کہ جنت اتنی وسیع و عریض ہے کہ اس میں ساتوں آسمان و زمین آجائیں گے۔ ہماری عقلوں کے لیے جنت کی کشادگی کا احاطہ ناممکن ہے۔ حقیقت اللہ و رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

اسی طرح ایک حدیث پاک سے بھی جنت کی فراخی اور وسعت کا اندازہ ہوتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنِّي لَأَعْرِفُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا فَيُقَالُ لَهُ انْطَلِقْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَذْهَبُ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ أَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَيُقَالُ لَهُ أَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى فَيُقَالُ لَهُ لَكَ الَّذِي تَمَنَّيْتَ وَعَشَرَةُ أَضْعَافِ الدُّنْيَا۔

''میں جہنم سے سب سے آخر میں نکالے جانے والے آدمی کو بھی جانتا ہوں۔ وہ گھٹنوں کے بل گھسٹتا ہوا (جہنم سے) نکلے گا۔

اُس سے کہا جائے گا: چلو! جنت میں داخل ہو جاؤ!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جنت میں جا کر دیکھے گا کہ لوگ اپنے اپنے گھروں میں رہ رہے ہیں۔

اُس سے کہا جائے گا: کیا تمہیں وہ وقت یاد ہے جسے گزار کر آئے ہو؟

وہ کہے گا: ہاں!

پھر اُس سے کہا جائے گا: تمنا کر! وہ تمنا کرے گا۔

پھر اُس سے کہا جائے گا: تم نے جو تمنا کی ہے، وہ اور تمام دُنیا سے دس گنا بڑی جگہ لے لو!

(صحیح مسلم کتاب الایمان 1 105)

جب جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والا ادنیٰ ترین جنتی جنت میں اتنی اراضی کا مالک ہوگا تو سب سے افضل جنتی کی ملکیت کیا کچھ ہوگا۔

جب سب لوگ جنت میں چلے جائیں گے اور جنت میں جانے والا کوئی نہ ہوگا۔ اس کے بعد بھی جنت پُر نہ ہوگی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَبْقَى مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَبْقَى ثُمَّ يُنْشِئُ اللَّهُ لَهَا خَلْقًا مِمَّا يَشَاءُ۔

''جنت میں سے جتنی جگہ اللہ تعالیٰ چاہے گا، خالی رہ جائے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوسری مخلوق پیدا فرمائے گا جس سے چاہے گا''۔ (صحیح مسلم کتاب الجنة و صفة نعيمها و اهلها 2 384)

ان حقائق سے واضح ہوا کہ جنت کی وسعت کو اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ انسانی عقل اس کا ادراک نہیں کر سکتی۔ ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۶

معاشرتی برائیوں سے بچاؤ اور ان کا تدارک

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

إِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ إِیَّاکُمْ وَ الظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَ لَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ إِخْوَانًا۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بدگمانی سے بچو! بدگمانی سے بچو! کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور آپس میں تناجش نہ کرو اور باہم حسد نہ کرو اور ایک دوسرے کے (ظاہری و باطنی) عیب تلاش نہ کرو اور ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے رُوگردانی نہ کرو اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔ *

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

Avoid from suspicions! Avoid from suspicions! Because suspicion is the worst false-hood and do not betray the trust in trade and do not be Jealous of others and do not find faults (revealed and hidden) and never show malice towards other Muslims and do not break off all connections with others. O' devotees of Allah! become

the brother to one another.

* یہ حدیثِ پاک ایک صاف ستھرے معاشرے کی تشکیل کے بنیادی اُصول فراہم کرتی ہے۔ اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن چند برائیوں سے منع فرمایا جو باہمی رنجش کا باعث بنتی اور معاشرتی چین وسکون کو تباہ و برباد کر دیتی ہیں۔ نجش کا معنی ہے کہ کسی شخص کو محض پھنسانے کیلئے کسی چیز کی زیادہ بولی لگانا۔ حسد کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے کو جو نعمت ملی ہے، اُس کے ازالہ کی دُعا اور تمنا کرنا، ایسا شخص دوسرے مسلمانوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ باہمی عداوت ونفرت اور ایک دوسرے سے ناراض رہنا، کسی کی عیب جوئی کرنا، یہ سب بھی معاشرتی واخلاقی برائیوں کے زمرے میں شامل ہیں۔ ان تمام برائیوں اور خرابیوں کا واحد حل یہ ہے کہ تمام مسلمان ایک دوسرے کو اپنا بھائی سمجھیں۔ اسی بنیاد پر بھائی چارے کی فضاء پیدا ہوگی اور معاشرہ ایک راہِ راست پر گامزن ہو جائے گا۔ ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۷

جمعہ کے روز قبولیت کی گھڑی

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

فِى الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَّا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ وَّهُوَ يُصَلِّي يَسْأَلُ رَبَّهٗ شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ إِيَّاهُ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جمعہ کے دن میں ایک ایسی ساعت ہے جس میں کوئی بھی مسلمان حالتِ نماز میں اپنے رب سے جو چیز مانگے، اللہ تعالیٰ اُسے وہ عطا فرما دیتا ہے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

There is such a moment in the Jumm'ah (Friday). When any Muslim while offering his prayers, asks Allah for any thing, he will be blessed with that thing by Allah.

حدیث نمبر ۸

اللہ عزوجل کا فرشتوں سے بندوں کے متعلق سوال

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَلْمَلَائِكَةُ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ قَالُوْا تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَ أَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تمہارے پاس رات اور دن کے فرشتے* یکے بعد دیگرے آتے ہیں اور فجر وعصر کی نمازوں میں اُن کا اجتماع ہوتا ہے پھر (تقرری کے اعتبار سے) رات والے فرشتے اوپر جاتے ہیں تو اللہ عزوجل اُن سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ اُن سے بہتر جانتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا ہے؟

فرشتے عرض کرتے ہیں: (یا اللہ!) ہم جب اُن کے پاس سے واپس آئے تو بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب اُن کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

The angels of day and night come to you one after the other and in the prayers of Fajr and Asar they have their Congregation when (according to their duties) the angels of

night return to Allah Almighty then he asks, though he knows better than they, "In which state did you leave my devotees?" Angels say, (O Allah!) "When we returned from them, they were praying and when we met them they were also praying.

* اِن فرشتوں سے مُراد وہ فرشتے ہیں جو اِنسان کے اچھے بُرے اَعمال لکھنے پر مامور ہیں اور انسان کے اَقوال واَفعال پر شاہد بنائے گئے ہیں۔ انہیں "کِرَامًا کَاتِبِیْن" کہتے ہیں۔ یہ دو فرشتے ہیں جن میں سے ایک دائیں طرف کا فرشتہ ہے جو نیک اَعمال لکھتا ہے اور دوسرا بائیں طرف کا فرشتہ ہے جو بُرے اَعمال لکھتا ہے۔ دائیں طرف کا فرشتہ بائیں طرف والے فرشتے پر گواہ ہوتا ہے۔ یہ فرشتے اِنسان کے اَعمال لکھتے رہتے ہیں حتّٰی کہ جب اِنسان مرجاتا ہے تو اُس کے صحیفۂ اَعمال کو لپیٹ دیا جاتا ہے۔ ۱۲ مترجم

حدیث نمبر۹

فرشتوں کی نمازی کے لیے دُعا

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَلْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى أَحَدِكُمْ مَّا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلّٰى فِيْهِ وَ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَالَمْ يُحْدِثْ۔

اُردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فرشتے تم میں سے ہر ایک (نمازی) کیلئے اُس وقت تک دُعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنے مُصلّے جس پر اُس نے نماز پڑھی ہوتی ہے، پر (باوضو) بیٹھا رہتا ہے اور وضو توڑ کر فرشتوں کو ایذاء نہیں دیتا۔

فرشتے کہتے رہتے ہیں:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ

یا اللہ! اِس کو بخش دے۔ یا اللہ! اِس پر رحم فرما۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

The angels continue to pray for everyone (devoutes) as long as he remains seated (in the state of ablution) on the prayer-mat where he offered his prayer and does not tease the angels by not being in state of ablution. The angels say, اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ۔ "O Allah! forgive him O Allah! have mercy on him".

حدیث نمبر ۱۰

نماز میں آمین کہنے پر سابقہ گناہوں کی معافی

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِيْنَ وَ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ فَوَافَقَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تم میں سے کوئی ایک (نمازی) ''آمین'' کہتا ہے اور فرشتے بھی آسمان میں ''آمین'' کہتے ہیں۔ پس اُن دونوں میں سے ایک کی ''آمین'' دُوسرے کے مُوافق ہو جاتی ہے تو نمازی کے پچھلے تمام گناہ مُعاف کر دیے جاتے ہیں۔ *

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

When any one of you (devouts) says "Ameen" and the angels in Heaven also say "Ameen". So when "Ameen" of both of them coincides, the previous sins of devouts are pardoned.

---

* اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ آمین آہستہ کہنی چاہیے کیونکہ فرشتے بھی آہستہ آمین کہتے ہیں۔ اسی لیے ہم لوگ اُن کے آہستہ آمین کہنے کی آواز نہیں سُن سکتے۔ تو جو لوگ باآوازِ بلند آمین کہتے ہیں، وہ فرشتوں کی مخالفت کرتے ہیں۔ اس طرح وہ بخشش و مغفرت کے انعام سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اللہ ﷻ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۱۱

قربانی کے جانور پر سواری

وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ:

بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْكَبْهَا فَقَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ وَيْلَكَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ ارْكَبْهَا

اردو ترجمہ

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اِس حال میں کہ ایک شخص قربانی کے جانور کے گلے میں پٹہ ڈال کر اُسے ہنکاتا ہوا لے جارہا تھا۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا: اِس پر سوار ہو جا!

اُس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ قربانی کا جانور ہے۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں خرابی ہو، *اس پر سوار ہو جا! تمہیں خرابی ہو، اس پر سوار ہو جا! **

English Translation

And Hazrat Abu Hurayra (May Allah be pleased with him) said.

The state in when a person was driving a camel having a collar around its neck. The Prophet (Peace be upon him) said, "ride on it" He answered 'O Prophet of Allah (Peace be upon him)! It is for sacrifice The Prophet (Peace be upon

him) said, again It is pity, ride on it! It is pity ride on it.

---

* یہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وَیْلَکَ کا لفظ فرمایا ہے یعنی تمہیں خرابی ہو، تمہارا بُرا ہو، تم پر افسوس ہو، تمہارا ستیاناس ہو وغیرہ۔ یہ پیار بھرا غصہ ہے۔ اہلِ عرب اپنے کلام کو مضبوط و مستحکم کرنے کیلئے عموماً ایسے کلمات بولتے ہیں جیسے قَاتَلَهُ اللّٰهُ (اللہ تعالیٰ اس سے قتال کرے)، لَا أَبْ لَهٗ (اس کا باپ نہ ہو)، لَا اُمَّ لَهٗ (اس کی ماں نہ ہو)۔ ان کلمات سے مخاطب کو بددُعا دینا مقصود نہیں ہوتا بلکہ بعض اوقات تحسینِ کلام اور بعض دفعہ تنبیہ مقصود ہوتی ہے۔ بعض اہلِ لغت کے نزدیک یہ کلمات زجر و توبیخ اور لعنت و ملامت کیلئے اور بعض کے نزدیک تعجب و استحسان کیلئے آتے ہیں۔ ۱۲ مترجم

** احناف کے نزدیک قربانی کے جانور پر بلا ضرورت سواری کرنا جائز نہیں جبکہ ضرورت کی بناء پر سواری کر سکتا ہے۔ کیونکہ حدیثِ پاک میں جو سواری پر بیٹھنے کا حکم ہے، وہ بوقتِ ضرورت بیٹھنے کا حکم ہے۔ ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۱۲

دوزخ کی آگ کی شدت دُنیاوی آگ کے مُقابلے میں

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نَارُكُمْ هٰذِهِ مَا يُوْقِدُ بَنُوْ اٰدَمَ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ حَرِّ جَهَنَّمَ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَتَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَّ سِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تمہاری یہ آگ جسے بنی آدم روشن کرتے ہیں، جہنم کی گرمی سے ستر (70) درجے کم ہے۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ (ﷺ)! بخدا! یہ آگ بھی تو ہمارے لئے کافی تھی۔

آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اِس سے اُنہتر (69) درجے زیادہ ہے۔ ہر درجے میں یہاں کی آگ کے برابر گرمی ہے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

The fire which you, the son of Adam, burn is seventy times less hot as compared to the fire of Hell. The companions (May Allah be pleased with them) of Holy Prophet (Peace be upon him) said, "O Prophet of Allah

(Peace be upon him)! By God was this fire not enough for us?" The Prophet of Allah (Peace be upon him) said, "The fire of Hell is sixty nine times more hot than this fire and the heat of each part is equal to the fire of here".

حدیث نمبر۱۳*

اللہ عزوجل کی رحمت اُس کے غضب پر غالب ہے

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِيْ غَلَبَتْ غَضَبِيْ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے کا فیصلہ کیا تو اپنے پاس عرش پر کتاب میں لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

When Almighty Allah decided to create the creatures, He wrote down His verdict that my mercy is dominant over My wrath.

* هذا الحديث بعد رقم 16 عند مسند أحمد بن حنبل -١٢المحقق

حدیث نمبر ۱۴

اگر تم جان لو تو......

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَّ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے! اگر تم وہ جانتے ہوتے جو میں جانتا ہوں تو تم زیادہ روتے اور تھوڑا ہنستے۔ *

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

By His name in whose hand Muhammad's soul is, if you knew that I know then you would have cried more and laughed less.

---

* اس جگہ مسند احمد بن حنبل میں جہاں یہ صحیفہ مرقوم ہے، ایک حدیث زائد ہے جو صحیفۂ ہمام بن منبہ کے دو (برلین، دمشق کے) مخطوطات میں نہیں ہے البتہ تیسرے (مصری) مخطوطے میں وہی ایک حدیث زیادہ ہے۔ ہم نے اُسے کتاب کے آخر میں حدیث نمبر "139" کے تحت لکھ دیا ہے۔ ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۱۵

روزہ ڈھال ہے

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ فَاِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ یَوْمًا صَائِمًا فَلَا یَجْہَلْ وَ لَا یَرْفُثْ فَاِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَہٗ اَوْ شَاتَمَہٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ اِنِّیْ صَائِمٌ

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

روزہ (گناہوں سے) ڈھال ہے تو جب تم میں سے کوئی ایک کسی دِن روزے سے ہو تو وہ کسی سے لڑائی جھگڑا کرے نہ فحش کلامی کرے۔ اگر کوئی اُس سے لڑے یا اُسے گالی دے تو اُسے (روزہ دار کو) جواباً کہنا چاہیے کہ مَیں روزہ دار ہوں۔ مَیں روزے سے ہوں۔ *

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

Fasting is a shield. If any one of you is fasting then he should not quarrel with any one and do not indulge in loose-talk. And, if any one fights with him or abuses him, the person keeping fast should say in answer that I am observing fast, I am observing fast.

* یعنی اگر کوئی شخص روزہ دار سے لڑائی جھگڑا کرے یا اس سے گالم گلوچ کرے تو روزہ دار کو چاہیے کہ کہے: میں روزے سے ہوں اور تجھ سے لڑنے کے لیے تیار نہیں ہوں۔ اس سے فریق مخالف پر یہ اثر پڑے گا کہ وہ خود ہی شرمندہ ہو جائے گا اور دل میں یہ ضرور سوچے گا کہ جب وہ مجھ سے زیادتی نہیں کرنا چاہتا تو میں اس سے کیوں کروں دوسرا مطلب یہ ہے کہ چونکہ روزہ اللہ کے لیے اور میں روزے سے ہوں لہٰذا اللہ تعالیٰ کی پناہ اور ضمان میں ہوں تو مجھ سے لڑنا گویا رب تعالیٰ سے مقابلہ کرنا ہے۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت اپنی مخفی عبادات کو ظاہر کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ فخر و ریا نہ ہو۔ ۱۲ احمد رضا

حدیث نمبر ۱۶

روزہ دار کے مُنہ کی بُو

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

وَ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ يَذَرُ شَهْوَتَهٗ وَ طَعَامَهٗ وَ شَرَابَهٗ مِنْ أَجْلِيْ فَالصِّيَامُ لِيْ وَ أَنَا أَجْزِيْ بِهٖ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! روزے دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے ہاں مُشک سے بھی زیادہ خوشبودار ہے۔

(اللہ ﷻ فرماتا ہے:) روزہ دار میری وجہ سے اپنی چاہت اور اپنے کھانے، پینے کو ترک کرتا ہے۔ پس روزہ میرے لئے ہے* اور میں ہی اِس کی جزا دوں گا** یا میں خود اُس کی جزا ہوں گا۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

By his name in whose hand Muhammad's soul is, the smell of the mouth of a fasting person is more pleasing to Allah than musk, (Allah Almighty said) The fasting person abandons his desires, food and drinks for me. So, his fasting is for Me and I will reward him for this or I will be his reward.

---

* یوں تو ساری عبادات اللہ تعالیٰ کی ہیں مگر روزہ کے بارے میں خصوصیت سے فرمایا کہ یہ میرا ہے۔ اس کی

چند وجوہات ہیں:

-1 دوسری عبادات میں اطاعت غالب ہوتی ہے اور روزہ میں عشق غالب ہے۔ روزہ دار میں عشق کی علامات جمع ہو جاتی ہیں اور عاشقوں کی نشانیاں اس شعر میں بیان کی گئی ہیں:

عاشقاں راشش نشان است اے پسر ۔ آہ سرد و رنگ زرد و چشم تر
گر ترا پرسند سہ دیگر کدام ۔ کم خور و کم گفتن و خفتن حرام

''عاشقوں کی چھ نشانیاں ہیں:

(i) ٹھنڈی آہ بھرنا۔ (ii) رنگ کا پیلا ہونا۔ (iii) آنکھوں کا تر ہونا۔

اور اگر تجھ سے پوچھیں کہ تین دوسری کون سی ہیں؟ (تو کہہ دے کہ)

(iv) کم کھانا۔ (v) کم بولنا۔ (vi) نہ سونا''۔

تو یہ نشانیاں ایک روزے دار میں پائی جاتی ہیں۔ اطاعت شعار بندے کا عوض (بدلہ) ثواب ہے لیکن عاشق کا عوض یار کی ملاقات ہے۔

-2 دیگر عبادات میں ریا ہو سکتی ہے کیونکہ ان کی کوئی نہ کوئی صورت ہوتی اور ان میں کچھ کرنا ہوتا ہے مگر روزے میں ریا نہیں ہو سکتی کہ نہ اس کی کوئی صورت اور نہ اس میں کچھ کرنا ہوتا ہے تو جو آدمی ظاہر و باطن اور اندر، باہر کچھ نہ کھائے، پیے تو وہ یقیناً مخلص ہی ہے کیونکہ ریا کار گھر میں اور چوری چھپے کھا پی کر بھی روزہ ظاہر کر سکتا ہے۔

-3 کل قیامت میں دوسری عبادتیں اہلِ حقوق چھین سکتے ہیں یعنی وہ لوگ جن کے اس کے ذمہ کچھ حقوق ہوں یہاں تک کہ قرض خواہ مقروض سے کہ جس نے باوجود استطاعت کے قرض ادا نہ کیا ہو، سات سو نمازیں تین پیسہ قرض کے عوض لے لے گا، جیسا کہ فتاوٰی شامی میں لکھا ہے مگر روزہ کسی بھی حق والے کو نہ دیا جائے گا۔ رب تعالیٰ فرمائے گا کہ روزہ تو میرا ہے۔ یہ کسی کو نہیں ملے گا۔

-4 کفار و مشرکین دوسری عبادتیں بتوں کیلئے کر لیتے ہیں۔ مثلاً قربانی، سجدہ، حج اور خیرات وغیرہ مگر کوئی کافر بُت کیلئے روزہ نہیں رکھتا اور اگر روزہ رکھتے بھی ہیں تو نفس کی صفائی کیلئے تاکہ اس صفائی سے بتوں کا قرب حاصل ہو۔ غرض کہ روزہ غیر اللہ کے لیے نہیں ہوتا۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ملخصاً) -۱۲ مترجم

** ''وَ اَنَا اجزی بہ'' اور میں ہی اس (روزے) کا ثواب دوں گا۔ اس عبارت کی دو قراءتیں ہیں ''اَجْزِیْ'' معروف اور ''اُجْزٰی'' مجہول۔ مطلب یہ ہے کہ روزے کا بدلہ میں براہِ راست کو دوں گا، تو میں دینے والا اور روزہ دار لینے والا۔ جو چاہوں دوں کہ اس کی جزا مقرر نہیں یا روزہ کا بدلہ میں خود ہوں یعنی دوسری تمام عبادتوں کا بدلہ

جنت ہے اور روزہ کا بدلہ جنت والا رب تعالیٰ اور اس کی وجہ آگے بیان فرمائی جا رہی ہے کہ "روزہ دار اپنی شہوت اور اپنا کھانا میرے لیے چھوڑتا ہے"۔ یعنی دوسرے عابد (عبادت گذار) صرف عابد ہیں لیکن روزہ دار عابد بھی ہے اور عاشق بھی یا مطلب یہ ہے کہ روزہ دار ریا کے لیے کھانا پینا نہیں چھوڑتا بلکہ صرف میری رضا کیلئے چھوڑتا ہے اور ریا کار چھپ کر کھا پی کر جھوٹا روزہ ظاہر کر سکتا ہے۔ ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۱۷

ایک نبی علیہ السلام کا چیونٹیوں کو جلانا

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نَزَلَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجِهَازِهٖ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا وَأَمَرَ بِهَا فَأُحْرِقَتْ فِي النَّارِ فَأَوْحَى [اللّٰهُ] إِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سابقہ انبیاء (علیہم السلام) میں سے ایک نبی ایک درخت کے نیچے ٹھہرے۔ انہیں ایک چیونٹی نے کاٹ لیا تو انہوں نے اپنا سامان اٹھانے کا حکم دیا۔ تمام سامان درخت کے نیچے سے اٹھا لیا گیا پھر آگ لگانے کا حکم دے کر تمام چیونٹیوں کو آگ میں جلا دیا گیا۔ [اللہ ﷻ نے] ان کی طرف وحی کی کہ کیوں نہ ایک ہی (قصوروار) چیونٹی کو مارنے پر اکتفاء کیا ہوتا۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

One of the previous prophets stayed under a tree. When an ant hit him, he ordered to take his luggage away. When all of the luggage was removed from the shade of tree, all ants were burnt by giving order to set them fire. Allah Almighty revealed upon him. Why did you not satisfied by killing the only ant (accused)"

حدیث نمبر ۱۸

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا شوقِ جہاد فی سبیل اللہ

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

وَ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ مَا قَعَدْتُّ خَلْفَ سَرِیَّةٍ تَغْزُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لٰكِنْ لَّا اَجِدُ سَعَةً فَاَحْمِلُهُمْ وَ لَا یَجِدُوْنَ سَعَةً فَیَتَّبِعُوْنِیْ وَ لَا تَطِیْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ یَّقْعُدُوْا بَعْدِیْ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے! اگر مومنوں پر دُشوار نہ ہوتا تو مَیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنے والے کسی بھی لشکر سے پیچھے نہ رہتا* لیکن میرے پاس اتنی وُسعت نہیں ہے کہ مَیں اُن سب کو سواریوں پر سوار کر سکوں اور نہ اُن سب کے پاس سوارِیاں ہیں کہ وہ میرے ساتھ جا سکیں اور انہیں یہ بھی اچھا نہیں لگتا کہ میرے پیچھے اپنے گھروں میں بیٹھے رہیں۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

By him in whose hand Muhammad's soul is, if it would not cause difficulties for Muslims then I would never left behind while any army was fighting in the way of Allah But I do not have enough resources to provide riding to all

(Muslims) and not all (Muslims) have vehicles to accompany me and go. And also it does not seen good that they remain behind me seated in their homes.

---

* ایک جگہ یہ اضافہ ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ أُحْيٰى ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيٰى ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيٰى ثُمَّ أُقْتَلُ۔

''میں چاہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں''۔

(صحیح بخاری: کتاب الجہاد 1 392 عن أبی ھریرۃ)

سبحان اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شوقِ شہادت اور ذوقِ جہاد کا کیا عالم تھا۔اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں بھی بلا کا جذبۂ جہاد تھا۔ان لوگوں کی ایمانی طاقت کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔

افسوس! آج جبکہ اُمتِ مُسلمہ پر ظلم وستم کے پہاڑ ڈھائے جا رہے ہیں، شیطانی طاقتیں اسلام کی عمارت کو منہدم کرنے کی بھرپور کوششیں کر رہی ہیں، طاغوتی قوتیں ہر طرف سے مُسلمانوں کا گھیرا تنگ کر رہی ہیں، دِن بدن Super Powers اِسلامی ممالک پر حملے کر کے اپنا ناجائز تسلُّط جمانے کی گھناؤنی سازشیں کر رہی ہیں، شعائرِ اسلام کی اِس قدر توہین کی جارہی ہے کہ اللہ کی پناہ، اِسلامی اَقدار کا مذاق اُڑایا جا رہا ہے، غرض ہر طرف سے اسلام اور مُسلمانوں کو دبایا اور پسپا کیا جارہا ہے۔

ایسے نازک وقت میں جبکہ ہر مُسلمان پر جہاد بالقوۃ فرض ہو چکا ہے، اسلامی ممالک کے نام نہاد مُسلمان حکمران اُن سامراجی طاقتوں کے خلاف علَمِ جہاد بلند کرنے کی بجائے نوجوانانِ اسلام کے دِلوں سے جہاد جیسے اہم فریضہ کی اہمیت کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔کہیں جہاد کو ''دہشت گردی'' کہا جا رہا ہے تو کہیں سکول کے نصاب سے جہاد کی اہمیت پر مبنی قرآنی آیات واحادیثِ مبارکہ کو نکالا جا رہا ہے تاکہ بچپن ہی میں مسلمان بچوں کے ذہنوں سے جہاد کا نظریہ ختم کر دیا جائے۔

قبل ازیں کہ دُنیوی واُخروی تباہی ہمارا مُقدر بن جائے، ہمیں اپنی اصلاح کر لینی چاہیے۔اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ وہ ہمیں جہاد کی اہمیت کو صحیح معنوں میں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر مسلمان کو جذبۂ جہاد اور جذبۂ شہادت سے سرشار فرمائے۔آمین! ۱۲ مترجم

حدیث نمبر۱۹

ہر نبی کی ایک دُعائے مستجاب

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ تُسْتَجَابُ لَهُ فَأُرِيْدُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنْ أُؤَخِّرَ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِأُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

اُردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
ہر نبی کی ایک دعائے مستجاب ہوتی ہے۔ انشاء اللہ میرا ارادہ ہے کہ میں اُس دُعا کو قیامت کے روز اپنی اُمت کے لیے مؤخر کر دوں۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

One benediction of every prophet is guaranteed to have been heard. Insha Allah I have decided to delay that benediction till the Day of Judgment to get pardon for my Umma.

حدیث نمبر ۲۰

اللہ سے مُلاقات

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهٗ وَ مَنْ لَّمْ يُحِبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ لَمْ يُحِبُّ اللّٰهُ لِقَائَهٗ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اُس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ بھی اُس سے ملاقات کو پسند نہیں فرماتا۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

The person who likes to meet Allah Almighty, Allah Almighty also likes to meet him. And who does not wish to meet him, Allah Almighty also does not like to meet him.

حدیث نمبر ۲۱

امیر کی اِطاعت کا حکم

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
مَنْ أَطَاعَنِيْ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَ مَنْ يَّعْصِنِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَ مَنْ يُّطِعِ الْأَمِيْرَ فَقَدْ أَطَاعَنِيْ وَ مَنْ يَّعْصِ الْأَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

جس نے میری اِطاعت کی، اُس نے اللہ تعالیٰ کی اِطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی، اُس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اِطاعت کی، اُس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی، اُس نے میری نافرمانی کی۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

One who obeyed me is same as he obeyed Allah Almighty and one who disobeyed me is also disobedient to Allah. And one who obeyed his leader is as he obeyed me and one who disobeyed his leader is as he disobeyed me.

حدیث نمبر ۲۲

علاماتِ قیامت

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ يَتَقَبَّلَهٗ مِنْهُ صَدَقَتَهٗ وَقَالَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ وَ يَقْتَرِبُ الزَّمَانُ وَ تَظْهَرُ الْفِتَنُ وَ يَكْثُرَ الْهَرْجُ [قَالُوا الْهَرْجُ] اَيٌّ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:
قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تُم میں مال کثرت کے سبب سے بہہ نہ جائے اور مال والا اس سوچ میں نہ پڑ جائے کہ اُس سے صدقہ کون قبول کرے گا۔
اور حضور ﷺ نے فرمایا: (قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ) علم اُٹھالیا جائے، زمانہ (قیامت سے) قریب ہو جائے، * فتنے عام ہو جائیں اور ''ہرج'' ** زیادہ ہو جائے۔
صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ)! ہرج کیا ہے؟
آپ ﷺ نے فرمایا: قتل، قتل۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

The Day of Judgment will not come until there will be abundance of wealth with you and the rich will be worried for not finding the person to accept alms from him. And

Hazrat Muhammad (Peace be upon him) said: (The Day of Judgment will not come until) the knowledge will be eliminated, the day of judgment will come near. Seditions will be common and Haraj will be on large scale. The companions of Prophet asked, "O Prophet of Allah (Peace be upon him)! What is Haraj?" He replied, Murder and blood shed"

---

* قیامت کا وقت قریب ہو جانے سے مراد یہ ہے کہ وقت بہت جلدی گزرنے لگے گا۔ سالوں پہلے کا واقعہ یوں معلوم ہوگا گویا کل کی بات ہے۔ اس بارے میں حضور پر نور شافع یوم النشور نور مجسم ﷺ کا ایک ارشاد گرامی ملاحظہ ہو جسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے۔ فرمایا:

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُوْنُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَيَكُوْنُ الشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُوْنُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُوْنُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُوْنُ السَّاعَةُ كَاحْتِرَاقِ السَّعَفَةِ اَوِ الْخُوْصَةِ۔

''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ وقت جلدی جلدی گزرنے لگے۔ سال مہینے کی طرح، مہینہ ہفتے کی طرح، ہفتہ دن کی طرح، دن ساعت (گھنٹہ) کی طرح اور ایک ساعت کھجور کی شاخ کے خشک پتوں کے جلنے (کے وقت) کی طرح گزر جائے گا۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان: کتاب التاریخ 9، 297 رقم الحدیث: 6803)

اسی طرح کی ایک حدیث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

(جامع ترمذی: ابواب الزہد عن رسول اللہ ﷺ 2، 59)–۱۲ مترجم

** حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

اَلْهَرْجُ الْقَتْلُ بِلِسَانِ الْحَبْشَةِ۔

''ہرج حبشی زبان میں قتل کو کہتے ہیں''۔ (صحیح بخاری: کتاب الفتن 2، 1047)–۱۲ مترجم

حدیث نمبر۲۳

قیامت سے پہلے ایک عظیم جنگ

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ تَكُوْنُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ وَدَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دو عظیم جماعتوں کے درمیان جنگ نہ ہو جائے۔ ان کے مابین جنگِ عظیم بپا ہوگی اور ان کا دعویٰ (دین) ایک* ہی ہوگا۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

The Day of Judgment will not come until the battle between two great parties is fought. These will be a great war between them and both of them claim to be at right.

* اس حدیث پاک میں جنگ صفین کی طرف اشارہ ہے جو 37ھ میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اور حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مابین صفین کے مقام پر لڑی گئی۔ دعوے سے مراد دین حق اسلام ہے چونکہ دونوں گروہ مسلمان تھے لہٰذا دونوں جنتی تھے۔ اس کی تصدیق حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول مبارک سے بھی ہوتی ہے۔ ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۲۴

قیامت سے پہلے تیس جھوٹے دجالوں کا ظہور

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَنْبَعِثَ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ قَرِیْبٌ مِّنْ ثَلَاثِیْنَ کُلُّھُمْ یَزْعُمُ اَنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تیس (30) کے قریب جھوٹے دجّال نہ نکلیں۔ * ان میں سے ہر ایک کا گمان یہ ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

The Day of Judgment will not come until there will appear about thirty false Dajjals and any one of them will presume to be the prophet of Allah.

---

* ایک حدیث پاک میں ستائیس (27) کذابوں کا ذکر ہے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں:

فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ وَ دَجَّالُوْنَ سَبْعَۃٌ وَّ عِشْرُوْنَ مِنْھُمْ اَرْبَعُ نِسْوَۃٍ وَّاِنِّیْ اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔

"میری اُمت میں ستائیس (27) جھوٹے اور دجال نکلیں گے۔ ان میں سے چار (4) عورتیں ہوں گی حالانکہ میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں"۔

(مسند احمد: باقی مسند الانصار 380/38 رقم الحدیث 23358، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: کتاب الفتن 453/7 رقم الحدیث 12481، کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب القیامۃ 196/14 رقم الحدیث 38360، الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر 368/2 رقم الحدیث: 5946 عن حذیفۃ بن الیمان)

اِسی طرح ایک حدیث میں ستر (70) کا ذِکر بھی ہے۔حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَخْرُجَ سَبْعُوْنَ كَذَّابًا۔

''قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ستر (70) کذاب نہ نکل آئیں''۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: کتاب الفتن 7 / 454 رقم الحدیث: 12490، الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر 2 / 583 رقم الحدیث: 9855 عن عبداللہ بن عمرو)

اِن اَحادیث میں تطبیق یوں ہو سکتی ہے کہ تیس (30) دجالوں سے مُراد وہ جھوٹے نبی ہیں جنہیں لوگوں نے نبی مان لیا اور اُن کا فساد پھیل گیا اور باقی جھوٹے اس کے علاوہ ہیں جنہیں کسی نے نبی نہ مانا اور وہ بکواس کرتے کرتے مر گئے۔ (مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح: کتاب الفتن 7 / 219 مُلخصاً)

اور عدد بیان کرنے سے اُن کذابوں کے کثرتِ خروج کی طرف اِشارہ ہے۔ کیونکہ عدد کی تخصیص زائد کی نفی نہیں کرتی بلکہ کبھی کبھی عدد سے تکثیر (کثرت) مُراد ہوتی ہے۔ جیسا کہ قرآنِ مجید کریم میں ہے:

اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ۔

''اگر تم ستر (70) بار اُن (منافقین) کی معافی چاہو گے تو اللہ ہرگز اُنہیں نہیں بخشے گا''۔

(ترجمہ کنز الایمان، توبہ: 80)

یہاں ستر (70) بار مُعافی چاہنا ہرگز مُراد نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ مُنافقین کے لیے کہ جتنا بھی زیادہ سے زیادہ استغفار کر لیں، اللہ عزوجل اُنہیں معاف نہیں فرمائے گا۔ احادیثِ مذکور بالا کا بھی یہی مُعاملہ ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَ اِلَیْهِ الْمَرْجِعُ وَ الْمَآبُ۔

اِن احادیث کے مِصداق بہت سے کذاب ارضِ مقدسہ پر ظاہر ہوئے اور اپنی سیاہ کاریوں سے اُمّتِ مُسلمہ کو گمراہ کرتے رہے۔ تاریخِ اِسلام میں جھوٹے نبیوں کو اِبتداء زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی ہو گئی تھی۔ چنانچہ مُسیلمہ کذّاب نے یمامہ میں اور اسود عنسی نے یمن میں دعوائے نبوت کیا۔ خلافتِ صدیقی میں طُلیحہ بن خویلد اسدی نے بنی اسد بن خُزیمہ میں اور سجاح تمیمیہ نے بنی تمیم میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ اِس کے بعد وقتاً فوقتاً بہت سے خُبثاء نے اِس جُرمِ عظیم کا ارتکاب کیا۔ ان میں سب سے آخری کانا دجّال ہوگا جو نبوت کا دعویٰ کرنے کے ساتھ ساتھ خدائی کا دعویٰ بھی کرے گا۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ مَسِیْحِ الدَّجَّالِ۔

نوٹ: قارئین ذوی الاکرام والاحتشام! یہ بتانا تو ممکن نہیں کہ اب تک کتنے لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ حدیث نبوی کے مُطابق ستر (70) تو بہر صورت ہوں گے۔ اس موضوع پر مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری نے ایک کتاب بنام ''جھوٹے نبی'' (مطبوعہ نگارشات پبلشرز، لاہور) لکھی ہے جس میں انہوں نے 70 جھوٹے نبیوں کا تعارف، اُن کی تلبیسات اور انجام قلمبند کیے ہیں۔ ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۲۵

قیامت سے پہلے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَ رَآهَا النَّاسُ اٰمَنُوْا أَجْمَعُوْنَ وَ ذٰلِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِيْ إِيْمَانِهَا خَيْرًا۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے اور جب سورج نکلے گا اور لوگ اُسے دیکھ لیں گے تو وہ تمام کے تمام ایمان لے آئیں گے اور یہ اُس وقت ہو گا کہ جب کسی جان کو اُس کا ایمان لانا نفع بخش نہ ہو گا جو اِس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا جس نے حالتِ ایمان میں کوئی نیکی نہیں کی تھی۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

The Day of Judgment will not come until the sun will rise in the west and when it will rise and when the people will see it, they will all believe in Allah. And it will happen at that time when nobody will be have benefit ted his belief because who did not embraced Islam before that or who did not do any goodness being a Muslim.

حدیث نمبر ٢٦

نماز میں شیطانی وسوسے

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِذَا نُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِيْنَ فَإِذَا قُضِيَ التَّاذِيْنُ أَقْبَلَ حَتّٰى إِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ حَتّٰى قُضِيَ التَّثْوِيْبُ أَقْبَلَ يَخْطُرُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ وَ يَقُوْلُ لَهُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ مِنْ قَبْلُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب نماز کیلئے اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر گوز لگاتا ہوا (پاد مارتا ہوا) بھاگ جاتا ہے یہاں تک کہ اُسے اذان (کی آواز) سنائی نہیں دیتی * اور جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو لوٹ آتا ہے اور جب نماز کیلئے تکبیر کہی جاتی ہے تو وہ پھر بھاگ جاتا ہے اور جب تکبیر ختم ہو جاتی ہے تو پھر واپس آ جاتا ہے اور بندے (نمازی) کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور اُسے کہتا ہے: فلاں چیز یاد کر! فلاں چیز یاد کر! یہ چیزیں اُسے اس سے پہلے یاد نہیں ہوتیں حتیٰ کہ وہ یہ بھول جاتا ہے کہ اُس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

When Aadhan is being called the Satan takes to his heels where he can not hear the Aadhan. And when Aadhan

is over, he returns and when Iqamah is said, he again runs away. He returns when Iqamah is over and creates suspicions in the heart of devout. And he says him to remind one thing or the other. These matters were not remembered him before until the devout forgets how much prayer has he offered.

---

* ایک حدیث میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ ذَهَبَ حَتّٰى يَكُوْنَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ ـ

''شیطان جب اذان سُنتا ہے تو اتنا دور بھاگ جاتا ہے جتنا یہاں سے مقامِ ''روحاء'' ہے''۔

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''مقامِ روحاء'' مدینہ شریف سے 36 میل (تقریباً 56 کلومیٹر) کے فاصلے پر ہے۔ (صحیح مسلم: کتاب الصلوٰۃ 1/167 عن جابر) ۱۲مترجم

حدیث نمبر ۲۷

اللہ عزّوجل کا دایاں اور بایاں ہاتھ

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْأَى لَا يَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَ النَّهَارَ اَرَأَيْتُمْ مَّا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَ الْاَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مِمَّا فِيْ يَمِيْنِهٖ قَالَ وَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَ بِيَدِهِ الْاُخْرَى الْقَبْضُ يَرْفَعُ وَ يَخْفِضُ ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا* ہے جسے رات دِن کا خرچ کرنا کم نہیں کرتا۔ غور کرو! جب سے اُس نے آسمان اور زمین کو بنایا ہے، تب سے کس قدر خرچ کر چکا ہے! (اس کے باوجود) اُس خرچ نے اُس کے دستِ کرم میں کوئی کمی نہیں کی۔

حضور ﷺ نے فرمایا: اُس کا عرش پانی پر ہے اور اُس کے دوسرے ہاتھ میں صفتِ قبضہ ہے۔ وہ (جسے چاہتا ہے) بلند فرما دیتا ہے (اور جسے چاہتا ہے) پست فرما دیتا ہے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

The right hand of Allah Almighty is full and expenditures of day and night does not decrease it. Behold since the creation of the heaven and the earth, how much has He spent! (Inspite of it) this spending did not decrease His treasure. The Prophet (Peace be upon him) said, "His throne

(Arhs) is on water and His other hand has power. He elevates (One he wants) and lowers (the other he wants)".

* اللہ ﷻ کی طرف ہاتھ، پاؤں اور دیگر اعضاء کی نسبت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ کیا حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ کے لیے اعضاء ثابت ہیں۔ اگر نہیں تو پھر قرآن وحدیث میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے لیے ان کا استعمال کیوں ہوا اور اگر جائز ہے تو پھر اس کی حقیقت کیا ہے۔ اس بحث کے لیے حدیث نمبر 51 کا حاشیہ ملاحظہ فرمائیں۔ ۱۲ مترجم

حدیث نمبر۲۸

بعد از وصالِ نبوی حضور ﷺ کو دیکھنے کی خواہش

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
وَ الَّذِىْ نَفْسِى بِيَدِهٖ لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى اَحَدِكُمْ يَوْمٌ لَّا يَرَانِى ثُمَّ لَأَنْ يَّرَانِى اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مِّثْلِ اَهْلِهٖ وَ مَالِهٖ مَعَهُمْ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! تم میں سے کسی ایک (ہر ایک) پر ایک دن ضرور ایسا آئے گا کہ وہ مجھے نہیں دیکھ سکے گا پھر اُس کا مجھے دیکھنا اُس کے نزدیک اُس کے اہل وعیال اور مال ومنال سے زیادہ پسندیدہ ہوگا۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

By Him in whose hand my soul is, a day will certainly come when any one of you (every one) will not able to see me and then it will be more pleasing for him to see me than his family, wealth and property.

حدیث نمبر ۲۹

قیصر وکسریٰ کی ہلاکت کی پیشین گوئی

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

يَهْلِكُ كِسْرٰى ثُمَّ لَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُوْنُ قَيْصَرُ بَعْدَهٗ وَلَتُنْفِقُنَّ كُنُوْزَهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَسَمَّى الْحَرْبَ خُدْعَةً۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کسریٰ (شاہِ ایران) ہلاک ہوگا پھر اُس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں اور قیصر (شاہِ روم) بھی ہلاک ہوگا پھر اُس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا اور تُم لوگ ضرور بضرور اُن کے خزانے فی سبیل اللہ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو گے اور آپ ﷺ نے جنگ کا نام "چالبازی" رکھا۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

"Chosroe (the Persian emperor) will be killed and no chosroe will be there after him. And Caesar (the Syrian emperor) will also be killed and no Caesar will be there after him. And you people will certainly spend their treasures in the way of Allah". And Prophet (Peace be upon him) named the war, a deceit.

حدیث نمبر ۳۰

عباد اللہ الصالحین کے لیے اجر

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ ﷻ فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کیلئے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سُنا اور جن کا خیال بھی کسی کے دل پر نہیں گزرا۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

Allah Almighty says, "I have prepared for my devotees, that none of the eyes has ever seen, neither of the ears has ever heard nor any one has thought of it".

حدیث نمبر ۳۱

کثرتِ سوال سے اجتناب کا حکم

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

ذَرُوْنِی مَا تَرَکْتُکُمْ فَاِنَّمَا ھَلَکَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ بِسُؤَالِھِمْ وَ اخْتِلَافِھِمْ عَلٰی اَنْبِیَائِھِمْ فَاِذَا نَھَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَاجْتَنِبُوْہُ وَ اِذَا اَمَرْتُکُمْ بِاَمْرٍ فَاْتُوْا مِنْہُ مَا اسْتَطَعْتُمْ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مجھے اُس وقت تک چھوڑے رکھو جب تک کہ میں تمہیں (کسی چیز کے بیان کرنے میں) چھوڑے رکھوں۔ کیونکہ تم سے پہلے (لوگ) اپنے انبیاء علیہم السلام سے بکثرت سوال کرنے اور اُن سے (اُن سوالوں پر) اِختلاف کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔ پس جب میں تمہیں کسی چیز سے روکوں تو اُس سے اِجتناب کرو اور جب کسی کام کا حکم دوں تو اُس پر بقدرِ اِستطاعت عمل کرو۔*

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

Leave me as long as I leave you because the previous peoples were ruined due to abundant questions and controversies (on the questions) with prophets. So, when I keep you away from any thing, avoid that. And when I order you about anything. Act upon it according to your capacity.

1- دیگر کتبِ حدیث میں یہ حدیث کچھ اضافے کے ساتھ مذکور ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِ مکرم نورِ مجسم شفیعِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ۔

''اے لوگو! اللہ عزوجل نے تم پر حج فرض کیا ہے''۔

ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا حج ہر سال فرض ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے یہاں تک کہ اُس شخص نے پھر یہی سوال پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ تیسری مرتبہ اُس نے پھر یہی سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ مَا قُمْتُمْ بِهَا ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ......۔

''اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج فرض ہو جاتا اور جب فرض ہو جاتا تو تم ادا نہ کر سکتے لہٰذا جس چیز کے بیان کرنے کو میں چھوڑ دوں تم بھی اُسے چھوڑ دو......''۔

(صحیح مسلم: کتاب الحج 1 / 234، سنن نسائی: کتاب الحج 2 / 1)

اس حدیث شریف میں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاداتِ کریمہ پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہاں بکثرت سوال کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ کیونکہ جو کچھ اللہ جل جلالہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ذِمہ داری عائد کی جائے، اُس کی بجا آوری ضروری ہے۔ سوالات کی صورت میں ذِمہ داری بڑھ جاتی ہے اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان اُن باتوں پر عمل نہیں کر سکتا اور یوں وہ مجرم ٹھہرتا ہے۔ چنانچہ پہلی اُمتوں کی ہلاکت کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ وہ انبیائے کرام علیہم السلام سے طرح طرح کے سوالات کر کے اپنے اُوپر ذِمہ داریوں کا بوجھ ڈال لیتے لیکن اُن پر عمل نہ کر سکتے اور اِس طرح وہ اپنے نبی علیہ السلام کی مخالفت کے مرتکب ہوتے۔

یاد رہے! جو باتیں اسلام نے فرض کی ہیں، اُن کے بارے میں معلومات حاصل کرنا منع نہیں بلکہ اُن سے آگاہی ضروری ہے البتہ غیر ضروری سوالات سے ممانعت ہے۔ ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۲۲

جنبی کے لیے روزے کا حکم

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَأَحَدُكُمْ جُنُبٌ فَلَا يَصُوْمُ يَوْمَئِذٍ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب صبح کی نماز (نمازِ فجر) کیلئے اذان دی جائے اور تم میں سے کوئی جنبی (ناپاک) ہو تو وہ اُس دِن کا روزہ نہ رکھے۔*

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

When Aadhan for morning prayer (Fajr Prayer) is being called and any one of you is in state of uncleaniness, do not observe fast that day.

---

* یہ حدیث مُرسَل ہے یعنی اِسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے بذاتِ خود روایت نہیں کیا بلکہ ایک اور صحابی حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے سُنا ہے۔ اِس حدیث کے متعلق ازواجِ مُطہرات رضی اللہ عنہن کے ارشادات، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اِس قول سے رجوع کرنا، ان سب باتوں کو شامل ہم صحیح مُسلم شریف سے ایک اقتباس نقل کیے دیتے ہیں جس سے حقیقت خوب ظاہر ہو جائے گی اور مسئلہ صحیح طور پر واضح ہو جائے گا۔

قَالَ مُسْلِمٌ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ اللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ

أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ فِي قَصَصِهِ مَنْ أَدْرَكَهُ الْفَجْرُ فَلَا يَصُوْمُ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ لِأَبِيْهِ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَ انْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ وَ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَسَأَلَهُمَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ فَكِلْتَاهُمَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُوْمُ قَالَ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى مَرْوَانَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَرْوَانُ عَزَمْتُ إِلَّا مَا ذَهَبْتَ إِلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ فَرَدَدْتَ عَلَيْهِ مَا يَقُوْلُ قَالَ فَجِئْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَ أَبُوْبَكْرٍ حَاضِرٌ ذٰلِكَ كُلَّهُ قَالَ فَذَكَرَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَهُمَا قَالَتَاهُ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هُمَا أَعْلَمُ ثُمَّ رَدَّ أَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا كَانَ يَقُوْلُ فِي ذٰلِكَ إِلَى الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنَ الْفَضْلِ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَجَعَ أَبُوْهُرَيْرَةَ عَمَّا كَانَ يَقُوْلُ فِي ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ قُلْتُ لِعَبْدِ الْمَلِكِ أَقَالَتَا فِي رَمَضَانَ قَالَ كَذٰلِكَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُوْمُ۔

''امام مُسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:......ابوبکر کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی روایات میں بیان کرتے تھے کہ جوشخص حالتِ جنابت میں صبح اُٹھے تو وہ روزہ نہ رکھے۔میں نے اس کا ذکر اپنے والد عبدالرحمٰن بن حارث سے کیا۔انہوں نے اِس کا انکار کیا پھر میں اور میرے والد حضرت عائشہ اور حضرتِ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے۔عبدالرحمٰن نے اُن سے یہ مسئلہ پوچھا۔اُن دونوں نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بغیر اِحتلام کے حالتِ جنابت میں صبح اُٹھتے اور روزے کی نیت کر لیتے تھے۔ ابوبکر کہتے ہیں کہ پھر ہم مروان کے پاس گئے اور اُن سے اِس کا ذکر کیا۔مروان نے کہا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم ضرور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور اُن کے اِس قول کی تردید کرو۔ہم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور اس موقع پر راویِ ابوبکر بھی تھے۔عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ماجرا بیان کیا۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا اُن دونوں نے یہ کہا ہے؟ عبدالرحمٰن نے کہا: ہاں! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ دونوں اس بات کو زیادہ جانتی ہیں۔پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ قول فضل بن عباس سے سُنا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سُنا تھا۔پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس قول سے رجوع کرلیا۔ابنِ جُریج کہتے ہیں: میں نے عبدالملک سے پوچھا: کیا اُن دونوں نے رمضان کے روزے کے بارے میں یہ حدیث بیان کی تھی؟ انہوں نے کہا: آپ

بغیر احتلام کے حالتِ جنابت میں صبح اٹھتے اور روزے کی نیت کر لیتے"۔

(صحیح مسلم، کتاب الصیام، 353، 354)

مسئلہ: اگر کوئی صبحِ صادق کے بعد تک جنبی رہے تو اس کا روزہ جمہور اور ائمہ اربعہ کے نزدیک صحیح ہے جیسا کہ بحثِ مذکور سے ثابت ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ روزہ صحیح ہونے کے لیے طہارت شرط نہیں نہ حقیقی نہ حکمی۔ البتہ اس پر فرض ہے کہ دن نکلنے سے اتنا پہلے نہالے کہ نمازِ فجر ادا کر سکے۔ یہ سب پر فرض ہے خواہ وہ روزہ دار ہو یا غیر روزہ دار۔ اگر اس وقت تک غسل نہ کیا تو گنہگار ہوا اور اب روزے میں بھی کراہت ہوگی۔ یہی کتب فتاویٰ میں مذکور ہے کہ جنابت کی حالت میں روزہ مکروہ ہے۔ ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۳۳

اللہ عزوجل کے نام

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لِلّٰهِ تِسْعَةٌ وَّ تِسْعُوْنَ اسْمًا مِائَةٌ إِلَّا وَاحِدَةٌ مَّنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ إِنَّهُ وِتْرٌ يُّحِبُّ الْوِتْرَ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ عزوجل کے ننانوے (99) نام ہیں،* ایک کم سو (100)۔** جس شخص نے انہیں یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ طاق ہے۔ وہ طاق (عدد) کو پسند کرتا ہے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

Allah Almighty has ninety nine names, one less than hundred. One who learns them, will enter Paradise. Allah Almighty is one and He likes odd (numbers)

---

* اللہ تعالیٰ کے ننانوے (99) ناموں کی تفصیل حضور ﷺ کی اس حدیث پاک میں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّ تِسْعِيْنَ اسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدَةٍ مَّنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

"اللہ تعالیٰ کے ننانوے (99) نام ہیں، ایک کم سو۔ جس نے انہیں یاد کیا، وہ جنت میں داخل ہو گا"۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ

الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ الْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ الْمُحْصِي الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِي الْمُمِيْتُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْأَوَّلُ الْآخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِي الْمُتَعَالِي الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِي الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِي الْبَدِيْعُ الْبَاقِي الْوَارِثُ الرَّشِيْدُ الصَّبُوْرُ۔

''وہ اللہ ہے جس کے سوا کوئی نہیں۔ وہ رحمٰن، رحیم، بادشاہ، پاک، سلامت، امن دینے والا، نگہبان، غالب، زبردست، بڑائی والا، خالق، پیدا کرنے والا، مُصوِّر، بخشنے والا، زبردست، بہت دینے والا، بہت رزق دینے والا، بہت کھولنے والا، علیم، بند کرنے والا، کھولنے والا، پست کرنے والا، بلند کرنے والا، عزت دینے والا، ذلت دینے والا، سمیع، بصیر، حاکم، عادل، باریک بین، خبردار، بُردبار، عظیم، بخشنے والا، شکر پسند، بلند، کبیر، حفاظت کرنے والا، قوت دینے والا، کافی، بزرگ، کریم، نگہبان، قبول کرنے والا، فراخی دینے والا، حکیم، بہت محبت والا، بزرگ، گواہ، سچا، کارساز، قوی، مضبوط، دوست، قابلِ حمد، گھیرنے والا، پہلے پیدا کرنے والا، دوبارہ پیدا کرنے والا، زندہ کرنے والا، مارنے والا، زندہ، ہمیشہ قائم، غنی، بزرگ، اکیلا، بے نیاز، قادِر، صاحب قدرت، پہلا، پچھلا، اوّل، آخر، ظاہر، باطن، مالک، برتر، محسن، توبہ قبول کرنے والا، انتقام لینے والا، مُعاف فرمانے والا، بہت مہربان، مُلک کا مالک، بزرگی اور بخشش والا، عدل کرنے والا، جمع کرنے والا، غنی، غنی کرنے والا، منع کرنے والا، ضرر دینے والا، نفع دینے والا، روشن، ہادی، نیا پیدا کرنے والا، باقی، وارث، راہنما، بڑا تحمل والا''۔

(جامع ترمذی: ابواب الدعوات 2/ 188 تا 190 وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

مسئلہ: اگر اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے کسی کا نام رکھنا ہو تو اِسمِ الٰہی سے پہلے لفظ ''عبد'' * لگانا چاہئے جیسے عبد

* بعض لوگ اپنی کم علمی و کم فہمی کی بناء پر یہ فتویٰ جڑ دیتے ہیں کہ لفظِ ''عبد'' کی اِضافت ماسوی اللہ کی طرف جائز نہیں ہے اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ ''عبد'' کا معنٰی ''عبادت کرنے والا'' ہے (بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

الٰلّٰہ،عبدالرحمٰن،عبدالقدوس،عبدالقادر،عبدالسلام،عبدالرزّاق......۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)اور غیر اللہ کی عبادت کرنا شرک ہے۔لہٰذا عبدالمصطفیٰ وعبدالرسول وغیرہ نام رکھنا جائز نہیں۔

اس مسئلے کو عوام وخواص میں خوب اُچھالا جاتا ہے اور اُنہیں راہِ حق سے بہکانے کی سرتوڑ کوشش کی جاتی ہے۔چند ہی دن پہلے سعودی عرب سے شائع شدہ ایک رسالے ''**احکام تھتمّ المسلم**'' کے مُطالعے کا اِتفاق ہوا جس میں اسی مسئلے کو ایک مُکالے کی شکل میں لکھا گیا تھا۔دلائل کیا تھے! بس یونہی اِدھر اُدھر کی بے مقصد سی باتیں کر کے عوام الناس کے ذہنوں کو خراب کرنے کی ناخوب کوشش کی گئی تھی۔

اگر یہ لوگ حقیقتِ حال سے باخبر ہو جائیں اور ''عبد'' کے لُغوی معنٰی کو ہی صحیح طرح جان لیں تو مزید اس مسئلے میں کلام کرنے کی گنجائش باقی نہ رہے گی۔اس لیے ہم یہاں ایسے مُعترضین کے اعتراض کا اِزالہ کرتے ہوئے لفظِ ''عبد'' کی وضاحت کیے دیتے ہیں:

لفظِ ''عبد'' دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے:

1-عابد (عبادت کرنے والا) 2-غلام،خادم

(المفردات فی غریب القرآن صفحہ 322و323،لسان العرب 9 / 15و16،القاموس المحیط صفحہ 282،المعجم الوسیط صفحہ 600،القاموس الوحید صفحہ 1038،المنجد (عربی) صفحہ 502و(اُردو)625،فیروز اللغات صفحہ 425وغیرھا کتب اللغة)

پہلے معنٰی کے اعتبار سے اِس کی اِضافت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی طرف ہوگی۔اپنے آپ کو اللہ عزّوجل کے سوا کسی کا عبد (عابد) کہنا شرک ہے لیکن دوسرے معنٰی کے اعتبار سے محبوبانِ خدا کی نسبت سے اپنے آپ کو عبد کہنا قطعاً شرک نہیں بلکہ قرآن وحدیث کے مُطابق ہے۔چند حقائق وشواہد مُلاحظہ ہوں:

1- قرآن کریم میں اِرشادِ ربانی ہے:

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآئِكُمْ۔

''اور نکاح کرواپنوں میں اُن کا جو بے نکاح ہوں اور اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا''۔

(ترجمہ کنزالایمان،نور:32)

2- جب حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے منبرِ رسول پر کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا۔اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی۔پھر فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تُؤْنِسُوْنَ مِنْ شِدَّةٍ وَّ غِلْظَةٍ وَّ ذٰلِكَ أَنِّي كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كُنْتُ عَبْدَهٗ وَ خَادِمَهٗ۔

''اے لوگو!میں جانتا ہوں کہ تُم مجھ سے محبت رکھتے ہو اور یہ اس لیے ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا ہوں اور میں آپ کا عبد (غلام) اور خادم ہوں''۔(کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال 3 / 147)

(بقیہ حاشیہ برصفحہ آئندہ)

ہمارے ہاں اکثر اِن ناموں والے حضرات کو ''عبد'' کے بغیر پکارا جاتا ہے مثلاً عبدالقادر کو قادر، عبدالقدوس کو قدوس، عبدالرزاق کو رزاق...... کہہ دیا۔ اس کی دو صورتیں ہیں:

1- اگر تو اُن اَسماء کا اِطلاق غیر اللہ پر جائز نہیں تو ایسے نام مخلوق کیلئے ہرگز نہیں بولے جا سکتے جیسے رحمن، خالق، معبود، باری، قیوم، قدوس ** ...... وغیرہ۔

2- اگر اِن اَسماء کا اِطلاق غیر اللہ پر جائز ہے تو ایسے نام مخلوق کیلئے بولے جا سکتے ہیں جیسے علی، رشید، کبیر، قادر، رحیم، کریم، عزیز...... وغیرہ۔

عوام الناس اور خصوصاً دیہاتوں میں اکثر لوگوں کے نام بگاڑ دیے جاتے ہیں جن سے وہ نام بہت حقیر معلوم ہوتے ہیں جیسے عبدالرشید کو ''شیدا''، عبدالقدوس کو ''قدُو''، عبدالجلیل کو ''جیلا'' کہہ دیا۔ ایسا کہنا صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ اس طرح اللہ تعالیٰ کے ناموں کی توہین ہوتی ہے اور اگر ان ناموں سے مُراد خاص اللہ تعالیٰ کی ذات ہو تو یہ صریح کفر ہوگا۔ ۱۲مترجم

** یہ جو بظاہر اَسمائے حُسنیٰ کا حصر کیا گیا ہے، اس کے بارے میں امام یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''علماء کا اِتفاق ہے کہ اِس حدیث میں اللہ تعالیٰ کے اَسماء کا حصر نہیں ہے اور اِس حدیث کا مقصود یہ ہے کہ یہ وہ ننانوے (99) نام ہیں کہ جس نے انہیں یاد کر لیا وہ جنت میں داخل ہوگا...... حافظ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

3- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی طرف نکلے۔ اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی۔ مالِ غنیمت میں سونا، چاندی تو نہ ملا البتہ ساز و سامان اور طعام دستیاب ہوا۔ واپسی پر ایک جگہ قیام فرمایا۔ اِسی اَثناء میں قَامَ عَبْدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُلُّ رَحْلَهٗ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عبد (غلام) ساز و سامان کھولنے لگا''۔ (صحیح مسلم: کتاب الایمان 1 / 74)

اِن دونوں احادیث میں ''عبد'' کی نسبت صراحۃً حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی گئی ہے۔

اِن دلائل سے یہ بات اظہر من الشمس والامس ہوگئی کہ عبد کا ایک معنٰی غلام بھی ہے۔ لہٰذا اس معنٰی کا اعتبار کرتے ہوئے لفظِ ''عبد'' کی نسبت انبیاء و اولیاء کی طرف کرنا جائز ہے۔ تو عبدالمصطفیٰ، عبدالنبی اور عبدالرسول نام رکھنا جائز ہے۔ ۱۲مترجم

** مُلّا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

مَنْ قَالَ لِمَخْلُوْقٍ يَا قُدُّوْسُ اَوِ الْقَيُّوْمُ اَوِ الرَّحْمٰنُ اَوْقَالَ اسْمًا مِنْ اَسْمَاءِ الْخَالِقِ كَفَرَ۔

''جس نے کسی مخلوق کو قدوس یا قیوم یا رحمٰن یا اللہ تعالیٰ کے (خاص) اسماء میں سے کسی اِسم کے ساتھ پکارا، اُس نے کفر کیا''۔ (شرح فقہ اکبر صفحہ 238۔ اسی طرح مجمع الانہر (1 / 690) میں ہے) ۱۲مترجم

ابوبکر بن عربی مالکی نے بعض علماء سے یہ نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ایک ہزار نام ہیں۔ ابن العربی نے کہا: یہ بہت قلیل ہیں..... اور ایک قول یہ بھی ہے کہ ان کا تعین اسمِ اعظم اور لیلۃ القدر وغیرہ کی طرح مخفی ہے''۔ (شرح صحیح مسلم: کتاب البر والصلۃ والادب 2/342)

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اپنے اَسماء کو حُسنیٰ (اچھے) فرمایا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ ارشاد ہے:

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى۔

''اور اللہ ہی کے ہیں بہت اچھے نام''۔ (ترجمہ کنز الایمان، اعراف:180)

حدیث پاک میں جو اللہ تعالیٰ کے ننانوے (99) نام بیان کیے گئے ہیں، اُن کے علاوہ بھی بہت سے اَسماء ایسے ہیں جن کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر جائز ہے بشرطیکہ وہ اچھے اور جامع المعنٰی نام ہوں اور ہاں! ہر وہ لفظ جس کا معنٰی صحیح ہو، اُس کا اطلاق اللہ عزوجل کی ذاتِ پاک پر لازم ضروری نہیں بلکہ ایسے اَسماء جن میں کوئی عیب و نقص پایا جاتا ہو، وہ اللہ تعالیٰ کیلئے استعمال نہیں کرنے چاہئیں جیسے اللہ تعالیٰ خالق الکل ہے لیکن اگر کوئی باقی مخلوق کو چھوڑ کر اُسے خالق الخنزیر یا خالق الخبائث کہے تو یہ جائز نہیں اگرچہ حقیقۃً ایسا ہی ہے لیکن اس قسم کے اَلفاظ سے اللہ تعالیٰ کی تنزیہ واجب ہے۔

تنبیہ: اگر کوئی اللہ تعالیٰ کو بُرے اَسماء یا توہین آمیز صفات سے مَوسوم کرے تو ایسا کرنا کفر ہے جیسے کوئی شخص اِمکانِ کذبِ* باری تعالیٰ کا قائل ہو یعنی اللہ قدوس سے جھوٹ جیسے فعلِ بد کے صدور کا قائل ہو تو یہ سراسر کفر ہے۔۱۲ مُترجِم

---

* اہلسنّت و جماعت کا عقیدۂ حقّہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر نقص و عیب سے بالکل منزّہ و مُبرّا ہے۔ چونکہ جھوٹ بھی ایک عیب ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ اُس سے کُلّی طور پر پاک ہے۔ چنانچہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مِنْ صِفَاتِ كَلِمَاتِ اللّٰهِ كَوْنُهَا صِدْقًا وَالدَّلِيْلُ عَلَيْهِ اَنَّ الْكَذِبَ نَقْصٌ وَّ النَّقْصُ عَلَى اللّٰهِ مُحَالٌ۔

''اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے اُس کا سچا ہونا ہے اور اُس پر دلیل یہ ہے کہ کذب (جھوٹ) نقص ہے اور نقص اللہ تعالیٰ پر مُحال ہے''۔

(مفاتیح الغیب المعروف تفسیر کبیر 13/161 زیرِ آیت وَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا)

معتزلہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ پر قادر ہے مگر بالفعل ایسا نہیں کرتا۔ (معاذ اللہ)

بالکل یہی عقیدہ ایک نام نہاد مُسلمان جماعت کے امام اور قطبُ الارشاد مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی عَلَيْهِ مَا عَلَيْهِ کا ہے۔ لکھتے ہیں:

''امکانِ کذب (جھوٹ کا ممکن ہونا-۱۲) بایں معنٰی کہ جو کچھ حق تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے، اُس کے خلاف پر وہ قادر ہے مگر باختیار خود اُس کو نہ کرے گا، یہ عقیدہ بندہ کا ہے''۔ (فتاویٰ رشیدیہ 1/45)-۱۲ مُترجِم

حدیث نمبر ۳۴

مالدار کی بجائے غریب کو دیکھو!

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلٰى مَنْ هُوَ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَ الْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تم میں سے کوئی ایک ایسے شخص کی طرف دیکھے جس کو اُس پر مال اور شکل و صورت میں فضیلت حاصل ہو تو اُسے چاہئے کہ وہ اپنے سے کمتر شخص کی طرف دیکھے جس پر اُسے فضیلت حاصل ہے۔*

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

When any one of you look at a person who is superior in wealth and appearance to him then he should look at an inferior person on whom he has an edge.

* اسی مفہوم کی ایک حدیث جو تھوڑے سے اضافے کے ساتھ وارد ہوئی ہے، ملاحظہ ہو!

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَّمَنْ لَّمْ تَكُوْنَا فِيْهِ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَّلَا صَابِرًا مَنْ نَّظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ إِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاقْتَدٰى بِهٖ وَمَنْ نَّظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ إِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا فَضَّلَهٗ بِهٖ عَلَيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَّظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ إِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَ نَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ إِلٰى مَنْ

هُوَ فَوْقَهٗ فَاَسِفَ عَلٰی مَا فَاتَهٗ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ شَاكِرًا وَّلَا صَابِرًا۔

''دو باتیں ایسی ہیں کہ جس میں وہ پائی جائیں، اللہ تعالیٰ اُسے شاکر و صابر لکھتا ہے اور جس میں یہ دونوں خصلتیں نہ ہوں، اُسے اللہ تعالیٰ شاکر و صابر نہیں لکھے گا:

1- جو شخص دینی مُعاملات میں اپنے سے اُوپر والے کی طرف دیکھے اور اُس کی پیروی کرے۔

2- دُنیاوِی اُمور میں اپنے سے نیچے والے کی طرف دیکھے اور اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکر ادا کرے کہ اُسے اِس پر فضیلت دی۔ اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو شاکر و صابر لکھتا ہے۔

جو آدمی دینی اُمور میں اپنے سے نیچے والے کی طرف اور دُنیاوِی اُمور میں اپنے سے اُوپر والے کی طرف دیکھے اور اُس پر افسوس کرے جو اُسے نہیں ملا، اللہ تعالیٰ اُسے شاکر و صابر نہیں لکھتا''۔

(جامع ترمذی: ابواب صفۃ القیامۃ 2 / 77، کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال: کتاب الاخلاق 3 / 257و258 رقم الحدیث: 6423)

اِس حدیث پاک میں دو باتوں کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک تو ترکِ دُنیا اور دُوسرا مُسابقت فی الدین کی ترغیب دِلائی گئی ہے۔ یعنی دُنیاوِی چیزوں میں اپنے سے کم تر کو دیکھو تا کہ شکر کرو۔ اگر تمہارے پاس ایک مکان ہے تو بے گھر کو دیکھو، اگر تمہیں تین وقت کا کھانا مُیسر ہے تو اُسے دیکھو جس کے پاس ایک وقت کا بھی کھانا نہیں ہے اور دین کے مُعاملے میں اپنے سے برتر و فوق تر کو دیکھو تا کہ عبادت میں تکبُّر سے بچو۔ اگر تم پنجگانہ نماز پڑھتے ہو تو تہجُّد گزار کو دیکھو، اگر تم فرائض کی بجا آوری کرتے ہو تو اُسے دیکھو جو نوافل کی تکمیل بھی پابندی سے کرتا ہے۔

اگر اِس کے برعکس کیا جائے تو عبادت میں تکبُّر و غرور پیدا ہو جائے گا جس سے عمر بھر کی جمع پونجی ضائع ہونے کا خطرہ ہے اور دُنیاداری میں اگر اپنے سے زِیادہ مالدار کو دیکھا جائے تو حرص و ہوس بڑھتی ہی چلی جائے گی اور دِل نہیں بھرے گا۔ اِنسان کتنا ہی امیر ہو جائے، اُس کی لالچ کم نہیں ہوتی بلکہ بڑھتی چلی جاتی ہے۔ کیونکہ حضورِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهٗ ثَانِيًا وَّلَا يَمْلَأُ فَاهُ اِلَّا التُّرَابُ۔

''اگر اِنسان کے لیے سونے کی ایک وادِی ہوتی تو وہ دوسری بھی چاہتا۔ اس کا مُنہ مٹی ہی بھر سکتی ہے''۔ (جامع ترمذی: ابواب الزہد 2 / 59)

اے میرے مُسلمان بھائیو! ہمیں چاہیے کہ بقدرِ ضرورت رِزقِ حلال پر قناعت کریں اور ہر حال میں اللہ ﷻ کا شکر ادا کریں۔ اللہ توفیقِ عمل عطا فرمائے۔ آمین! ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۳۵

کتے کے جُوٹھے برتن کی پاکی

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

طُهُوْرُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْهِ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈالے تو اُسے چاہیے کہ اُس برتن کو (پاک کرنے کیلئے) سات مرتبہ دھوئے۔*

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

When a dog pollutes the utensil of any one of you, then you should wash (to clean) it seven times.

* شروع شروع میں جب کتوں سے دُور رہنے کا حکم دیا گیا تو سات مرتبہ دھونے کا کہا گیا۔ یہ سخت حکم اس لیے تھا کہ لوگ کتوں سے دُور رہیں۔ پھر بعد میں تین بار دھونے کا حکم دیا گیا لہٰذا تین بار دھونا کافی ہے البتہ تسلی کے لیے سات مرتبہ دھولے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ ۱۲مترجم

حدیث نمبر ۳۶

نماز میں سستی کرنے والوں کے لیے وعید شدید

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

وَ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ اٰمُرَ فِتْيَانِيْ أَنْ يَّسْتَعِدُّوْا لِيْ بِحُزَمٍ مِّنْ حَطَبٍ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ أُحَرِّقُ بُيُوْتًا عَلٰى مَنْ فِيْهَا۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! میرا جی چاہتا ہے کہ جوانوں کو لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں۔ پھر ایک شخص کو جماعت کروانے کا کہوں۔ پھر مَیں اُن لوگوں کو (جو نماز کیلئے نہیں آتے) اُن کے گھروں سمیت آگ لگا دوں۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

By him in whose hand Muhammad's soul is, I have decided to order my young ones to collect wood and then ask some one to lead the prayer. Then I set on fire these people (who do not come for prayer) along heir homes.

حدیث نمبر ۳۷

خصوصیات و امتیازاتِ مصطفیٰ

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَ اُوْتِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

میری رُعب کے ذریعے مدد کی گئی ہے اور مجھے جوامع الکلم (جامع کلمات)* عطا کئے گئے ہیں۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

I was helped through awe and was blessed with eloquence.

1- وہ کلمات جو قلیل الالفاظ اور کثیر المعانی ہوں۔۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۳۸

ایک جوتا پہن کر چلنے کی ممانعت

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ أَحَدِكُمْ أَوْشِرَاكُهُ فَلَا يَمْشِ فِيْ إِحْدَاهُمَا بِنَعْلٍ وَّاحِدٍ وَّ الْأُخْرٰى حَافِيَةٌ لِيُحْفِيْهِمَا جَمِيْعًا أَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

جب تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ یا پٹہ ٹوٹ جائے تو وہ اس طرح نہ چلے کہ اُس کے ایک پاؤں میں جوتا ہو اور دوسرا پاؤں ننگا ہو یا تو وہ دونوں پاؤں کو ننگا کرے یا دونوں میں جوتا پہنے۔*

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

If lace or strap of shoe of any one of you is broken, you should not walk by wearing shoe in one foot and other foot is bare. Either you should wear both the shoe or both the feet should be bare.

* ایک جوتا پہن کر چلنا معیوب لگتا ہے اور اِس طرح چلنے سے دُوسری خرابی یہ پیدا ہوتی ہے کہ ایک پاؤں پر زمین کے گرم، سرد اثرات مُرتب ہوتے ہیں جبکہ دُوسرا پاؤں محفوظ رہتا ہے۔ اِس طرح بیک وقت دو قسم کا اثر ہوتا ہے جو کہ نقصان کا باعث ہے لہٰذا منع فرمایا گیا۔ ۱۲ مُترجم

حدیث نمبر ۳۹

نذر تقدیر کو نہیں ٹالتی

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا يَأْتِي ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَّمْ أَكُنْ قَدْ قَدَّرْتُهُ وَلٰكِنْ يُّلْقِيهِ النَّذْرُ وَ قَدْ قَدَّرْتُهُ لَهُ اسْتُخْرِجَ بِهِ مِنَ الْبَخِيْلِ وَ يُؤْتِيْنِي عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ اٰتَانِيْ مِنْ قَبْلُ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:) نذر (منت)* انسان کو ایسی کوئی چیز نہیں دیتی جو میں نے اُس کے مُقدر میں نہ کی ہو لیکن نذر سے اُسے وہی چیز ملتی ہے جو میں نے اُس کے مقدر میں کی ہوتی ہے۔ (البتہ) اس (نذر) کے ذریعے بخیل سے کچھ (صدقہ و خیرات) نکل آتا ہے اور وہ مجھے نذر کی خاطر وہ کچھ دیتا ہے جو اس سے پہلے (عام حالات میں) نہیں دیتا تھا۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

(Allah Almighty says) Vow does not give man a thing that I have not decided for him in his fate. But vow causes to provide only that thing which is in his fate. (Although) that (vow) makes possible something (alms and charity) from a miser in my way that was not given before that (in routine).

* نذر و نیاز، منت و مُراد سب ایک ہی چیز کے مختلف نام ہیں۔ نذر کا معنیٰ یہ ہے کہ کسی غیر واجب کام کو اپنے اُوپر واجب و لازم کر لینا۔ نذر کا پورا کرنا بالاجماع واجب ہے۔ قرآنِ کریم میں اسی کی بابت ہے:

وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ۔

''اور اپنی منتیں پوری کریں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، حج: 29)

بعض نذروں کا پورا کرنا ضروری ہوتا ہے اور بعض کا نہ پورا کرنا ضروری ہے جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَ مَنْ نَّذَرَ اَنْ يَّعْصِيَهٗ فَلَا يَعْصِهٖ۔

''جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نذر مانی تو وہ اس کی اطاعت کرے (منت پوری کرے) اور جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی نذر مانی تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے (منت پوری نہ کرے)''۔

(صحیح بخاری: کتاب الایمان والنذور 2/991)

نذر کی دو قسمیں ہیں:

1-**نذر حرام**: ہر وہ نذر جو اللہ تعالیٰ کی معصیت و نافرمانی میں ہو، حرام ہے۔ اس قسم کی نذریں زمانۂ جاہلیت میں ہوا کرتی تھیں۔

2-**نذر مباح**: وہ نذر جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری یا تقرُّب میں ہو۔

نذرِ مُباح کی دو اقسام ہیں:

(i)**نذر شرعی**: وہ نذر جس کا پورا کرنا واجب ہو۔ اگر پوری نہ کی تو گناہگار ہوگا۔ یہ کبھی کسی کام کے ساتھ مشروط ہوتی ہے اور کبھی مُطلَق (آزاد) ہوتی ہے:

مشروط: کوئی کہے کہ اگر میرا یہ کام ہوگیا تو ایک روزہ رکھوں گا یا مال صدقہ کروں گا وغیرہ۔

مُطلق: جو کسی کام کے ساتھ مُقیّد نہ ہو۔ کوئی کہے کہ میں اللہ عزوجل کی رضا کی خاطر ایک غلام آزاد کروں گا یا مدرسہ بنواؤں گا وغیرہ۔

(ii)**نذر عُرفی**: وہ نذر جس کا پورا کرنا مُستحب (پسندیدہ) ہو۔ اس کے پورا کرنے پر ثواب ہو اور نہ کرنے پر گناہ نہ ہو۔ مثلاً کوئی شخص کہے کہ اگر میرا یہ کام ہوگیا تو میں ختمِ گیارہویں شریف دلواؤں گا یا کسی نبی، ولی کے دربار شریف پر لنگر تقسیم کروں گا۔

یاد رھے! مزارات پر اگر کوئی چیز بانٹی جائے یا لنگر تقسیم کیا جائے تو اس سے صرف اور صرف تقرُّبِ الٰہی مقصود ہو نہ کہ صاحبِ مزار کی قربت۔ نیز لنگر وہیں تقسیم کیا جائے جہاں غرباء و فقراء کو فائدہ ہو۔

نذر اور منت کے مسائل کی تفصیل بہارِ شریعت (9 17 تا 21) مُلاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۴۰

اِنفاق فی سبیل اللہ

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ اللّٰهَ قَالَ أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ وَ سَمَّى الْحَرْبَ خُدْعَةً۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (اے میرے بندے!) تُو (میری راہ میں) خرچ کر! میں تجھے اور عطا کروں گا اور حضور ﷺ نے جنگ کا نام "دھوکہ" رکھا۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

Allah Almighty said, "(O' my people!) you (in my way) spend. I will bless you with more. The Prophet (peace be upon him) named the war, a deceit.

حدیث نمبر ۴۱

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ایک چور

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

رَاٰى عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ رَجُلاً يَّسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ عِيْسٰى *[سَرَقْتَ فَقَالَ كَلَّا وَ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيْسٰى اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ كَذَّبْتُ عَيْنَىَّ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے ایک آدمی کو چوری کرتے ہوئے دیکھا تو اُس سے کہا: **تو نے چوری کی ہے؟

اُس نے کہا: نہیں! اُس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی الٰہ (معبود) نہیں!

تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا: میں اللہ پر ایمان لایا اور اپنی آنکھوں کی تکذیب کی۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

When Easa (Peace be upon him) saw a person stealing, he said to him, "you have committed theft". He refused and said, By his name who is worthy of worship. Hazrat Easa said, "I believe in Allah and belie my eyes".

* ضاعت ورقة من البرلينية و "[" علامة ابتداء السقطة۔ ۱۲المحقق

** یہاں سے حدیث نمبر 55 تک مخطوطہ برلین کا ایک ورق ضائع ہو گیا ہے۔ ۱۲محقق

حدیث نمبر ٤٢

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے خزانچی ہیں

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَا أُوْتِيْكُمْ مِنْ شَيْءٍ وَّلَا أَمْنَعُكُمُوْهُ إِنْ أَنَا إِلَّا خَازِنٌ أَضَعُ حَيْثُ أُمِرْتُ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں تمہیں (اپنی طرف سے) کوئی چیز نہیں دیتا اور نہ ہی تمہیں (اپنی مرضی سے) اُس سے روکتا ہوں۔ میں تو ایک خزانچی ہوں۔ وہاں رکھتا ہوں، جہاں مجھے حکم ہوتا ہے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

I do not give you any thing (from mine) and also do not stop you (by my own will). I was just a trustee. I keeps where I am directed to.

حدیث نمبر ۴۳

امام کی اقتداء

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَ إِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَ إِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا أَجْمَعِيْنَ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

امام اس لئے ہوتا ہے کہ اُس کی اقتداء کی جائے۔ پس تُم (کسی بھی مُعاملے میں) اُس کی مُخالفت نہ کرو تو جب وہ تکبیر کہے تو تُم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تُم بھی رکوع کرو اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ (اللہ تعالیٰ نے اُسے سُنا جس نے اُس کی حمد کی) کہے تو تُم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ (اے اللہ! اے ہمارے رب! تمام قسم کی حمد تیرے ہی لئے ہے) کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تُم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تُم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو!

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

The leader of the prayer is to be followed. So you (in any matter) do not deviate from his lead. So when he says Takbeer you must say Takbeer. And when he bows in Raku

you should follow him and when he says سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ (Allah listened to one who praised him) him you must say اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ (O Allah, O our Lord, All prayer are for you) and when he prostrates himself, you have to follow him. And when he say prayer in sitting posture you must follow him.

حدیث نمبر٤٤

نماز کا حُسن

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

أَقِيْمُوا الصَّفَّ فِى الصَّلٰوةِ فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نماز میں صف بندی کیا کرو کیونکہ صف بندی نماز کے حُسن سے ہے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

Stand in a row for prayer as rows for prayers are beauties of prayer.

حدیث نمبر ۴۵

حضرت آدم و موسیٰ علیہما السلام کے مابین مباحثہ

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

تَحَاجَّ اٰدَمُ وَ مُوْسٰى فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِیْ اَغْوَيْتَ النَّاسَ فَاَخْرَجْتَهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ اِلَى الْاَرْضِ فَقَالَ لَهٗ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسَى الَّذِیْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ عِلْمَ كُلِّ شَیْءٍ وَّاصْطَفَاهُ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِهٖ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَلُوْمُنِیْ عَلٰى اَمْرٍ قَدْ كَانَ كَتَبَ عَلَیَّ اَنْ اَفْعَلَ مِنْ قَبْلِ اَنْ اُخْلَقَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى-

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(ایک بار) حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے مابین مباحثہ ہوا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُن سے کہا: آپ وہی آدم ہیں جنہوں نے لوگوں کو بہکایا اور اُنہیں جنت سے زمین پر نکالا؟

حضرت آدم علیہ السلام نے اُن سے فرمایا: آپ وہی موسیٰ ہیں جنہیں اللہ عزّوجلّ نے ہر چیز کا علم عطا کیا اور اپنی رسالت کے سبب لوگوں پر برگزیدہ بنایا؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ہاں!

حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: کیا آپ مجھے اُس چیز پر ملامت کرتے ہیں جس کا کرنا مجھ پر میری پیدائش سے بھی پہلے لکھ دیا گیا تھا؟

پس اس طرح حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر سبقت لے گئے۔*

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

(Once) there held a discussion between Hazrat Adam (Peace be upon him) and Hazrat Moses (Peace be upon him). Hazrat Moses (Peace be upon him) said to him, "Is it you who misguided the people and excluded them from paradise to the earth?" Hazrat Adam (Peace be upon him) said him, "It is you Moses who was granted knowledge of everything by Allah Almighty and was made most respectable due to his Prophet hood among people". Hazrat Moses (Peace be upon him) replied, "Yes," Hazrat Adam (Peace be upon him) said, "Do you blame me for the thing which was written in my fate to do even before my birth" So in that way Hazrat Adam (Peace be upon him) excelled Hazrat Moses (Peace be upon him).

* اس حدیثِ مبارک میں تقدیر کی طرف اشارہ ہے کہ جو کچھ بھی ہوا، سب تقدیرِ خداوندی اور حکمتِ الٰہی کے مطابق ہوا۔ اس میں حضرت آدم علیہ السلام کا عمل دخل نہ تھا۔ اس سے حضرت آدم علیہ السلام کی براءت ظاہر ہوگئی اور وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر سبقت لے گئے۔ ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ٤٦

حضرت ایوب علیہ السلام اور سونے کی ٹڈیاں

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

بَيْنَمَا أَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ أَيُّوْبُ يَحْتِيْ فِيْ ثَوْبِهِ قَالَ فَنَادَاهُ رَبُّهُ يَا أَيُّوْبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ وَلٰكِنْ لَا غِنٰى لِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دریں اثناء کہ حضرت ایوب علیہ السلام عریاں غسل فرما رہے تھے، آپ علیہ السلام پر سونے کی ٹڈیوں کا ایک انبوہِ کثیر گرنے لگا۔ آپ علیہ السلام اُنہیں اپنے کپڑے میں سمیٹنے لگے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُن کے رب نے اُنہیں ندا فرمائی کہ اے ایوب! کیا میں نے تمہیں اُس سے بے نیاز نہیں کیا جو تُم دیکھ رہے ہو؟

حضرت ایوب علیہ السلام نے عرض کیا: ہاں! اے میرے رب! لیکن میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہوں۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

when Hazrat Job (Ayyub Peace be upon him) was taking bath undressed, a swarm of gold locusts started falling on him. He started collecting them in his garments Hazrat Muhammad said: His Lord called him and said, "O Job did I not make you free of what you are seeing?" He said, "Yes, 'O my Lord, but I am not free from you blessings".

حدیث نمبر ۴۷

حضرت داوٗد علیہ السلام کا زبور پڑھنا اور کسبِ روزی کرنا

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

خُفِّفَ عَلٰى دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهٖ فَتُسْرَجُ فَكَانَ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُسْرِجَ دَابَّتُهٗ وَ كَانَ لَا يَأْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حضرت داوٗد علیہ السلام پر قرآن * آسان کیا گیا۔ آپ علیہ السلام اپنی سواری کو زِین ڈالنے کا حکم دیتے تھے۔ پس اُسے زِین ڈالی جاتی۔ آپ علیہ السلام اپنی سواری کو زِین ڈالنے سے پہلے قرآن مکمل کر لیتے تھے اور آپ علیہ السلام صرف اپنے ہاتھوں کی کمائی کھاتے تھے۔ **

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

The Quran was made easy for Hazrat Dawud (Peace be upon him). He directed to saddle the horse and recited he whole quran before his horse was saddled. He lives on live hood earned by himself.

---

* یہاں لفظ ''قرآن'' اپنے لُغوی معنیٰ میں ہے یعنی ''پڑھی ہوئی کتاب'' اور اِس سے مُراد حضرت داوٗد علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل کی گئی کتاب ''زبور شریف'' ہے۔ لفظ ''قرآن'' کا اِطلاق صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی کتاب پر نہیں ہوتا بلکہ ہر نبی پر نازل ہونے والی کتاب پر ہوتا ہے۔ ۱۲ مترجم

** رِوایات میں ہے کہ حضرت داوٗد بن ایشا علیہ الصلوٰۃ والسلام زِرہ بناتے تھے اور یہی آپ علیہ السلام کا ذریعۂ مُعاش تھا۔ اللہ تعالیٰ نے لوہے کو آپ علیہ السلام کیلئے نرم کر دیا تھا چنانچہ آپ علیہ السلام لوہے کو ہاتھ میں لے کر دباتے تو وہ موم کی طرح پگھل جاتا۔ ہر روز دِن یا رات کے ایک حصے میں آپ علیہ السلام ایک زِرہ بناتے جو ایک ہزار دِرہم کی ہوتی تھی۔ ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۴۸

مردِ صالح کا خواب

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

رُؤْيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّ اَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صالح شخص کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ (1/46) ہے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

"The dream of a pious man is forty-sixth part of prophet hood.

حدیث نمبر ٤٩

کون کسے سلام کرے؟

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ وَ الْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَ الْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ۔

اُردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
چھوٹا بڑے کو، راہگیر بیٹھے ہوئے کو اور قلیل (جماعت) کثیر کو سلام کرے۔*

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

"The younger should pay salam to elder, the passer by should pay salam to one who is sitting and minority class should pay salam to the class in majority.

---

* سلام مُسلمانوں میں باہمی مُلاقات کے وقت دی جانے والی سلامتی اور خیریت کی ایک دُعا ہے۔ سلام کو عام کرنے کا حکم دیا گیا ہے کہ اِس سے آپس میں پیار و محبت بڑھتا ہے۔

سلام کا سُنّت طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں سے سلام کیا جائے اور دایاں ہاتھ دائیں ہاتھ میں ملا کر کہا جائے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

"آپ پر سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو"۔

جواب میں دوسرا شخص یہ کہے:

وَ عَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ۔

"آپ پر بھی سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو"۔

سلام اور جوابِ سلام پر "وَبَرَكَاتُهٗ وَ مَغْفِرَتُهٗ" کا اضافہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

حدیث پاک میں بتقاضائے ادب چھوٹے کو بڑے پر، چلتے کو بیٹھے ہوئے پر اور تھوڑوں کو زیادہ پر سلام کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ ادب کے زیادہ قریب ہے ورنہ اگر اس کے اُلٹ بھی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۵۰

کفار کے ساتھ جنگ وجدال

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا أَزَالُ أُقَاتِلُ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَائَهُمْ وَ أَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَاوَ حِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں لوگوں سے اُس وقت تک مُقاتلہ کرتا رہوں گا جب تک وہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ (کوئی الٰہیں مگر اللہ) نہ پڑھ لیں۔ پس جب اُنہوں نے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہا تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون (جانیں) اور مالوں کو بچالیا بجز اُن کے حق * کے اور اُن کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔**

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

I will continue to fight with people until they accept that there is no God but Allah. So when they said, لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ (There is no God but Allah), They saved them selves and their wealth except their right (meaning the price given for their right) and Allah is responsible for their fate.

* یعنی کسی کا حق دلوانے کیلئے قصاص و دیت لیا جا سکتا ہے۔۱۲ مترجم

** اس حدیث شریف میں واضح کیا گیا ہے کہ جب تک کوئی شخص اسلام قبول نہیں کرتا، اُس سے لڑنا اور اُس کے خلاف جہاد کرنا مسلمانوں کی ذمہ داری ہے البتہ یہ کہ وہ جزیہ قبول کر کے ہتھیار ڈال دے اور جب کوئی شخص

توحید کی گواہی دے دیتا ہے تو اُس کی جان، مال اور عزت محفوظ ہو جاتے ہیں اور مُسلمان حکومت پر اُس کی حفاظت فرض ہو جاتی ہے۔

علاوہ ازیں اس حدیث مُبارک میں اِس بات کا بھی واضح اِعلان کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص مُسلمان ہونے کے باوجود شرعی حدود کو پامال کرتا ہے تو وہ سزا سے نہیں بچ سکتا۔ چنانچہ خود رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ذاتی دُشمنوں کو مُعاف فرما دیا کرتے تھے لیکن اِسلامی اَحکام اور حدود کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ضرور سزا دی جاتی۔

مذکورہ بالا حدیث میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی مُسلمان شخص بظاہر اسلامی اُحکام و فرائض بجالائے تو اُس سے وُہی سُلوک کیا جائے گا جو دوسرے مسلمانوں سے کیا جاتا ہے۔ اگر اُس کا باطن ظاہر کے خلاف ہے تو اللہ تعالیٰ خود اُس سے بازپُرس فرمائے گا۔ ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۵۱

جنت و دوزخ کے مابین مُباحثہ

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَ النَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ أُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَ الْمُتَجَبِّرِيْنَ وَ قَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِيْ لَا يَدْخُلُنِيْ إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَ غِرَّتُهُمْ فَقَالَ اللّٰهُ لِلْجَنَّةِ إِنَّمَا أَنْتِ رَحْمَتِيْ أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِيْ وَقَالَ لِلنَّارِ إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابِيْ أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِيْ وَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰى يَضَعَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهَا رِجْلَهٗ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَ يُزْوٰى بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ وَّلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهٖ أَحَدًا وَّ أَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(ایک بار) جنت اور دوزخ آپس میں حجت کرنے لگیں (اپنے آپ کو ایک دوسرے پر ترجیح دینے لگیں)۔

دوزخ نے کہا: مجھے متکبرین اور متجبرین (جابرین) کی وجہ سے ترجیح ہے۔

جنت نے کہا: مجھے کیا! میرے اندر صرف کمزور، لاچار اور عاجز لوگ داخل ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تُو تو صرف میری رحمت ہے۔ مَیں تیرے ذریعے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا، رحم کروں گا اور دوزخ سے فرمایا: تُو تو صرف میرا

عذاب ہے۔ مَیں تیرے ذریعے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا، عذاب دوں گا اور تُم میں سے ہر ایک کیلئے پُر ہونا ہے۔

رہی دوزخ تو وہ پُر نہیں ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (اپنی شان کے مُطابق) اُس میں (بے مثال کیفیت سے) اپنا قدم* رکھے گا تو وہ کہے گی: بس! بس! تب وہ پُر ہو جائے گی اور اُس کا بعض (حصہ) بعض سے مل جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرتا اور رہی جنت تو اللہ تعالیٰ اُس (کو بھرنے) کیلئے ایک اور مخلوق پیدا کر دے گا۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

Once Paradise and hell started to argue (giving preference itself to the other). "I was given preference because of arrogants and cruels". said Hell. Paradise said, "I do not care! Only weak, helpless and submissive people will enter me". Allah Almighty said to Paradise, "You are my blessing, I will bless My devotees whom I want". And he said to Hell, "You are My wrath and through you I will punish Whose whom I want. Both of you have to be covered". Hell will not become full until Allah Almighty (according to his glory) will put His foot, then Hell will say stop! stop! It will be full. Some part of it will be combined with the other. And Allah is never tyrant to his creatures And for Paradise Allah Almighty will create one more creature.

---

* اس قسم کی احادیث مُتشابہات میں سے ہیں۔ ان پر ایمان لانا ضروری ہے۔ حقیقی مطلب ومفہوم اللہ

جل جلالہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں۔ علماء فرماتے ہیں کہ ایسی احادیث میں کوئی کلام نہیں۔ ان کے الفاظ حق ہیں لیکن ظاہری معنی مُراد نہیں بلکہ وہ معنی مُراد ہے جو اللہ عزوجل کی شان کے لائق ہے۔

قرآنِ کریم اور احادیث مبارکہ میں جہاں کہیں بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کے اعضاء کا ذکر ہے مثلاً اللہ کا ہاتھ، اللہ کی انگلیاں، اللہ کا پاؤں، اللہ کی پنڈلی...... وغیرہ وغیرہ۔ ان سب کا استعمال اللہ عزوجل کیلئے استعارۃً ہے نہ کہ حقیقۃً۔ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ ان اعضاء سے مُراد اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے۔

اہلسنّت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جسم سے پاک ہے۔ کیونکہ جسم حادث ہے اور حدوث اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات تو قدیم اور ازلی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وجود ضروری ہے بلکہ وہ واجب الوجود (واجب الذات) ہے لیکن اس کا جسم نہیں۔ یہ یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مجسم ہے اور آج کل ایک نام نہاد مُسلمان جماعت انگریز کی پیداوار بھی خدا کی جسمیت کی قائل ہے چنانچہ اس جماعت کے مجدد اور امام علامہ وحیدالزمان حیدرآبادی لکھتے ہیں:

وَلَهُ تَعَالٰی وَجْهٌ وَّعَيْنٌ وَّيَدٌ وَّكَفٌّ وَّقُبْضَةٌ وَّأَصَابِعُ وَسَاعِدٌ وَّذِرَاعٌ وَّصَدْرٌ وَّجَنْبٌ وَّحَقْوٌ وَّقَدَمٌ وَّرِجْلٌ وَّسَاقٌ وَّكَنَفٌ كَمَا تَلِيقُ بِذَاتِهِ الْمُقَدَّسَةِ۔

''اللہ تعالیٰ کیلئے اُس کی ذاتِ مقدسہ کے لائق یہ اعضاء ثابت ہیں:

چہرہ، آنکھ، ہاتھ، ہتھیلی، مُٹھی، انگلیاں، کلائی، ذراع (کہنی کے سرے سے درمیانی انگلی کے سرے تک کا حصہ)، سینہ، پہلو، کمر، پاؤں، ٹانگ، پنڈلی، بازو''۔ (ہدیۃ المہدی 1/ 9)

حالانکہ فقہائے کرام نے تصریح کی ہے کہ اللہ عزوجل کے جسم کا قائل کافر ہے۔ چنانچہ علامہ شامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

إِنْ أَنْكَرَ بَعْضَ مَا عُلِمَ مِنَ الدِّيْنِ ضَرُوْرَةً كَفَرَ بِهَا كقوله إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جِسْمٌ كَالْأَجْسَامِ۔

''اگر ضروریاتِ دین سے کسی چیز کا مُنکر ہو تو کافر ہے مثلاً یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ اجسام کے مانند جسم ہے''۔ (ردّ المحتار علی الدر المختار المعروف فتاویٰ شامی 1/ 83) ۱۲-مترجم

حدیث نمبر۵۲

طاق ڈھیلوں سے استجمار کرو

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُوْتِرْ۔

اُردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب تم میں سے کوئی بھی اِستجمار (استنجاء کیلئے ڈھیلے استعمال کرنا) کرے تو اُسے چاہئے کہ طاق تعداد میں (استعمال) کرے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

"If any one of you do istijmar (use of clods for Istinja) he should use it in odd numbers".

حدیث نمبر ۵۴

اللہ کے ہاں نیکی اور برائی کا شمار

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِذَا تَحَدَّثَ عَبْدِيْ بِأَنْ يَّعْمَلَ حَسَنَةً فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهٗ حَسَنَةً مَّا لَمْ يَعْمَلْهَا فَإِذَا عَمِلَهَا فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهٗ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَإِذَا تَحَدَّثَ بِأَنْ يَّعْمَلَ سَيِّئَةً فَأَنَا أَغْفِرُ لَهَا مَا لَمْ يَعْمَلْهَا فَإِذَا عَمِلَهَا فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهٗ بِمِثْلِهَا۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میرا بندہ کوئی نیکی کرنے کی بات کرتا ہے تو میں اُس کی ایک نیکی لکھتا ہوں۔ پھر جب وہ اُس نیکی کو کر لیتا ہے تو میں اُس کی دس (10) نیکیاں لکھتا ہوں اور جب میرا بندہ کسی گناہ کرنے کی بات کرتا ہے تو میں اُس وقت تک اُسے معاف کرتا ہوں جب تک وہ اُس گناہ کو کر نہیں لیتا اور جب وہ گناہ کرتا ہے تو میں اُس کا صرف ایک گناہ لکھتا ہوں۔*

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

"When any one of My servant intends to do good deed I write one good in his account and when he does it, ten goods are added in his account by Me. And My servant intends to do wrong deed, I pardon him until he commits

that sin. Only one sin is written in his account by Me.

* یہ حدیث پاک قرآن مجید کی اِس آیتِ مبارکہ کے موافق ہے:

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰى إِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ۔

''جو ایک نیکی لائے تو اس کے لیے اُس جیسی دس ہیں اور جو برائی لائے تو اُسے بدلہ نہ ملے گا مگر اُس کے برابر اور اُن پر ظلم نہ ہوگا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، انعام:160)۔۱۲مترجم

حدیث نمبر ٥٤

جنت کی معمولی جگہ کی قدر و قیمت

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

وَ اللّٰهِ لَقِيْدُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ لَّهُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ کی قسم! جنت میں تم میں سے کسی ایک کیلئے کوڑا (چابک) رکھنے کی جگہ اُس کیلئے آسمان وزمین کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

"By God. In paradise the Place to put whip is better than all things in the heaven and the earth for ever one of you".

حدیث نمبر ۵۵

اللہ تعالیٰ کی عطاء و بخشش

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ أَدْنٰى مَقْعَدِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِنْ هُيِّىَٔ لَهٗ أَنْ يُّقَالَ لَهٗ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى وَ يَتَمَنّٰى فَيُقَالُ لَهٗ هَلْ تَمَنَّيْتَ]* فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ لَهٗ فَإِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَ مِثْلَهٗ مَعَهٗ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے جنت میں سب سے کم درجے کے ٹھکانے والے کو اگر وہ (ٹھکانہ) اُس کے لئے تیار کیا جائے، کہا جائے گا: تمنا کر!

وہ تمنا کرے گا اور (مزید) تمنا کرے گا پھر اُسے کہا جائے گا: کیا تُو نے تمنا کر لی ہے؟**

وہ کہے گا: ہاں!

اللہ تعالیٰ اُسے فرمائے گا: تجھے تیری یہ ساری تمنائیں اور اُن کے ساتھ ان کی مانند اور عطا کی گئیں۔***

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

The ones among you residing in lowest grade of Paradise, if that (place) is prepared for him, will be said to have desire. When will he wish and has more wishes, then he will be asked, "did you wish for something?" He will say "Yes" "All these desires and others like them has been

bestowed upon you".

* [''علامة انتهاء السقطة من البرلينية۔ ١٢المحقق

** مخطوطۂ برلین کے گم شدہ ورق کی عبارت یہاں ختم ہوتی ہے۔١٢محقق

*** یعنی جو تمنائیں اور آرزوئیں اُس بندے نے کی ہوں گی، وہ تمام بھی ملیں گی اور اس کے علاوہ ان کے برابر مزید اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور اُس کے اِنعامات و اِکرامات اُس بندے پر ہوں گے۔

اسی کی مثل ایک حدیثِ پاک حدیث نمبر 5 کے حاشیے میں زیرِ بحث آئی جس میں ہے کہ وہ بندہ اللہ تعالیٰ سے جو مانگے گا، وہ اور ہماری اس دُنیا سے دس گنا بڑی جگہ اُسے دی جائے گی۔ یہ ادنیٰ ترین جنتی کی شان ہے تو اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے اور انبیاء و رُسل کس بلند و بالا مقام پر فائز ہوں گے۔ ١٢مترجم

حدیث نمبر ۵۶

انصار صحابہ کی فضیلت

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَءًا مِّنَ الْأَنْصَارِ وَ لَوْ يَنْدَفِعُ النَّاسُ فِيْ شُعْبَةٍ أَوْفِيْ وَادٍ وَّالْأَنْصَارُ فِيْ شُعْبَةٍ لَّا نْدَفَعْتُ مَعَ الْأَنْصَارِ فِيْ شِعْبِهِمْ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اگر ہجرت (کی فضیلت) نہ ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک فرد ہوتا اور اگر لوگ کسی گھاٹی یا وادی میں جاتے اور انصار کسی اور گھاٹی میں جاتے تو میں انصار کے ساتھ اُن کی گھاٹی میں جاتا۔*

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

If these is no (virtue or importance) of migration then I will also be an individual of Ansar. And if people go in a valley and Ansar go in another valley then I will accompany Ansar in their valley.

---

* اس حدیث پاک میں انصار صحابہ کی فضیلت بیان کی گئی ہے نیز میں مؤلفۃ القلوب کا بھی تذکرہ ہے۔ صورتِ حال یہ تھی کہ غزوہ حنین میں جو مالِ غنیمت مسلمانوں کو حاصل ہوا، نبی کریم ﷺ نے اُس مال کو مؤلفۃ القلوب (وہ لوگ جو نئے نئے مسلمان ہوئے تھے) میں تقسیم فرما دیا تاکہ اُن کے دلوں میں اسلام کی محبت خوب رچ بس جائے اور وہ پکے مسلمان بن جائیں۔ کچھ لوگوں کو ترجیح بھی دی گئی۔ ابوسفیان بن حرب، اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن کو سو سو اونٹ دیے گئے۔ اسی طرح عرب کے دیگر سرداروں کو بھی بہت زیادہ مال دیا گیا۔ اس کے برعکس

انصار کو کچھ بھی نہ ملا۔ جب انہیں مال نہ ملنے پر رنج ہوا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے وسوسوں کے دفعیہ کیلئے انہیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ..... أَتَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيرِ وَتَذْهَبُوْنَ بِالنَّبِيِّ إِلٰى رِحَالِكُمْ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَءًا مِنَ الْأَنْصَارِ ۔

''اے گروہِ انصار!۔ کیا تم لوگ اس پر راضی نہیں کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے جائیں اور تم اللہ کے رسول کو اپنے گھر لے جاؤ۔ اگر ہجرت کی فضیلت نہ ہوتی تو میں بھی ایک انصاری ہوتا...''۔ (صحیح بخاری: کتاب المغازی 2/620، صحیح مسلم: کتاب الزکوٰۃ 1/339)۔ ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۵۷

اگر بنی اِسرائیل اور حوّا ءنہ ہوتیں

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَوْ لَا بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ لَمْ يَخْبُثِ الطَّعَامُ وَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَ لَوْ لَا حَوَّآءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثٰى زَوْجَهَا الدَّهْرَ۔۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو کھانا خراب نہ ہوتا اور گوشت بدبودار نہ* ہوتا اور اگر حوّاء (علیہا) نہ ہوتیں تو کبھی کوئی عورت اپنے خاوند سے خیانت نہ کرتی۔**

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

If descendants of Israel were not exist, neither food could rot, nor meat. And if Eve (peace be upon him) were not there, no woman could be unfaithful to her husband.

---

* پہلے پہل لوگ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے تھے اور روز کی غذا روز خرچ کرتے تھے لہٰذا کوئی چیز خراب نہ ہوتی تھی۔ جب بنی اسرائیل نے سب سے پہلے کھانے (من وسلویٰ) کا ذخیرہ کرنا شروع کیا تو چیزیں قدرتی طور پر گلنی سڑنی شروع ہو گئیں۔ ایک قول یہ ہے کہ بنی اسرائیل سے پہلے بھی لوگ کھانے پینے کی چیزوں کو بچا کر رکھتے تھے لیکن وہ خراب نہ ہوتی تھیں۔ جب بنی اسرائیل نے من وسلویٰ کو بچا بچا کر رکھنا شروع کیا تو بطور عذاب ان کے کھانے پینے کی چیزیں بدبودار اور خراب کر دی گئیں۔ ۱۲ مترجم

** یہاں معاذ اللہ حضرت حوا علیہا کی کسی بد اخلاقی کا ذکر نہیں بلکہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جب شیطان نے حضرت آدم وحوا علیہما کو وسوسہ میں ڈال کر بہکانا چاہا تو حضرت حوا علیہا نے شیطان سے ملے ہوئے

قبول کیا تھا اور اپنے خیال میں اپنی اور اپنے خاوند حضرت آدم علیہ السلام کی بہتری کیلئے انہیں شجرِ ممنوعہ کا پھل کھانے کی ترغیب دی تھی۔ اسی کو خیانت کہا گیا ہے۔ حضرت حوا علیہا السلام نے یہ کام جان بوجھ کر نہیں کیا تھا بلکہ شیطان نے جو قسم کھا کر انہیں ہمیشہ کیلئے جنت میں رہنے کا کہا تھا، انہوں نے اُسے سچ سمجھ لیا تھا اور شیطان کے بہکاوے میں آ گئی تھیں۔ اس پر خیانت کا اطلاق صورۃً ومجازاً ہے جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی بھول پر مجازی طور پر عصیان کا اطلاق آیا ہے (وَعَصٰی اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی۔ طٰہٰ: 121) اور چونکہ اولاد میں ماں باپ کا اثر ہوتا ہے۔ اس لئے حوا علیہا السلام کی بیٹیوں میں حسبِ استعداد اس خیانت کا اثر آ گیا۔ ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۵۸

تخلیقِ آدم وسلامِ ملائکہ

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ وَ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهٗ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى أُولٰئِكَ النَّفَرِ وَ هُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوْسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَ تَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ قَالَ فَذَهَبَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوْا [السَّلَامُ] عَلَيْكَ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ فَزَادُوْا وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدُ حَتَّى الْاٰنَ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اللہ عزوجل نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت* پر پیدا کیا اور اُن کا قد ساٹھ (60) گز تھا۔
جب اللہ تعالیٰ اُن کو تخلیق فرما چکا تو فرمایا: جاؤ! اُس جماعت کو سلام کرو! وہ فرشتوں کی جماعت ہے جو بیٹھے ہوئے ہیں۔ پھر سُنو! وہ تمہیں سلام کا کیا جواب دیتے ہیں۔ (وہ جو جواب دیں گے) وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا۔
حضرت آدم علیہ السلام (فرشتوں کے پاس) گئے اور کہا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ (تم پر سلامتی ہو)!
فرشتوں نے کہا: [اَلسَّلَامُ] عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ (آپ پر سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو)! اس طرح اُنہوں نے وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کا اضافہ کیا۔

حضور ﷺ نے فرمایا: ہر وہ جو جنت میں داخل ہوگا، وہ حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا۔ اُس کا قد ساٹھ (60) گز ہوگا پھر لوگوں کا قد بتدریج کم ہوتا رہا حتی کہ یہ زمانہ آ گیا۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

Allah Almighty created Adam in his beauty and his height was sixty yards. When Allah Almighty created him, He said, "Go pay salam to that group. It is a group of angels who are seated. And listen, what will they answer of your salam, it be the answer of you and your descendants". Hazrat Adam (Peace be upon him) went to angels and said, "Assalam-oAlaikum (Peace be upon you). The angels answered, "Wa Alaikumu-salam wa Rahmatullah (peace and mercy of Allah be upon you). Thus they added wa Rehmatullah. Prophet Muhammad (Peace be upon him) said, "Every one who enter paradise will be like Hazrat Adam and his height will be sixty yards. Then heights of peoples continued to decrease until this period came.

1- اللہ تعالیٰ کی صورت کا معنی یہ ہے کہ وہ سمیع، بصیر، جمیل، قوی ...... ہے اور اُس نے اپنی انہی صفات کو تخلیق کے وقت اپنے بندوں میں رکھا ہے لہٰذا بندہ سُنتا، دیکھتا، جانتا ...... ہے۔

فائدہ: صورت کے معنی ہیں پیکر اور وجود۔ اس لحاظ سے خدا تعالیٰ کی صورت یقیناً ہے یعنی وہ موجود اور قائم بالذات ہے۔

شکل کا معنی ہے رنگت، حالت، کیفیت اور جسم رکھنے والی چیز چونکہ اللہ تعالیٰ ان چیزوں سے پاک ہے لہٰذا وہ شکل سے پاک ہے۔ ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۵۹

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عزرائیل علیہ السلام کی آنکھ پھوڑ دی

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ لَهٗ أَجِبْ رَبَّكَ قَالَ فَلَطَمَ مُوْسٰى عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَأَهَا قَالَ فَرَجَعَ الْمَلَكُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ إِنَّكَ أَرْسَلْتَنِيْ إِلٰى عَبْدٍ لَّكَ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ وَ قَدْ فَقَأَ عَيْنِيْ قَالَ فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيْهِ عَيْنَهٗ قَالَ ارْجِعْ إِلٰى عَبْدِيْ فَقُلْ لَّهُ الْحَيَاةَ تُرِيْدُ فَإِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيَاةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا وَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَإِنَّكَ تَعِيْشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ تَمُوْتُ قَالَ فَالْآنَ مِنْ قَرِيْبٍ قَالَ رَبِّ أَدْنِنِيْ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ وَّقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنِّيْ عِنْدَهٗ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهٗ إِلٰى جَانِبِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْأَحْمَرِ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ملک الموت (موت کا فرشتہ یعنی عزرائیل علیہ السلام) آئے اور اُن سے کہنے لگے۔ اپنے رب کے پاس چلیے!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُنہیں تھپڑ مار کر اُن کی ایک آنکھ نکال دی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ملک الموت اللہ تعالیٰ کے پاس واپس گئے اور (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کی: (یا اللہ!) تُو نے مجھے اپنے ایک ایسے بندے کے پاس بھیجا ہے جو مرنا ہی نہیں چاہتا

اور اُس نے میری آنکھ نکال دی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اُس کی آنکھ لوٹا دی اور فرمایا: میرے بندے کے پاس جاؤ اور اُس سے کہو: آپ زندہ رہنا چاہتے ہیں؟ اگر آپ کا زندہ رہنے کا اِرادہ ہے تو اپنا ہاتھ بیل کی پشت پر رکھیے! جتنے بال آپ کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے، اُتنے سال آپ کی عمر بڑھا دی جائے گی۔ (ملک الموت نے آکر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: پھر کیا ہوگا؟

ملک الموت نے جواب دیا: پھر آپ کو موت آئے گی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: پھر اَب قریب (بہتر) ہے (اور بارگاہِ الٰہی میں) عرض کیا: اے میرے رب! مجھے مُقدّس زمین (بیت المقدس) سے ایک پتھر کے پھینکے جانے کے فاصلے پر موت دینا!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں وہاں ہوتا تو تُمھیں کثیبِ احمر (سُرخ ٹیلے) کے قریب ایک جانب اُن کی قبرِ انور دکھاتا۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

Mulk-ul-Mot (the angel of death Israel) came to Mosa (Peace be upon him) and said to him, "Let us go to your Lord". Hazrat Muhammad (Peace be upon him) said, "Hazrat Mosa (Peace be upon him) slapped on angel's face to take his aye ball out". Hazrat Muhammad (Peace be upon him said, "Mulkuk-ul-Mot went back to Allah almighty and told (to Allah Almighty) that you sent me to a person who does not want to die and took my eye ball out. Allah Almighty returned his eye and said, "Go to my servant and

asked him if he wanted Ab-e-Hayyat and to live forever then place his hand on the back.of bull. His age will be increased equal to the numbers of hairs under his hand". (Mulk-ul-Mot Came to Hazrat Mosa (Peace be upon him) and told him). Hazrat Mosa (Peace be upon him) asked. "What will happen then?" Mulk-ul-Mot answered, "Then you will die". Hazrat Mosa (Peace be upon him) said, "Then Ab-e-Qareeb is better and prayed. O my Lord, give me mortality at a stone throw distance from holey land (Bait-ul-Maqdas)". Hazrat Muhammad (Peace be upon him) said, "If I was present here, If I will show you his grave at one side of kaseeb-e-Ahmer (red ridge).

حدیث نمبر ٦٠

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق بنی اسرائیل کی بدگمانی کا بطلان

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

كَانَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى سَوْاَةِ بَعْضٍ وَّكَانَ مُوْسٰى يَغْتَسِلُ وَحْدَهٗ فَقَالُوْا وَ اللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوْسٰى اَنْ يَّغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهٗ اٰدَرُ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَّغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهٖ قَالَ فَجَمَعَ مُوْسٰى فِيْ أَثَرِهٖ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ حَجَرُ ثَوْبِيْ حَجَرُ حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ إِلٰى سَوْاَةِ مُوْسٰى فَقَالُوْا وَ اللّٰهِ مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَأْسٍ قَالَ فَقَامَ الْحَجَرُ بَعْدَ مَا نُظِرَ إِلَيْهِ فَأَخَذَ ثَوْبَهٗ وَ طَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا۔

فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَ اللّٰهِ إِنَّهٗ نَدَبٌ بِالْحَجَرِ سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبُ مُوْسٰى بِالْحَجَرِ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بنی اسرائیل برہنہ غسل کیا کرتے تھے اور ایک دوسرے کی شرمگاہ کو بھی دیکھتے تھے جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تنہائی میں نہاتے تھے۔

بنی اسرائیل نے کہا: قسم بخدا! موسیٰ ہمارے ساتھ اس لئے نہیں نہاتے کہ وہ خصیتین کے پھول جانے کی بیماری میں مبتلا ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا: ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام غسل کرنے کے لیے گئے اور

اپنے کپڑے اُتار کر پتھر پر رکھے۔ پتھر اُن کے کپڑے لے کر بھاگ نکلا۔
حضور ﷺ نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام پتھر کے پیچھے یہ کہتے ہوئے بھاگے کہ میرے کپڑے! پتھر! میرے کپڑے! پتھر! یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کی شرمگاہ کو دیکھ لیا اور اُنہوں نے کہا: اللہ کی قسم! موسیٰ تو ٹھیک ہیں۔*
حضور ﷺ نے فرمایا: تب بنی اسرائیل کے اُن کی طرف دیکھنے کے بعد پتھر ٹھہر گیا۔
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑے پکڑے اور پتھر کو مارنا شروع کر دیا۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اُس پتھر پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ضرب کے چھ یا سات نشان تھے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

Bani Israel was to take bath nakedly and would watch one another's private part too and Hazrat Moses (Peace be upon him) took his bath separately. Bani Israel said, "By God, Moses do not take bath with us because he is suffering from hidden disease for his solitude". Hazrat Muhammad (Peace be upon him) said. "Once Hazrat Moses (Peace be upon him) went to take bath and placed him garments on a stone and that stone ran with his garments. Hazrat Moses (Peace be upon him) followed that stone saying O stone, my garments, O stone my garments, until Bani Israel Saw his private parts and said that by God, Moses is normal. The stone stopped after Bani Israel saw him. Hazrat Moses (Peace be upon him) began to hit that stone. Hazrat Abu

Hurrayra said, "By God, there were six or seven marks (of strikes) on that stone.

---

* قرآنِ کریم کی اِس آیتِ مُبارکہ میں اِسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا۔

''اے ایمان والو! اُن جیسے نہ ہونا جنہوں نے مُوسیٰ کو ستایا تو اللہ نے اُسے بَری فرمادیا اُس بات سے جو اُنہوں نے کہی اور مُوسیٰ اللہ کے یہاں آبرو والا ہے''۔ (ترجمہ کنز الایمان، احزاب 69) ۱۲-مترجم

حدیث نمبر ۶۱

دِل کی امیری

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَيْسَ الْغِنٰى مِنْ كَثْرَةِ الْعَرْضِ وَ لٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

غِنا (امیری) کثرتِ مال سے نہیں ہے۔ بلکہ (حقیقی) غِنا دل کا غِنا ہے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

One is not rich with abundance of wealth but (real) rich has rich (generous) heart.

حدیث نمبر ۶۲

مالدار مقروض کی وعدے میں تاخیر

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ مِنَ الظُّلْمِ مَطْلُ الْغَنِيِّ وَ إِنِ اتُّبِعَ أَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيْءٍ فَلْيَتْبَعْ۔

اردو ترجمہ

اور حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

غنی (مالدار) کا (قرض کی ادائیگی میں) تاخیر کرنا بھی ظلم ہے اور اگر تم میں سے کسی کا قرض مالدار کے حوالے کر دیا جائے تو اُسے چاہیے کہ اُس کا پیچھا کرے (تاکہ وہ جلد قرض لوٹا دے)۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

The delay, in the Payment of debt of rich is also a cruelty. If a wealthy man has to pay debt of any one of you, then you must chase him.

حدیث نمبر ۶۳

شہنشاہ صرف اللہ ہے

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

أَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَخْبَثُهُ وَأَغْيَظُهُ عَلَيْهِ رَجُلٌ كَانَ يُسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ لَا مَلِكَ إِلَّا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دِن اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ غصہ دلانے والا اور اخبث اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ غصہ میں لانے والا وہ شخص ہوگا جو مَلِكُ الْأَمْلَاك (شہنشاہ یعنی بادشاہوں کا بادشاہ) کہلواتا ہوگا۔ (خبردار!) اللہ کے سوا کوئی مَلِك (بادشاہ) نہیں۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

The one who will invite wrath of Allah, the most and will be worst of all wicked peoples is that who is called king of the kings (emperor). (Beaware!) no one is king but Allah.

حدیث نمبر ٦٤

تکبُّر کی سزا

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ فِىْ بُرْدَيْنِ وَ قَدْ أَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ خُسِفَ بِهِ الْأَرْضُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيْهَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

اُردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

دراں حالیکہ ایک شخص* دو چادریں پہنے اپنے آپ پر اِتراتا ہوا جارہا تھا، اُسے زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ قیامت تک اُس میں دھنستا ہی رہے گا۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

Once a person wearing two sheets was walking arrogantly. He was made to sink into the earth and will continue to sink deeper and deeper.

---

* اس حدیث شریف کی شرح میں بعض علماء نے فرمایا ہے کہ اِس شخص سے مُراد بنی اِسرائیل کا مشہور مالدار شخص قارون ابن عم رسول مُوسیٰ علیہ السلام تھا۔ وَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُهٗ۔ ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ٦٥

بندے کا اپنے ربّ کے متعلق گمان

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ عزوجل نے فرمایا: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جیسا گمان وہ میرے ساتھ رکھتا ہے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

Allah Almighty said, “I am along the presumptions of my servant as he presumes about me (I treats him likewise).

حدیث نمبر ٦٦

ہر بچہ اسلامی فطرت پر پیدا ہوتا ہے

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ يُّوْلَدُ يُوْلَدُ عَلٰى هٰذِهِ الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَ يُنَصِّرَانِهٖ كَمَا تَنْتِجُوْنَ الْبَهِيْمَةَ هَلْ تَجِدُوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ حَتّٰى تَكُوْنُوْا أَنْتُمْ تَجْدَعُوْنَهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَّمُوْتُ وَ هُوَ صَغِيْرٌ قَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ہر مولود (پیدا ہونے والا) اِس فطرت (فطرتِ اسلام) پر پیدا ہوتا ہے پھر اُس کے والدین اُسے یہودی اور نصرانی بنا دیتے ہیں جیسے تم جانوروں سے بچے جنواتے ہو۔ کیا تم اُن میں کوئی کٹے ہوئے عضو والا بچہ پاتے ہو بلکہ تم خود اُن کے عضو کاٹ دیتے ہو۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ)! اُس بچے کے بارے میں بتائیں جو بچپن میں (کافر کے ہاں) فوت ہو گیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے جو کچھ وہ (بچے) کرنے والے تھے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

Every child is born on nature (Nature of Islam). It is the Parents who convert him into Jew and Christian. Same as get young ones from animals. Do not find any one among

them with slit organs but you do it yourselves. His companions asked, "O Prophet of Allah (Peace be upon him) tell us about the child who died early in his childhood (born to infidel)". He replied, Allah Almighty knows better what were they (childeren) going to do".

حدیث نمبر ٦٧

انسانی جسم کی بنیادی ہڈی

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ فِی الْإِنْسَانِ عَظْمًا لَّا تَأْکُلُہُ الْأَرْضُ أَبَدًا فِیْہِ یُرَکَّبُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ قَالُوْا أَیُّ عَظْمٍ یَّا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ عَجْمُ الذَّنَبِ۔

وَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ إِنَّمَا ھُوَ عَجَبٌ وَلٰکِنَّہُ قَالَ بِالْمِیْمِ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انسان میں ایک ایسی ہڈی ہوتی ہے جسے زمین کبھی نہیں کھاتی۔ اُسی ہڈی سے وہ قیامت کے دِن دوبارہ بنایا جائے گا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ)! وہ کون سی ہڈی ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ریڑھ کی ہڈی کا سرا* ہے۔

اور ابوالحسن نے کہا: دراصل وہ "عَجَبٌ" ہے لیکن اُسے میم کے ساتھ (عَجَمٌ) فرمایا ہے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

One bone in human body is never decomposed in earth (grave). He will be made again from that bone on the day of judgment. His companions asked, "O Prophet of Allah (Peace be upon him) which is that bone". He (peace be upon him) replied, "Back bone". And Abu Al Hassan said,

"Actually that is Ajjab but described it with 'm' (Ajjam)".

1- ریڑھ کی ہڈی کے نیچے ایک لطیف ہڈی ہوتی ہے جس کو عجب الذنب یا عجم الذنب کہتے ہیں۔ انسانی جسم میں سب سے پہلے اس کو بنایا جاتا ہے پھر اُسی پر باقی جسم کو بنایا جاتا ہے۔ حدیث مبارک میں جو ارشاد ہے کہ دُم کی ہڈی کے سرے کے سوا ابنِ آدم کی ہر چیز کو مٹی کھا جاتی ہے۔ اِس عموم سے انبیائے کرام علیہم السلام مستثنیٰ ہیں کیونکہ حدیث پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ۔

"بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے اَجسام کو کھانا حرام کیا ہے"۔

(سنن ابن ماجہ: ابواب ما جاء فی الجنائز صفحہ 911، مشکوٰۃ المصابیح: کتاب الصلوٰۃ صفحہ 121 عن أبی الدرداء، سنن ابی داؤد: کتاب الصلوٰۃ 1 150 عن أوس بن أوس بالفاظ مختلفہ)

اسی طرح شہداء بھی اِس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ٦٨

صومِ وصال کی مُمانعت

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِيَّاكُمْ وَ الْوِصَالَ إِيَّاكُمْ وَ الْوِصَالَ قَالُوْا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِنِّيْ لَسْتُ فِيْ ذَالِكُمْ مِثْلَكُمْ إِنِّيْ أَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَ يَسْقِيْنِيْ فَاكْلَفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَالَكُمْ بِهٖ طَاقَةٌ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

صومِ وصال سے بچو! صومِ وصال* سے بچو!

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَیں اِس (معاملہ) میں تمہاری مثل نہیں** ہوں۔ مَیں رات (اس طرح) گذارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ پس جس کام کی تمہیں طاقت ہو، وہی کیا کرو۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

Avoid keeping supererogatory fasts consecutively! Avoid keeping supererogatory fasts consecutively! His companions said "O Prophet of Allah (Peace be upon him), you also do the same yourself". Prophet Muhammad (Peace be upon him) said, "I am not like you in his respect, I spend

night in such a condition that my Lord feds me. So, you must work according to your capacity".

* روزہ افطار کرنے کے بعد آئندہ شام تک کچھ نہ کھانا صومِ وصال کہلاتا ہے۔حضور ﷺ صومِ وصال رکھتے تھے۔چونکہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سُنّت پر عمل کرنے کی تڑپ رکھتے تھے اور سُنّت پر عمل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے تھے لہٰذا اُنہوں نے بھی سُنّت پر عمل کرنے کی غرض سے وصال کے روزے رکھنے شروع کر دیے جس کی وجہ سے اُن پر کمزوری و لاغری غالب آ گئی تو حضور ﷺ نے اُنہیں ایسا کرنے سے منع کر دیا کیونکہ حضور ﷺ بے مثل بشر ہیں، آپ ﷺ کے ہر کام کو نہیں اپنایا جا سکتا۔۱۲مترجم

** یہ تو صومِ وصال میں اِمتناعِ نظیر کا اِنکار ہے۔بعض اَحادیث مُبارکہ میں حضور ﷺ نے مُطلقاً اس کا رَدّ فرمایا۔چنانچہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسولِ خدا ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

اِنِّیْ لَسْتُ کَھَیْئَتِکُمْ۔

"مَیں تمہاری ہیئت جیسا نہیں ہوں"۔

(صحیح بخاری: کتاب الصوم 1/263 عن ابی سعید خدری، صحیح مُسلم: کتاب الصیام 1/351 عن ابن عمر و عائشہ، ریاض الصالحین: باب تعظیم حرمات المسلمین صفحہ 93 رقم الحدیث: 230 عن اُمّ المؤمنین)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ بے مثل بشر ہیں۔

بشر میں نہیں کوئی اُن کی مثل
سایہ نہ آیا کبھی اُن کا نظر
کون ہے جو کرے اُن سے ہمسری
وہ تو ہیں سب سے اعلیٰ و ارفع بشر

(محمد اظہر اقبال چشتی)

اہلِسُنّت و جماعت کا عقیدۂ حقّہ ہے کہ کائنات میں کوئی شخص اور کوئی بھی مخلوقِ خدا ایسی نہیں جو حسن و جمال، فضل و کمال، شکل و عقل، صورت و سیرت، طینت و طبیعت، ہیئت و خلقت، حالت و عادت، ذہانت و ذکاوت، بناوٹ و سجاوٹ، وضع و قطع، طبع و سجع، ترتیب و ترکیب غرض کسی بھی لحاظ سے کوئی بھی ایسا نہیں جو حضور ﷺ کی مثل ہو۔چنانچہ امام ربّانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں:

باید دانست کہ خلقِ محمدی در رنگ خلقِ سائر افراد انسانی نیست بلکہ بخلق ہیچ فردے از افراد عالم مناسبت ندارد کہ او ﷺ باوجود نشاءِ عنصری از نورِ حق جل و علا مخلوق گشتہ کَمَا قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ خُلِقْتُ مِنْ نُّوْرِ اللّٰہِ دیگراں را این دولت میسر نشدہ است۔

''جاننا چاہئے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش دوسرے افرادِ انسانی کی پیدائش کی طرح نہیں ہے بلکہ جہان کے تمام افراد میں کوئی فرد بھی (کسی لحاظ سے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مناسبت نہیں رکھتا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باوجود جسم عنصری رکھنے کے نورِ حق تعالیٰ سے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

خُلِقْتُ مِنْ نُّوْرِ اللّٰہِ۔

مَیں اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوا ہوں''۔

اور دوسرے کسی کو یہ دولت نصیب نہیں ہوئی''۔ (مکتوباتِ امام ربانی: معرفۃ الحقائق 9/91)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے:

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

سب سے بالا و اعلیٰ ہمارا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

(حدائق بخشش صفحہ 49)

سوال: اگر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل بشر ہیں تو قرآنِ کریم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے کیوں فرمایا:

اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ۔

''میں تمہاری مثل ایک بشر ہوں''۔ (حٰم السجدۃ:6)

جواب: یہ خطاب مُشرکین کو ہو رہا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے آپ کو کفار و مشرکین کا ہم مثل بشر کہنا بلحاظِ ظاہر ہے یعنی حضور نبی مکرم نورِ مجسم تاجدارِ عرب و عجم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَیں آدمی ہونے میں یعنی ظاہراً تو تمہارے جیسا ہوں مگر لَمْ یَعْرِفْنِیْ حَقِیْقَۃً غَیْرُ رَبِّیْ۔ (میری حقیقت کو میرے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا)۔ اس سے یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم محض نور نہیں ہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نور بھی ہیں اور بشر بھی۔ ظاہراً تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بشر ہیں مگر حقیقۃً نور ہیں۔ گویا لبادۂ بشریت میں انسانیت کی طرف نورِ خدا مبعوث ہوا نیز اس ارشاد سے اظہارِ عجز بھی مُراد ہو سکتا ہے۔

بعض علماء نے اس آیت کو متشابہات میں سے قرار دیا ہے یعنی اس کے الفاظ تو حق و صواب ہیں لیکن حقیقی مطلب و مفہوم اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

علمائے کرام نے اس آیتِ مُبارکہ کے تحت بہت سے نکات بیان کئے ہیں، اُن میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

1- حسنِ یوسف دیکھ کر مصر کی عورتوں نے اپنی اُنگلیاں کاٹ لیں اور اُن کی بشریت کا انکار کر کے اُنہیں فرشتہ کہہ ڈالا۔ مَا ھٰذَا بَشَرًا اِنْ ھٰذَآ اِلَّا مَلَکٌ کَرِیْمٌ (یوسف 31)۔ ربِ کائنات نے فرمایا: اے محبوب! تُو تو یوسف کا بھی امام ہے۔ تیرے نام پر تو مردانِ عرب سر کٹوا دیں گے۔ کہیں یہ لوگ تیری بشریت کا بھی انکار کر کے تجھے کچھ اور ہی نہ کہنا شروع کر دیں لہٰذا فرما دے اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ۔

2۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مردے زندہ کیے تو عیسائیوں نے انہیں خدا کہنا شروع کر دیا۔ رب العزت جل جلالہ وعم نوالہ نے فرمایا اے حبیب ﷺ تو تو مردوں اور زندوں میں بھی جان ڈال دیتا ہے کہیں تیرے بارے میں بھی یہ لوگ ایسا نہ کہہ دیں لہٰذا فرما دے انما انا بشر مثلکم۔

3۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نمرود سے مناظرہ کیا تو فرمایا اگر تو خدا ہے تو سورج کو مغرب سے نکال کر دکھا۔ لوگوں کے ذہن میں یہ بات آ گئی کہ شاید جو مغرب سے سورج نکالے وہ خدا ہو سکتا ہے۔ رب العزت جل جلالہ نے فرمایا اے محبوب ﷺ تو تو علی کی نماز کے لیے مغرب سے سورج لوٹائے گا۔ کہیں لوگ تجھے خدا نہ کہہ دیں لہٰذا فرما دے انما انا بشر مثلکم۔

4۔ حدیث پاک میں ہے کہ حضور ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ کہیں تشریف لے جا رہے تھے کہ ایک قبیلے کے لوگ اپنے سردار کو سجدہ کر رہے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ تو نبیوں کے سردار ہیں۔ ہم آپ کو کیوں نہ سجدہ کریں۔ فرمایا اگر اللہ عزوجل کے سوا کسی کو سجدہ جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ اس وقت اللہ عزوجل نے فرمایا کہ اے حبیب فرما دے انما انا بشر مثلکم۔

5۔ کافر کہتے تھے کہ جو بشر ہو وہ نبی و رسول نہیں ہو سکتا۔ اَبَشَرٌ یَّھْدُوْنَنَا (التغابن: 6) مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا (یٰس: 15) فرمایا غلط کہتے ہو۔ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ میں بشر بھی ہوں، رسول بھی ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ اعلم بالصواب۔ (ماخوذ از شان مصطفیٰ بزبان مصطفیٰ صفحہ 34 تا 36)

مسئلہ: کسی کو جائز نہیں کہ حضور پر نور شافع یوم النشور ﷺ کو اپنی مثل بشر کہے کیونکہ جو کلمات اصحاب عزت و عظمت بطریق تواضع فرماتے ہیں ان کا کہنا دوسروں کے لیے روا نہیں ہوتا۔ دوسرا یہ کہ جسے اللہ عزوجل نے فضائل جلیلہ و مراتب رفیعہ عطا فرمائے ہوں اس کے ان فضائل و مراتب کا ذکر چھوڑ کر ایسے وصف عام سے ذکر کرنا جو ہر کہہ و مہ میں پایا جائے ان کمالات کے نہ ماننے کے مترادف ہے۔ تیسرا یہ کہ قرآن کریم میں جا بجا کفار کا طریقہ بتایا گیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کو اپنی مثل بشر کہتے تھے اور اسی سے وہ گمراہی میں مبتلا ہوئے۔

حدیث نمبر ۶۹

سوکر اُٹھنے کے بعد وضو میں ہاتھ ڈالنے کی ممانعت

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعْ يَدَهٗ فِي الْوَضُوْءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا إِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ أَحَدُكُمْ أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تم میں سے کوئی (سوکر) اُٹھے تو وہ اپنا ہاتھ دھوئے بغیر وضو* میں نہ ڈالے کیونکہ تم میں سے کوئی بھی یہ نہیں جانتا کہ اُس کے ہاتھ نے رات کہاں کہاں گزاری۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

When any one of you wake (after sleeping) he should not dip his hand in ablution (the pot of ablution or water for ablution) without washing his hand because no one of you knows where did his hand touch at night.

* وضو کا برتن یا وہ پانی جس کے ساتھ وضو کیا جائے۔۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۷۰

ہر روز تمام اِنسانی جوڑوں پر صدقہ واجب ہے

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ قَالَ تَعْدِلُ بَيْنَ الْإِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَ تُعِيْنُ الرَّجُلَ فِيْ دَابَّتِهٖ وَ تَحْمِلُهٗ عَلَيْهَا أَوْتَرْفَعُ لَهٗ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِيْهَا إِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَ تُمِيْطُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

انسان کے ہر جوڑ پر روزانہ طلوعِ آفتاب کے وقت صَدَقہ دینا لازم ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا دو آدمیوں کے درمیان عدل و اِنصاف کرنا بھی صدقہ ہے اور کسی شخص کو سواری پر سوار ہونے میں مدد دینا یا اُس کا سامان سواری پر رکھنے میں مدد کرنا بھی صدقہ ہے اور اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے اور ہر وہ قدم جو نماز کی طرف چل کر جائے، وہ بھی صدقہ ہے اور راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کو دور کرنا بھی صدقہ ہے۔*

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

Every joint of man is bound to give alms at the sunset. Prophet Muhammad (Peace be upon him) said, "To do justice between two is virtue and to help a person to ride on

his vehicle or load his luggage on vehicle is also an act of virtue. And to say kalmia Tayyaba (good thing) and every step towards saying prayer and removal of troublesome things in the way are all acts of virtue".

* اللہ عزوجل رحیم و کریم ہے اور اُس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں۔ اسی رحمتِ خداوندی اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت و محبت کا نتیجہ ہے کہ عبادات اور اعمالِ صالحہ کے سلسلے میں اُمتِ مُسلمہ ورحمہا اللہ کیلئے مختلف راستے کھولے گئے ہیں۔ عبادات میں صدقہ وخیرات ایک اہم عبادت ہے اور اس کا تعلّق مال سے ہے۔ یہ عبادت وہی شخص انجام دے سکتا ہے جس کے پاس مال ہو لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس عبادت میں مالدار لوگوں کے ساتھ غرباء کو بھی شریک کر دیا اور فرمایا کہ اگر تمہارے پاس مال نہیں تو کیا ہوا؟ صدقہ صرف مال ہی سے نہیں ہوتا بلکہ ہر نیک عمل صدقہ ہے۔ یقیناً اس حدیث میں غریب اور متوسط قسم کے لوگوں کے لیے بہت بڑی خوشخبری ہے۔

اِنسانی جسم میں تین سو ساٹھ (360) جوڑ ہیں۔ اُس پر لازم ہے کہ ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ دے اور اس کیلئے آسان راستہ بتایا کہ دو آدمیوں کے درمیان اِنصاف کے ساتھ فیصلہ کرنے، کسی مجبور شخص کی جسمانی مدد کرنے، نماز کے لیے جائے نماز کو جانے اور راستے سے ہر تکلیف دِہ چیز کو ہٹانے کے ذریعے صدقے کا ثواب حاصل کر سکتا ہے اور اُس کی ذِمہ داری پُوری ہو سکتی ہے۔

اِس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل کی عطا کردہ نعمتوں پر اُس کا شکر بجالانا واجب ہے نیز عبادات اور اعمالِ صالحہ صرف اِنسان کی ذات تک محدود نہیں ہوتے بلکہ اُسے چاہئے کہ مُعاشرے کے دیگر اَفراد کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی کوشش بھی کرے۔

یاد رہے! مال ہونے کے باوجود صدقہ نہ دینا اور صرف تسبیح وتہلیل پر اِکتفاء کرنا صحیح نہیں ہے۔ کبھی کبھی کچھ نہ کچھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ بھی کرنا چاہیے۔ اس سے مال میں برکت ہوتی ہے۔ ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۷۱

جانوروں کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا انجام

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِذَا مَا رَبُّ النَّعَمِ لَمْ يُعْطِ حَقَّهَا تُسَلَّطُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَخْبِطُ وَجْهَهٗ بِأَخْفَافِهَا۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب جانوروں کا مالک جانور کا حق (زکوٰۃ) ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن وہ جانور اُس پر مُسلّط کردیے جائیں گے جو اُس کے چہرے کو اپنے کُھروں سے نوچیں گے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

If the owner of animals does not pay right (Zakat) of animals, these animals will be appointed on him and will pinch his face with their hoofs.

حدیث نمبر ۷۲

مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا انجام

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
يَكُوْنُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَ يَطْلُبُهُ وَ يَقُوْلُ أَنَا كَنْزُكَ قَالَ وَ اللّٰهِ لَنْ يَّزَالَ يَطْلُبُهُ حَتّٰى يَبْسُطَ يَدَهُ فَيُلْقِمَهَا فَاهُ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
تم میں سے کسی ایک کا خزانہ روزِ قیامت ایک چتکبرا سانپ بن جائے گا۔ اُس خزانے کا مالک اُس سے بھاگے گا لیکن سانپ اُس کا پیچھا کرے گا اور کہے گا: مَیں تیرا خزانہ ہوں۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ (سانپ) اُس کا پیچھا کرتا رہے گا حتّٰی کہ اُس تک اپنا ہاتھ پھیلائے گا اور اُسے نگل جائے گا۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

"The treasure of one of you will turn into a spotted snake. The owner of that treasure will run to escape it but snake will chase him and will say, "I am your treasure". Prophet Muhammad (Peace be upon him) said, "By God, it will continue to chase him until extends its hand and swallow him".

حدیث نمبر ۷۳

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب اور غسل کی ممانعت

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

لَا یُبَالُ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِیْ لَا یَجْرِیْ ثُمَّ یُغْتَسَلُ بِهٖ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ٹھہرے ہوئے غیر جاری پانی میں پیشاب نہ کیا جائے اور اُس سے غسل بھی نہ کیا جائے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

It must be avoided to urinate in stagnant water and to take bath from it.

حدیث نمبر ۷۴

حقیقی مسکین کون؟

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ هٰذَا الطَّوَّافُ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَ التَّمْرَةُ وَ التَّمْرَتَانِ إِنَّمَا الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُّغْنِيْهِ وَ يَسْتَحْيِيْ أَنْ يَّسْأَلَ النَّاسَ وَ لَا يُفْطَنُ لَهٗ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

مِسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں کے پاس چکر لگائے اور ایک لُقمہ، دو لُقمے اور ایک کھجور، دو کھجور لے کر واپس چلا جائے بلکہ مِسکین تو وہ ہے جس کے پاس اتنا بھی مال نہ ہو کہ جو اسے بے نیاز کر دے اور وہ لوگوں سے مانگنے میں شرماتا ہو اور اُس کے آثار سے مسکینی کا پتہ نہ چلتا ہو کہ اُس پر صدقہ کیا جائے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

He is not poor who goes to people again and again and returns after having one or two loaves of bread and one or two dates but the poor is who has nothing which may make him care free feels shame to ask for anything and his appearance does not reveal his poverty so that he may be given alms.

حدیث نمبر ۷۵

خاوند کی اِجازت

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا تَصُوْمُ الْمَرْأَةُ وَ بَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهٖ وَلَا تَأْذَنُ فِيْ بَيْتِهٖ وَ هُوَ شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهٖ وَ مَا أَنْفَقَتْ مِنْ كَسْبِهٖ عَنْ غَيْرِ أَمْرِهٖ فَإِنَّ نِصْفَ أَجْرِهٖ لَهٗ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کوئی عورت اپنے خاوند کی موجودگی میں اُس کی اِجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے اور اُس کی موجودگی میں اُس کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں نہ آنے دے اور جو عورت اپنے خاوند کی اِجازت کے بغیر اُس کی کمائی سے کچھ خرچ کرے گی تو اُس کا آدھا اجر شوہر کو ملے گا۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

A woman in the presence of her husband should not keep fast without his consent. And do not allow any one to enter his home in his presence without his consent. And if a woman spend her husband`s earning then half of its rewards will be granted to her husband.

حدیث نمبر ۷۶

موت کی تمنّا مت کرو

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَ لَا يَدْعُوْ بِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّأْتِيَهٗ اِنَّهٗ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمُ انْقَطَعَ عَمَلُهٗ اَوْقَالَ اَجَلُهٗ اِنَّهٗ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنُ مِنْ عُمُرِهٖ اِلَّا خَيْرًا۔

اُردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

تُم میں سے کوئی بھی موت کی تمنا نہ کرے اور نہ ہی موت کے آنے سے قبل اُس کی دعا کرے* کیونکہ جب تُم میں سے کوئی مر جاتا ہے تو اُس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے یا فرمایا: اُس کی زندگی ختم ہو جاتی ہے اور مومن کی عمر کے زیادہ ہونے سے خیر ہی زیادہ ہوتی ہے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

None of you should have desire of death and also do not pray for death before it is to be destined. Because when any one of you dies, his acts stop (or he said his life ends). The long life of the believer causes good deeds to increase.

---

* امام یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"مرض، غربت و افلاس، دشمن کا خوف اور دُنیا کی کسی مصیبت کی وجہ سے موت کی تمنا کرنا مکروہ ہے۔ ہاں! اگر کسی شخص کو اپنے دین میں کسی ضرر یا فتنے کا خوف ہو تو پھر موت کی تمنا کرنے میں

کوئی کراہت نہیں کیونکہ حدیث پاک میں دُنیا کی مصیبت کی وجہ سے موت کی تمنا کرنے سے منع کیا گیا ہے اور اِس کا مفہومِ مُخالف یہ ہے کہ فتنے کی وجہ سے موت کی تمنا کرنا جائز ہے اور اسلاف صالحین میں سے بہت سے بزرگوں نے دین میں فتنہ کی وجہ سے موت کی تمنا کی ہے''۔

(شرح صحیح مسلم: کتاب الذکر والدعاء 2، 342)-۱۲مترجم

حدیث نمبر ۷۷

مسلمان کرم ہے

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ الْكَرْمَ إِنَّمَا الْكَرْمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

تُم میں سے کوئی بھی اَنگور کو "کرم" نہ کہے کیونکہ کرم تو مسلمان آدمی ہے۔*

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

None of you should say that grapes are Karram (as a mean to move you generous) because Karram (generosity) is a (quality of) Muslim.

---

* اہلِ عرب اَنگور کو کرم کہتے تھے اور انگوروں سے شراب بنائی جاتی ہے۔ عرب شراب کو بھی کرم کہتے تھے نیز کرم کا لفظ سخاوت و شرافت کے معنٰی میں بھی مُستعمل ہے جبکہ بندۂ مومن کو کریم (سخی، فیاض، عزت والا) کہا جاتا ہے اور مومن کے قلب کو ایمان، ہدایت، نور، تقوٰی و پرہیزگاری اور دیگر صفاتِ کریمہ کی وجہ سے کرم کہا جاتا ہے۔ اس لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور پر کرم کے اِطلاق سے منع فرمایا تاکہ یہ اِطلاق شراب جو کہ بہت بُری شے ہے اور شریعت محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں حرام ہے، پر کرم کے اِطلاق کا سبب نہ بنے اور ناپاک چیز پر پاک نام نہ بولا جائے۔

اِس حدیث سے یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کسی بُری اور اچھی چیز کا ایک ہی اچھا نام ہو تو وہ اچھا نام اچھی چیز پر ہی بولا جائے گا اور اگر کسی بُری چیز کا نام اچھا ہو تو وہ اُس پر نہیں بولا جائے گا بلکہ اُس چیز کے شایانِ شان نام رکھا جائے گا اور اگر کسی اچھی چیز کا نام بُرا ہو تو اُسے بدل کر اُس کی جگہ اچھا نام رکھا جائے گا جیسا کہ روایات میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصی، عاصیہ (گنہگار) حزن (سختی، کج خلقی)، اَصرم (کانوں کے کنارے کٹی)، حرب (جنگ)، شیطان، شہاب (آگ کا ستارہ یا شعلہ)، مُرّہ (تلخ، کڑوا)۔۔۔ وغیرہ بُرے اور غیر مہذب ناموں کو اچھے ناموں میں تبدیل فرمایا۔ ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۷۸

ایک دفینے کا بہترین فیصلہ

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِشْتَرٰى رَجُلٌ مِّنْ رَّجُلٍ عَقَارًا فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِيْ عَقَارِهٖ جَرَّةً فِيْهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّيْ إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ الَّذِيْ شَرَى الْأَرْضَ إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيْهَا فَتَحَاكَمَا إِلٰى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِيْ تَحَاكَمَا إِلَيْهِ أَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِيْ غُلَامٌ وَّقَالَ الْآخَرُ لِيْ جَارِيَةٌ فَقَالَ أَنْكِحِ الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ایک شخص نے (کسی دوسرے) شخص سے زمین خریدی۔ مشتری (خریدنے والا) کو اپنی زمین سے ایک سونے سے بھرا گھڑا ملا۔ مشتری نے بائع (بیچنے والا) سے کہا: مجھ سے اپنا سونا لے لو! میں نے تم سے صرف زمین خریدی تھی، سونا نہیں خریدا تھا۔

بائع نے کہا: میں نے تمہیں وہ زمین اور جو کچھ اُس میں ہے، سب کچھ فروخت کر دیا تھا۔

پھر وہ دونوں اپنا مُقدّمہ ایک ثالث کے پاس لے گئے۔

ثالث نے کہا: کیا تمہاری اَولاد ہے؟

ایک نے کہا: میرا ایک لڑکا ہے۔

دوسرے نے کہا: میری ایک لڑکی ہے۔

ثالث نے کہا: لڑکے کا نکاح لڑکی سے کردو اور کچھ سونا اپنے اوپر خرچ کرو اور کچھ صدقہ کردو۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

A person bought a piece of land from other. The buyer found a pot full of gold from his piece of land. The buyer said to seller, "Take your gold from me, I have bought only a piece of land and not gold from you". The seller said, "I have sold that piece of land along with all the thing in it to you". They presented their case to an arbiter, who asked if they had a child. One said, "I have a son". The other said, "I have a daughter". The arbiter said, "Mary them each other and spend the gold on yourselves and also give alms".

حدیث نمبر ۷۹

بندے کی توبہ پر اللہ عزوجل کی خوشی

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
أَيَفْرَحُ أَحَدُكُمْ بِرَاحِلَتِهِ إِذَا ضَلَّتْ مِنْهُ ثُمَّ وَجَدَهَا قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ إِذَا تَابَ مِنْ أَحَدِكُمْ بِرَاحِلَتِهٖ إِذَا وَجَدَهَا۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
کیا تم میں سے کسی کو (اس وقت) خوشی ہوتی ہے، جب اسے اس کی گمشدہ سواری مل جائے؟
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہاں! یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)!
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے! جب تم میں سے کوئی توبہ کرتا ہے تو اللہ عزوجل کو اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی خوشی تمہیں اپنی گمشدہ سواری کے مل جانے سے ہوتی ہے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

Do any one of you feel happiness to have your lost vehicle? The companions (may Allah be pleased with them) said, "Yes, O Prophet of Allah (Peace be upon him)". He (Peace be upon him) said, "By his name in whose hand my soul, is, when any one of you makes penitence, Allah Almighty is more pleased than the person who has found his lost vehicle".

حدیث نمبر ۸۰

اللہ عزوجل کی اپنے بندے سے محبت

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ إِذَا تَلَقَّانِيْ عَبْدِيْ بِشِبْرٍ تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ وَّ إِذَا تَلَقَّانِيْ بِذِرَاعٍ تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ وَّ إِذَا تَلَقَّانِيْ بِبَاعٍ جِئْتُهُ أَوْ قَالَ أَتَيْتُهُ بِأَسْرَعَ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ عزوجل فرماتا ہے: جب میرا بندہ میری طرف بقدر ایک بالشت کے بڑھتا ہے تو میں اُس کی طرف بقدر ایک ہاتھ کے بڑھتا ہوں اور جب وہ میری طرف بقدر ایک ہاتھ کے بڑھتا ہے تو میں اُس کی طرف بقدر دو ہاتھ کے بڑھتا ہوں اور جب وہ میری طرف بقدر چار ہاتھ کے بڑھتا ہے تو میں اُس کی طرف لپک کر جاتا ہوں یا فرمایا: آتا ہوں۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

Allah Almighty said, "When a servant of Mine moves and span towards me, I proceed double of it to him, If he moves equal to one hand towards me, I approach him equal to two hands. When he comes towards me equal to distance of four hands, I rush towards him". Or said, "come to him".

حدیث نمبر ۸۱

دورانِ وضو ناک میں پانی ڈالنا

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَنْشِقْ بِمَنْخِرَيْهِ مِنْ مَّاءٍ ثُمَّ لْيَنْتَثِرْ۔

اُردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اُسے چاہئے کہ (اپنی ناک کے) نتھنوں میں پانی ڈال کر اُنہیں جھاڑے۔*

English Translation

And the Prophet of Allah (peace be upon him) said:

when any one of you perform ablution, he should clean his nostrils (of his nose) by putting water in them.

---

* دورانِ وضو ناک صاف کرنا سُنّت ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ میں پانی لے کر تین بار ناک میں چڑھائے اور بائیں ہاتھ سے ناک کو جھاڑے پھر چھنگلی سے اندرونِ ناک کی صفائی کرے اور ساتھ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ أَرِحْنِيْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرِحْنِيْ رَائِحَةَ النَّارِ۔

''اے اللہ! مجھے جنت کی خوشبو سنگھا اور جہنم کی بدبو نہ سنگھا''۔ ۱۲مترجم

حدیث نمبر ۸۲

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ أَنَّ عِنْدِيْ أُحُدًا ذَهَبًا لَأَحْبَبْتُ أَنْ لَّا يَأْتِيَ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَّعِنْدِيْ مِنْهُ دِيْنَارٌ أَجِدُ مَنْ يَّتَقَبَّلُهٗ مِنِّيْ لَيْسَ شَيْءٌ أَرْصِدُهٗ فِيْ دَيْنٍ عَلَيَّ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے! اگر میرے پاس اُحد (پہاڑ) کے برابر بھی سونا ہوتو میں (اس بات کو) پسند کرتا ہوں کہ مجھ پر تین راتیں نہ آئیں اور میرے پاس اس میں سے ایک دینار بھی باقی رہے جبکہ مجھے کوئی اُس (سونے) کو قبول کرنے والا مل* جائے۔ البتہ وہ چیز جسے میں نے (اپنے) قرض (کی ادائیگی) کے لیے رکھا ہو۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

By his name in whose hand Muhammad (Peace be upon him)'s soul is. If I have gold equal to the mountain Uhud. I would wish not to have a single Dinar out of it before the three nights are passed, when I have some one to accept it. (Before three nights if some one agreed to accept the alms

then I will give all of the gold). Though I keep some of these Dinars for the payment of depot.

* یعنی تین راتیں گذرنے سے پہلے پہلے اگر کوئی آدمی مجھ سے صدقہ لینے پر رضامند ہو جائے تو میں وہ تمام کا تمام سونا صدقہ کر دوں گا۔ ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۸۳

باورچی کا حق

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِذَا جَاءَ كُمُ الصَّانِعُ بِطَعَامِكُمْ قَدْ أَغْنٰى عَنْكُمْ حَرَّهُ وَ دُخَانَهُ فَادْعُوْهُ فَلْيَأْكُلْ مَعَكُمْ وَ إِلَّا فَأَلْقِمُوْهُ فِيْ يَدِهِ (أَوْلِيُنَاوِلْهُ فِيْ يَدِهِ)

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تمہارا باورچی تمہارے پاس کھانا پکا کر لائے جس نے تمہاری خاطر گرمی اور دھواں برداشت کیا ہو تو تم اُسے بھی اپنے ساتھ کھانے میں شریک کرو اور اگر یہ نہیں کر سکتے تو کم از کم اُس کے ہاتھ میں ایک لقمہ ہی دے دو (یا فرمایا: اُس کے ہاتھ میں دو*)

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

when your cook, cooks some thing for you and have suffered from heat and smoke for you, invite him to accompany you and if it is not possible then at least give a loaf of bread in his hand.

* راوی کو شک ہے۔۱۲مترجم

حدیث نمبر ۸۴

اپنے مالک کو ''ربّ'' نہ کہو!

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ اسْقِ رَبَّكَ اَوْ اَطْعِمْ رَبَّكَ وَ ضِئْ رَبَّكَ وَ لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ رَبِّیْ وَ لْيَقُلْ سَيِّدِيْ مَوْلَایَ وَ لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ عَبْدِیْ اَمَتِیْ وَ لْيَقُلْ فَتَایَ فَتَاتِیْ غُلَامِیْ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
تم میں سے کوئی بھی یہ نہ کہے کہ ''اپنے رب کو پلا'' یا ''اپنے رب کو کھلا'' اور ''اپنے رب کو وضو کرا'' اور نہ ہی تم میں سے کوئی (اپنے آقا کو) ''میرا رب''* کہے البتہ ''میرے سیّد (سردار)، میرے مولا (آقا)'' کہے اور نہ تم میں سے کوئی (اپنے غلام یا لونڈی کو) ''میرا بندہ، میری بندی'' کہے البتہ ''میرا خادم، میری خادمہ (نوکرانی)، میرا غلام'' کہے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

None of you should say, serve your Lord the water or feed Him. And help Him to make ablution. And none of you should call (his master) as my lord though he may call as my leader or my master and also do not call your servants my devotee rather call them as my servants.

* غلام کا اپنے آقا کو ''ربّ'' (پالنے والا) کہنا ممنوع ہے کیونکہ صفتِ ربوبیت حقیقۃً اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص

ہے۔رب اُس کو کہتے ہیں جو قائم بالشیء ہو اور اس کی حقیقت صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ثابت ہے۔البتہ سردار، آقا، مولا اور سید وغیرہ الفاظ کہنے جائز ہیں کیونکہ یہ الفاظ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُس طرح خاص نہیں جس طرح لفظ "رب" خاص ہے۔اسی طرح مالک کا اپنے غلام یا لونڈی کو بندہ یا بندی کہنا ممنوع ہے کیونکہ حقیقۃً عبودیت کا مستحق اللہ تعالیٰ ہے نیز اس لفظ میں مخلوق کی ایسی تعظیم ہے جس کے وہ لائق نہیں البتہ خادم اور نوکر کہنے کی اجازت دی گئی۔مترجم

حدیث نمبر ۸۵

سب سے پہلا جنتی گروہ

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوَرُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُوْنَ فِيْهَا وَ لَا يَمْتَخِطُوْنَ وَ لَا يَتَغَوَّطُوْنَ فِيْهَا اٰنِيَتُهُمْ وَ أَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ مَجَامِرُهُمْ مِنَ الْأَلُوَّةِ وَ رَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَ لَا تَبَاغُضَ قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبٍ وَّاحِدٍ يُّسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:
جنت میں جو سب سے پہلا گروہ داخل ہوگا، اُن کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گی۔ وہ جنت میں تھوکیں گے نہ ناک صاف کریں گے اور نہ اُنہیں جنت میں بول و براز کی حاجت ہوگی۔ اُن کے برتن اور کنگھیاں سونے اور چاندی کی ہوں گی۔ اُن کی انگیٹھیوں میں عودِ ہندی (خوشبودار لکڑی) سُلگتی ہوگی۔ اُن کا پسینہ مُشک کی طرح (خوشبودار) ہوگا۔ اُن میں سے ہر ایک کی دو دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا گودا حُسن کی وجہ سے گوشت کے اندر سے نظر آئے گا۔ اُن کے درمیان کوئی اختلاف ہوگا اور بُغض۔ اُن سب کے دل ایک دل کی طرح ہوں گے۔ وہ صبح و شام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کریں گے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

The faces of the first group of people to enter paradise will be like the moon. They will neither spit nor clean their noses. They will not require to excrete and urinate. Their utencils and combs will be of gold and silver. In their grates aloes will be kindled. Their perspiration will be (sweet smelling) like musk. Everyone of them will have two wives, the marrow of whose shin bone will be visible due to beauty. They will neither have any dispute nor malice among him selves. Their hearts will neither have any dispute nor malice among him selves. Their hearts will be like one heart. They will be praising Allah almighty in the morning and evening.

حدیث نمبر ٨٦

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ عزوجل سے ایک وعدہ

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَّنْ تُخْلِفَهٗ إِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ*[فَاَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰذَيْتُهٗ اَوْ شَتَمْتُهٗ اَوْ جَلَدْتُهٗ اَوْ لَعَنْتُهٗ فَاجْعَلْهَا صَلٰوةً وَّ زَكَاةً وَّ قُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

اُردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ! مَیں تجھ سے ایک عہد لیتا ہوں، تو ہرگز اُس کے خلاف نہ ہونے دینا۔ مَیں تو ایک بشر (انسان) ہوں ** تو جس مومن کو مَیں ایذاء دوں یا اُسے بُرا کہوں یا اُس کو سزا دوں یا اُس پر لعنت کروں تو تُو ان (سب) کو (اُس کیلئے) رحمت، پاکیزگی اور قربت بنا دے جس کے ذریعے بروزِ قیامت تُو اُسے اپنا تقرّب عطا فرمائے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said

"O my Lord I want to take promise from you and you do not let the things go against it I am a human being, if I tease or abuse any Muslim or punish him or curse him, you turn (all these things) into blessing, purity and love (for him) and through it you may bless him with your closeness with him

* سقطت ورقة أخرى من "ب" و "[" علامة ابتدائها۔ ١٢ المحقق

** مخطوطہ برلن کا دوسرا گمشدہ ورق یہاں سے حدیث نمبر 106 تک ہے۔ ١٢ محقق

حدیث نمبر ۸۷

اُمّتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا ایک خاصہ

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِمَنْ كَانَ قَبْلَنَا ذَالِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ رَاى ضُعْفَنَا وَ عَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہم سے پہلوں کیلئے اموالِ غنیمت حلال نہیں تھے۔ یہ تو اللہ عزوجل نے ہمارا ضعف (کمزوری) اور عجز دیکھا تو اسے ہمارے لئے حلال کر دیا۔*

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

Spoils of war was not lawful for our predecessor. It was made lawful by Allah Almighty due to our weakness and frailty.

* پچھلی اُمتوں کے لوگ جب جہاد فی سبیل اللہ کرتے تھے تو جو مالِ غنیمت انہیں حاصل ہوتا، وہ اُس میں تصرّف نہیں کرتے تھے بلکہ اُس مال کو ایک جگہ جمع کر دیتے تھے۔ اُن کے جہاد مقبول ہونے کی علامت یہ تھی کہ آسمان سے آگ نازل ہو کر اُس مالِ غنیمت کو کھا لیتی اور آگ کا نازل نہ ہونا جہاد کے عدمِ مقبولیت کی علامت تھی۔ جہاد کے قبول نہ ہونے کی ایک وجہ اُس مالِ غنیمت میں خیانت کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس اُمت پر مالِ غنیمت حلال کر دیا۔ یہ اُمتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی خصوصیت ہے اور اس کی ابتداء غزوۂ بدر (حق و باطل کا سب سے پہلا عظیم معرکہ) سے ہوئی۔ اسی کے متعلق قرآنِ کریم میں ہے:

فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا۔

''تو کھاؤ جو غنیمت تمہیں ملی حلال، پاکیزہ''۔ (ترجمہ کنز الایمان، انفال: 69) ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۸۸

بلّی پر ظلم کرنے کی سزا

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ مِنْ جَرَّاءِ هِرَّةٍ لَّهَا أَوْ هِرٍّ رَبَطَتْهَا فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَ لَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تَتَقَمَّمُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ هَزْلاً۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایک عورت صرف اس وجہ سے دوزخ میں داخل ہوگئی کہ اُس نے اپنی بلّی یا بلّے کو باندھ دیا تھا۔ وہ عورت اُسے نہ تو خود کچھ کھلاتی اور نہ کُھلا چھوڑتی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا (کر اپنی بھوک ختم کر) لیتی حتّٰی کہ بلّی (بھوک کی) کمزوری کی وجہ سے مرگئی۔*

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

A woman was sent to Hell because she tied her cat. Neither that woman provided her food nor freed her to feed itself by eating insects from earth (and may eat to its fill). Thus the cat was died because of weakness (due to hunger).

* اس حدیث پاک میں جانوروں پر ظلم کرنے کا گناہ اور اس کے ہولناک انجام کو بیان کیا گیا ہے نیز اس سے جانوروں کے حقوق کا بھی پتہ چلتا ہے کہ اُن کی حق تلفی کرنا کتنا بڑا گناہ ہے حتیٰ کہ ایک عورت صرف ایک بلّی پر ظلم کرنے کی وجہ سے دوزخ میں ڈال دی گئی۔

جس طرح جانوروں پر ظلم کرنا بہت بڑا گناہ ہے، اس طرح ان کے ساتھ نیکی کرنا بہت بڑے ثواب کا کام

بھی ہے۔جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَنَزَلَ بِئْرًا فَشَرِبَ مِنْهَا ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا مِثْلُ الَّذِيْ بَلَغَ بِيْ فَنَزَلَ بِئْرًا فَمَلَأَ خُفَّهٗ ثُمَّ أَمْسَكَهٗ بِفِيْهِ ثُمَّ رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ۔

''اس دوران کہ ایک آدمی جا رہا تھا اُسے شدید پیاس لگی۔وہ ایک کنویں میں اترا اور وہاں اُس سے پانی پیا۔جب وہ باہر نکلا تو اُس نے ایک کتے کو پیاس کی شدت کی وجہ سے گیلی مٹی کو چاٹتے دیکھا۔اُس نے (دل میں) کہا: جس طرح مجھے پیاس لگی تھی اُسی طرح اِسے بھی لگی ہو گی۔چنانچہ وہ پھر کنویں کے اندر گیا اور اپنے جوتے میں پانی بھر کے اُسے منہ میں پکڑا اور کنویں سے باہر آ گیا۔اُس نے کتے کو پانی پلایا اور اُس پہ اللہ کا شکر ادا کیا۔پس اللہ تعالیٰ نے (اس کام کی وجہ سے) اُس کی مغفرت فرما دی''۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا جانوروں کے ساتھ بھلائی کرنے میں بھی ہمارے لیے اجر ہے؟

حضور ﷺ نے فرمایا:

فِيْ كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ۔

''ہر تر جگر (کے ساتھ بھلائی کرنے) میں اجر ہے''۔(صحیح بخاری، کتاب المساقاۃ 17/318)

اس طرح کا ایک واقعہ ایک زانیہ عورت کا بھی ہے جس نے پیاس سے مرتے ہوئے ایک کتے کو دیکھا تو اپنے دوپٹے کو رسی بنا کر اُس میں جوتی کو ڈول کی مانند بنا کر ڈالا اور کنویں سے پانی نکال کر کتے کو پلایا تو اللہ عزوجل نے اِس سبب سے اُس کی مغفرت فرما دی۔(ملاحظہ ہو: صحیح بخاری: کتاب بدء الخلق 1/467 عن ابی ھریرۃ)

جانور بے زبان مخلوق ہے۔ان پر ظلم ہرگز نہیں کرنا چاہیے بلکہ ان کے حقوق کی پاسداری کرنی چاہیے۔بعض لوگ جانوروں سے محنت مشقت کا کام لیتے ہیں تو اُن پر طاقت سے زیادہ بوجھ لاد دیتے ہیں یا بلاوجہ زدوکوب کرتے ہیں یا بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ آتے جاتے تفریحاً کسی جانور وغیرہ کو مار پیٹ لیتے ہیں۔یہ ان پر سراسر ظلم و زیادتی اور ان کی حق تلفی ہے۔اس حدیثِ مبارک میں ایسے لوگوں کے لیے وعید شدید ہے۔البتہ مُوذی جانوروں جیسے سانپ، بچھو وغیرہ کو مارنے کا حکم ہے۔۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۸۹

اِسلام کے مُنافی اَعمال

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا يَسْرِقُ سَارِقٌ وَّهُوَ حِيْنَ يَسْرِقُ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَزْنِيْ زَانٍ وَّهُوَ حِيْنَ يَزْنِيْ مُؤْمِنٌ وَّ لَا يَشْرِبُ الْحُدُوْدَ اَحَدُكُمْ يَعْنِي الْخَمْرَ وَ هُوَ حِيْنَ يَشْرِبُهَا مُؤْمِنٌ وَّالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يَنْتَهِبُ اَحَدُكُمْ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَّرْفَعُ اِلَيْهِ الْمُؤْمِنُوْنَ اَعْيُنَهُمْ وَ هُوَ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا مُؤْمِنٌ وَّ لَا يَغُلُّ اَحَدُكُمْ حِيْنَ يَغُلُّ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ وَّ اِيَّاكُمْ وَ اِيَّاكُمْ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

چور چوری کرتے وقت مومن نہیں ہوتا اور زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا اور جب تم میں سے کوئی ممنوعات یعنی خمر (شراب) پیتا ہے تو وہ اُس وقت مومن نہیں ہوتا۔ اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے! جب تم میں سے کوئی ایک کسی عمدہ چیز کو سرِعام لُوٹتا ہے تو وہ اُس وقت مومن نہیں ہوتا اور جب تم میں سے کوئی ایک خیانت کرے تو وہ مومن نہیں ہوتا* لہٰذا تم (ان چیزوں سے) بچو! بچو!

English Translation

And the Prophet of Allah (peace be upon him) said:

One is not believer at the time of stealing. One is not believer at the time of committing Zina. One is not believer at the time of drinking forbidden drinks like wine. By his

name in whose hand Muhammad (peace be upon him)'s soul is When any one of you robbed any nice thing, he is not a believer when any one of you embezzles, he is not a believer. So, you avoid (these things)! avoid!

* اس حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ اِن بُرے اَفعال کے اِرتکاب کے وقت بندہ بالکل مومن نہیں ہوتا اور ایمان سے خارج ہو جاتا ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اُس وقت وہ شخص مومنِ کامل نہیں ہوتا گویا یہ کام کمالِ ایمان کی نفی کرتے ہیں، حقیقتِ ایمان کی نفی نہیں کرتے۔ البتہ اگر کوئی شخص اِن اَفعالِ حرام کو حلال سمجھ کر کرے تو وہ ضرور کافر ہو جائے گا یا کوئی شخص ان کاموں کو معمولی گردانے اور حرمتِ شرعی کی توہین کرے تب بھی وہ کافر ہو جائے گا لیکن یہ نیت ایک سچے مسلمان کے حال سے بہت بعید ہے۔ ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۹۰

رسالتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانا

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يَسْمَعُ بِىْ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَ لَا يَهُوْدِىٌّ وَّلَا نَصْرَانِىٌّ وَّ مَاتَ وَ لَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِىْ اُرْسِلْتُ بِهٖ اِلَّا كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! اِس اُمت* میں کوئی بھی خواہ وہ یہودی ہو یا نصرانی، ایسا نہیں ہے جو میرے بارے میں سُنے اور میرے لائے ہوئے دین پر ایمان لائے بغیر مر جائے تو وہ جہنمیوں میں سے ہوگا۔**

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

"By his name in whose hand Muhammad's soul is, In my Ummah if any one either Christian or Jew, knows about me and dies without having believe in my religion, then he will be among the people of hell.

* ''اُمت'' اُس قوم وجمعیت کو کہتے ہیں جس کی طرف کوئی نبی آیا ہو۔ پیغمبر آخر الزماں ﷺ چونکہ ساری کائنات کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں، اس لیے ساری کائنات کی اقوام حضور ﷺ کی اُمت ہیں۔ البتہ جس اُمت نے آپ ﷺ کی دعوت وہدایت کو بدل وجان قبول کر لیا اسے ''اُمت اجابت'' کہتے ہیں اور جس نے قبول نہیں کیا، اسے ''اُمت دعوت'' کہتے ہیں۔ اس اعتبار سے یہودی اور نصرانی بھی اُمت دعوت میں داخل ہیں۔ یہاں اُمت سے ''اُمت دعوت'' ہی مراد ہے۔ ۱۲ مترجم

** معلوم ہوا کہ اگر کوئی یہودی یا نصرانی یہ کہے کہ میں تورات و انجیل اور اپنے رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتا ہوں تو اُس کے اس دعوے سے اُس کی نجات نہیں ہوگی بلکہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان لائے بغیر چھٹکارا نہیں ہو سکتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت نے سابقہ تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا۔ اب اگر کوئی شخص اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب کو اپنائے گا تو وہ مردود ہوگا۔ قرآنِ کریم میں ہے:

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔

''اور جو اسلام کے سوا کوئی دِین چاہے گا، وہ ہرگز اُس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں سے ہوگا''۔(ترجمہ کنزالایمان، آل عمران:85)۔۱۲مترجم

حدیث نمبر ۹۱

اِمام کو غلطی پر خبردار کرنا

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

اَلتَّسْبِیْحُ لِلْقَوْمِ وَ التَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ فِی الصَّلٰوۃِ۔

اُردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نماز میں تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا) قوم (مردوں) کیلئے اور تصفیق (ہاتھ پر ہاتھ مارنا) عورتوں کیلئے ہے۔*

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

In prayer the male Muslims should say Subhan-Allah (praise be to Allah) and Tasfeeq (to clap) is for femal.

* جب باجماعت نماز میں اِمام سے کسی قسم کی کوئی غلطی ہو جائے خواہ قراءت کے متعلق ہو یا نماز کے کسی اور رُکن کے متعلق تو اِمام کی یاددہانی کیلئے مَرد مقتدیوں کو سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا چاہئے اور عورتوں کو دائیں ہاتھ کا ظاہر (ہتھیلی) بائیں ہاتھ کے باطن (پشت) پر مار کر آواز پیدا کر کے اِمام کو توجّہ دِلانی چاہئے۔ ۱۲مترجم

حدیث نمبر ۹۲

اللہ عزوجل کی راہ میں کھایا ہوا زخم

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُ بِهِ الْمُسْلِمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَكُوْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا إِذَا طُعِنَتْ يَفْجُرُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَّ الْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ۔

اُردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

مسلمان کو اللہ عزوجل کے راستے میں جو زخم بھی لگے گا، قیامت کے دِن وہ زخم اُسی حال پر ہوگا جیسا کہ زخم لگنے کے وقت تھا۔ اُس سے خون بہہ رہا ہوگا۔ (اُس کا) رنگ تو خون کا رنگ ہوگا اور خوشبو مُشک کی سی ہوگی۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

Any injurny on muslims inflicted in the way of Allah will be in the same state on the Day of Judgment as it was at the time of inflicting injury. It will be bleeding. (Its) color will be red like blood but smell like musk.

حدیث نمبر۹۳*

اللہ کو کس نے پیدا کیا؟

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:
لَا تَزَالُوْنَ تَسْتَفْتُوْنَ حَتّٰی یَقُوْلَ أَحَدُکُمْ ھٰذَا اللّٰہُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰہَ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
تم اسی طرح سوال کرتے رہو گے حتّی کہ تم میں سے کوئی ایک یہ بھی کہے گا کہ اس اللہ ربّ العزت نے تو مخلوق کو پیدا کیا تو اللہ کو کس نے پیدا کیا؟**

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

You will continue to ask questions until one of you ask "Allah Almighty has created the creatures and who has created him".

---

* رقمہ عند مسند احمد بن حنبل بعد 94 نمبر ۱۱۲/۲ المحقق

** حضور نبی کریم ﷺ صادق و مصدوق ہیں۔ آپ ﷺ کی ہر بات صداقت پر مبنی ہوتی ہے۔ ہمارا یہ ایمان و یقین ہے کہ کائنات درہم برہم ہو سکتی ہے مگر پیارے آقا ﷺ کا فرمانِ عالی شان جھوٹ نہیں ہو سکتا۔ مذکورہ بالا حدیث میں جو آپ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی پیدائش کے بارے میں سوال کریں گے۔ اس کی تائید میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی مسلم شریف کی دو احادیث مبارکہ پیش کی جاتی ہیں کہ واقعی لوگوں نے ایسے سوال کرنے شروع کر دیے تھے:

(i) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
لَا یَزَالُ النَّاسُ یَسْأَلُوْنَکُمْ عَنِ الْعِلْمِ حَتّٰی یَقُوْلُوْا ھٰذَا اللّٰہُ خَلَقَنَا فَمَنْ خَلَقَ اللّٰہَ۔

''لوگ تم سے علمی بحثیں کرتے رہیں گے یہاں تک کہ کہیں گے: ہمیں اللہ نے پیدا کیا ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا؟''

حدیث بیان فرماتے وقت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کسی شخص کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ کہنے لگے اللہ عزوجل اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا: مجھ سے دو شخص یہی سوال کر چکے ہیں اور یہ تیسرا ہے یا کہا: مجھ سے ایک شخص یہ سوال کر چکا ہے اور دوسرا یہ ہے۔ (صحیح مسلم: کتاب الایمان 1/79)

(ii) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا یَزَالُوْنَ یَسْئَلُوْنَكَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا هٰذَا اللّٰهُ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ۔

''اے ابو ہریرہ! لوگ تم سے سوالات کرتے رہیں گے یہاں تک کہ کہیں گے کہ اللہ تو (خالق الخلوق) ہے لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا؟''

راوی کہتے ہیں کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران کچھ دیہاتی آئے اور کہنے لگے: اے ابو ہریرہ! اللہ تو (خالق) ہے لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ یہ سُن کر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مُٹھی بھر کنکریاں اُن کی طرف پھینکیں اور کہا: چلو یہاں سے اُٹھو! میرے خلیل نے سچ فرمایا (کہ لوگ مجھ سے ایسے سوال کریں گے)

(صحیح مسلم: کتاب الایمان 1/79)

سوال: ہر ذات یا شے کیلئے خالق کا ہونا ضروری ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کیلئے......؟

جواب: یہ قاعدہ بالکل باطل ہے ورنہ تسلسل لازم آئے گا کہ موجودات کا سلسلہ کہیں ختم ہی نہ ہو اور ہر شے سے پہلے ایک شے ہو اور ہر موجود سے پہلے ایک موجود ہو۔ اس لئے کسی نہ کسی موجود کو آخری موجود ماننا ہوگا اور کسی ایسے موجود کو ماننا بھی ضروری ہوگا جو سب سے پہلے ہو اور جس سے پہلے کوئی نہ ہو۔ اُس کا وجود (ہونا) ضروری اور عدم (نہ ہونا) مُحال ہو۔ وہی سب کا خالق ہو اور اُس کا کوئی خالق نہ ہو۔ یہی رب العالمین کی ذات بابرکات ہے۔ وہ واجب الوجود اور وحدۃ الوجود ہے۔ ۱۲ مترجم

حدیث نمبر۹۴*

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ کی اشیاء سے پرہیز

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

اِنِّیْ لَاَنْقَلِبُ اِلٰی اَھْلِیْ فَاَجِدُ التَّمْرَۃَ سَاقِطَۃً عَلٰی فِرَاشِیْ اَوْ فِیْ بَیْتِیْ فَاَرْفَعُھَا لِاٰکُلَھَا ثُمَّ اَخْشٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الصَّدَقَۃِ فَاُلْقِیْھَا۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَیں اپنے گھر لوٹتا ہوں تو وہاں اپنے بستر پر (یا فرمایا:) اپنے گھر میں ایک کھجور پڑی ہوئی دیکھتا ہوں تو اُسے کھانے کیلئے اُٹھاتا ہوں۔ پھر اِس خدشہ سے اُسے پھینک دیتا ہوں کہ کہیں وہ صدقے کی ہو۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

When I return home and see a date in my home. I take it to eat but put it back fearing lest it should be of charity (Sadqah).

---

* رقمہ عند احمد بعد 92۔۲/۱۱۲ المحقق

حدیث نمبر ۹۵

قسم کا کفّارہ

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَأَنْ يَّلِجَّ أَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهِ فِىْ أَهْلِهِ اٰثَمٌ لَّهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ أَنْ يُّعْطِى كَفَّارَتَهُ الَّتِىْ فَرَضَ اللّٰهُ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے کسی کا قسم کی وجہ سے اپنے اہل و عیال کے پاس نہ جانا اللہ تعالیٰ کے ہاں گناہ شمار ہوگا۔ اس سے بہتر ہے کہ وہ اپنا وہ کفارہ ادا کرے جسے اللہ تعالیٰ نے (قسم توڑنے پر) فرض کیا ہے۔*

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

Because of vow of any one f you, not attending his family will be counted as sin by Allah. It is better to expiate which is prescribed by Allah.

* اِس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے گھر والوں (یا کسی اور) کے معاملے میں کسی ایسے کام کی قسم کھا لے جس سے اُسے بے حد نقصان ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ قسم کو توڑے اور قسم کا کفارہ ادا کرے۔

قسم کا کفارہ ادا کرنے کی تین صورتیں ہیں:

(i) دس مساکین کو درمیانی قسم کا کھانا کھلائے۔

(ii) دس مساکین کو کپڑے دے۔

(iii) ایک غلام آزاد کرے۔

ایک چوتھی صورت یہ بھی ہے کہ تین دن کے مُسلسل روزے رکھے مگر یہ اُس وقت ہے کہ جب وہ پہلی تین باتوں پر قدرت نہ رکھتا ہو۔

اِس کا ذِکر قرآن کریم کی سورۃ ''مائدہ'' آیت نمبر 89 میں ہے۔۱۲مُترجم

حدیث نمبر ۹۶

دو آدمیوں کا قسم اُٹھانا

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِذَا أُكْرِهَ الْإِثْنَانِ عَلَى الْيَمِيْنِ فَاسْتَحْيَاهُمَا فَأَسْهِمْ بَيْنَهُمَا۔

اُردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب دو (شخص) قسم اُٹھانے پر مجبور کئے جائیں اور وہ دونوں (قسم اٹھانے میں) حیاء کریں تو اُن کے درمیان قرعہ اندازی کرو۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

When two (people) were forced to take oath and both are reluctant, draw a lot between them.

حدیث نمبر ۹۷

حدیثِ مُصرّاۃ

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِذَا مَا أَحَدُكُمُ اشْتَرٰى لِقْحَةً مُّصَرَّاةً أَوْشَاةً فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَّحْلُبَهَا إِمَّاهِيَ وَإِلَّا فَلْيَرُدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب تم میں سے کوئی ایک ایسی اونٹنی یا بکری خریدے جس کا دودھ تھنوں میں روکا گیا ہو* تو دودھ دوہنے کے بعد اُسے دو باتوں کا اختیار ہے یا تو وہ اُس (جانور) کو اپنے پاس رکھ لے یا واپس کر دے اور اُس کے ساتھ ایک صاع** کھجوریں بھی دے۔***

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

When any one of you buys a she camel or goat whose milk was made to store in teats. Then after milking it he is allowed to do two things either he may take that (animal) with him or return it along with a handful of dates.

---

* اس حدیث کو "حدیثِ مُصرّاۃ" اور اس بیع کو "بیعِ مُصرّاۃ" کہتے ہیں۔ مُصرّاۃ تصریہ سے ہے، تصریہ کا معنی ہے "جانور کا دودھ تھنوں میں روکنا"۔

امام یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

اَلتَّصْرِيَةُ اَنْ يُّرْبَطَ اَخْلَافُ النَّاقَةِ وَالشَّاةِ وَيُتْرَكُ حَلْبُهَا الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ حَتّٰى يُجْمَعَ لَبَنُهَا فَيَزِيْدُ مُشْتَرِيْهَا فِيْ ثَمَنِهَا بِسَبَبِ ذَالِكَ لِظَنِّهِ اَنَّهُ عَادَةٌ لَّهَا۔

''تصریہ یہ ہے کہ اُونٹنی یا بکری کے تھنوں کو باندھ دیا جائے اور دو تین دِن اُن کا دودھ نہ دوہا جائے حتیٰ کہ دودھ تھنوں میں جمع ہو جائے اور اِس وجہ سے خریدار یہ گمان کرے کہ یہ عادۃً اِتنا ہی دودھ دیتی ہے اور اُس کی قیمت زیادہ لگائے''۔ (شرح صحیح مُسلم۔ کتاب البیوع 3/2)

عرب میں عموماً تاجروں کی یہ عادت تھی کہ مادّہ جانور کو فروخت کرنے سے کئی دِن پہلے تک اُس کا دودھ نہیں دوہتے تھے تاکہ تھنوں میں دودھ جمع ہوتا رہے اور خریدار اُس جانور کے تھنوں کو دودھ سے بھرا دیکھ کر وہ جانور گراں قیمت پر خرید لے لیکن بعد میں اُس پر منکشف ہو کہ اُس کے ساتھ دھوکہ ہوا ہے۔ تصریہ خواہ بکری کا ہو یا اُونٹنی کا یا کسی اور دودھ دینے والے جانور کا، حرام ہے کیونکہ اِس میں خریدار کو دھوکا دیا جاتا ہے اور بعض اَحادِیث میں حضور ﷺ نے اس سے منع بھی فرمایا ہے۔ ۱۲ مترجم

** صاع غلّہ ناپنے کے ایک پیمانے کو کہتے ہیں جس میں تقریباً ساڑھے چار سیر غلّہ آ جاتا ہے۔ ۱۲ مترجم

*** اَحناف کے نزدیک اِس حدیث پر عمل نہیں ہے۔ چنانچہ علامہ بدرالدین عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا موقف یہ ہے کہ خریدار مُصرّاۃ کو واپس نہیں کر سکتا کیونکہ تَصرِیہ عیب نہیں ہے البتہ بائع نے جو اُس سے تلبیس کی ہے اور اِس وجہ سے خریدار کو معروف قیمت سے زِیادہ قیمت کا جو نقصان ہوا ہے۔ اِس لیے خریدار بائع سے اُتنے پیسے واپس لے سکتا ہے''۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری 11/270)

اَحناف کے حدیثِ مُصرّاۃ پر عمل نہ کرنے کی درج ذیل وجوہ ہیں:

1- یہ حدیث کتابُ اللہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ اِس حدیث کا تقاضا یہ ہے کہ خریدار نے جو دودھ اِستعمال کیا ہے، اُس کے عوض ایک صاع کھجوریں یا (بعض روایات کے مُطابق) کوئی اور طعام دے۔ ضروری نہیں کہ ایک صاع کھجوروں یا طعام کی مالیت اُس اِستعمال شُدہ دودھ کے برابر ہو۔ وہ کم بھی ہو سکتی ہے اور زیادہ بھی۔ جبکہ قرآنِ کریم میں تصریح ہے کہ بدلے کے عوض میں مُساوات ضروری ہے۔ اِرشادِ ربانی ہے:

فَمَنِ اعۡتَدٰی عَلَیۡکُمۡ فَاعۡتَدُوۡا عَلَیۡهِ بِمِثۡلِ مَا اعۡتَدٰی عَلَیۡکُمۡ۔

''جو تم پر زیادتی کرے، اُس پر زیادتی کرو اُتنی ہی جتنی اُس نے کی''۔ (ترجمہ کنزالایمان، بقرہ: 194)

2- یہ حدیث سُنّت کے خلاف ہے۔ کیونکہ:

(i) اِس میں ہے کہ بیع کے بعد خریدار مبیع (فروخت شدہ) کو واپس کر سکتا ہے حالانکہ یہ حکم حضور ﷺ کی اِس حدیث کے خلاف ہے۔ حضور ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

اَلۡبَیِّعَانِ بِالۡخِیَارِ مَالَمۡ یَتَفَرَّقَا۔

''خرید و فروخت کرنے والوں کو اُس وقت تک اختیار ہوتا ہے جب تک وہ جُدا نہ ہو جائیں''۔

(صحیح بخاری: کتاب البیوع 1/ 283، جامع ترمذی: ابواب البیوع 1/ 236، الجامع الصغیر فی احادیث البشیر والنذیر 1/ 193 رقم الحدیث: 3223عن حکیم بن حزام وعبداللّٰہ بن عمر، شرح معانی الآثار: کتاب البیوع 2/ 221و222عن ابن عمر و ابی برزۃ و ابی ھریرۃ، سنن ابن ماجہ: ابواب التجارات 1/ 157عن سمرۃ)

(ii) اِس کا مطلب یہ ہے کہ جانور کے دودھ کے بدلے میں ایک صاع کھجوریں دے حالانکہ جب بائع نے جانور بیچا تو وہ مکمل طور پر مُشتری (خریدار) کی ضمانت اور ذِمّہ داری میں آ گیا تھا۔ اب اُس کا ہر نفع ونقصان مُشتری کا ہی ہے مثلاً اگر جانور مر جائے یا اُس سے کوئی نفع حاصل ہو تو وہ سب خریدار ہی کا ہے۔ جیسا کہ حضور ﷺ کا اِرشادِ گرامی ہے:

اَلْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ۔

''نفع ضمانت کی بناء پر ہے''۔

(سنن ابی داوٗد: کتاب البیوع 2/ 139، جامع ترمذی: ابواب البیوع 1/ 241، سنن نسائی: کتاب البیوع 2/ 188، سنن ابن ماجہ: ابواب التجارات 2/ 163، شرح معانی الآثار: کتاب البیوع 2/ 227، الجامع الصغیر فی احادیث البشیر والنذیر 1/ 251 رقم الحدیث: 4130عن عائشۃ)

-3 یہ حدیث اِجماعِ اُمّت کے خلاف ہے۔ کیونکہ اس میں ہے کہ دودھ کے بدلے ایک صاع کھجوریں دے حالانکہ اہلِ علم کا اِس پر اجماع ہے کہ اگر کوئی شخص کسی دُوسرے کی کوئی چیز ضائع کر دے تو ضمان (تاوان) کی دو صورتیں ہیں:

i- مثلِ صُوری ii- مثلِ معنوی

مثلِ صوری یہ ہے کہ خریدار نے جتنا دودھ اِستعمال کیا ہے، اُتنا دودھ دے اور مثلِ معنوی یہ ہے کہ اُس دودھ کی قیمت واپس کرے جبکہ ایک صاع کھجوریں دونوں قسموں میں سے کسی قسم میں داخل نہیں ہیں۔

-4 یہ حدیث قیاس کے خلاف ہے۔ کیونکہ اِس میں ہے کہ دودھ کے بدلے ایک صاع کھجوریں دے۔ اب مسئلہ کی دو صورتیں بنتی ہیں:

(i) خریدار نے جو دودھ دوہا ہے، اُس میں وہ دُودھ بھی شامل ہے جو بیع کے وقت مُصرّاۃ میں تھا اور وہ دودھ بھی ہے جو بیع کے بعد مُصرّاۃ میں پیدا ہوا۔ اگر یہ کہا جائے کہ اُس تمام دودھ کی قیمت واپس کرنا خریدار پر لازم ہے تو اِس میں خریدار کا نقصان ہے کیونکہ جو دودھ اُس کی ملکیت میں پیدا ہوا، اُس کا واپس کرنا اُس پر لازم نہیں ہے۔

(ii) اگر یہ کہا جائے کہ جو دودھ بیع کے وقت تھا، صرف اُسی کی قیمت واپس کی جائے تو اُس دودھ کی مقدار ہی مجہول ہے۔

-5 یہ حدیث منسوخ ہے۔

اگر حدیثِ مُصرّاۃ کی کوئی توجیہ ہوسکتی ہے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس میں چونکہ علی الاطلاق دودھ کے بدلے میں ایک صاع کھجوریں دینے کا حکم ہے اور ایک صاع کھجوریں دودھ سے زیادہ بھی ہوسکتی ہیں۔ اس لیے اس کا جواز اُس وقت تک تھا جب تک سُود کی حُرمت نازِل نہیں ہوئی تھی اور سُود کی حُرمت نازِل ہونے کے بعد اس پر عمل منسوخ ہوگیا۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری 11/ 271 ملخصاً) ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۹۸

بوڑھے شخص کی دو خواہشیں

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَلشَّيْخُ شَابٌّ عَلٰى حُبِّ اثْنَتَيْنِ طُوْلُ الْحَيَاتِ وَ كَثْرَةُ الْمَالِ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بوڑھا آدمی دو چیزوں کی محبت میں جوان ہوتا ہے:

1- لمبی زندگی

2- زیادہ مال

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

The Old man remain young in love of two things:

1- Long life.

2- Abudance of wealth.

حدیث نمبر ۹۹

کسی کی طرف ہتھیار سے اِشارہ نہ کرو

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا يُشِيْرُ اَحَدُكُمْ إِلٰى أَخِيْهِ بِالسَّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِىْ اَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ اَنْ يَّنْزِعَ مِنْ يَّدِهٖ فَيَقَعَ فِىْ حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

تم میں سے کوئی ایک اپنے بھائی کی طرف سلاح (ہتھیار) سے اِشارہ نہ کرے کیونکہ تم میں سے کوئی بھی یہ نہیں جانتا کہ شاید شیطان اُس کے ہاتھ سے (ہتھیار) چلا دے اور پھر وہ (مارنے والا) جہنم کے گڑھے میں جا گرے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

None of you should point his weapon towards you brother because not any one of you knows that may satan fire the weapon from his hand. Then he will be fallen into Hell.

حدیث نمبر ۱۰۰

اللہ عزوجل کا ایک قوم پر سخت غصہ

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ حِيْنَئِذٍ يُشِيْرُ اِلٰى رَبَاعِيَتِهِ)۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ عزوجل کا غضب اُس قوم پر شدید ہوا جس نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ (ایسا سلوک) کیا (اور آپ اُس وقت اپنے سامنے والے چار دانتوں (دو اوپر والے اور دو نیچے والے) کی طرف اشارہ فرما رہے تھے)۔*

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

The wrath of Allah Almighty got severity on that nation who treated with Prophet of Allah (Peace be upon him) like that, at that time he was pointing towards his teeth (two of upper and two of lower jaw).

---

* غزوہ اُحد کے واقعے کی طرف اشارہ ہے کہ دورانِ جنگ جب کفار نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چاروں طرف سے گھیراؤ کر لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک ان شہید کر دیے تھے۔ اُس وقت بھی رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمنوں کے لیے بددعا نہیں فرمائی بلکہ فرمایا:

رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

"اے اللہ! میری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ نہیں جانتے۔" (صحیح مسلم، کتاب الجہاد والسیر، 2، 108، [illegible])

شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

سلام اُس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں

سلام اُس پر کہ جس نے گالیاں سُن کر دُعائیں دیں

(مابہ القادری)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:

كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا نَبِيَّهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَسَرُوْا رَبَاعِيَتَهٗ وَ هُوَ يَدْعُوْهُمْ إِلَى اللّٰهِ۔

''وہ قوم کیسے فلاح پائے گی جس نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کے چہرے) کو زخمی کر دیا اور اُن کے دانت شہید کر دیے حالانکہ وہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) اُنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف بُلا رہے ہیں''۔

(صحیح مسلم: کتاب الجہاد والسیر 2/108 عن أنس بن مالك) ۱۲–مترجم

حدیث نمبر۱۰۱

اللہ عزوجل کا ایک شخص پر سخت غصہ

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ يَّقْتُلُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ عزوجل کا غضب اُس شخص پر شدید ہوا جسے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کی راہ (جہاد) میں قتل کریں۔*

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

The wrath of Allah Almighty is serve on the person who is killed by the Prophet of Allah (Peace be upon him) in the way of Allah.

---

* اس حدیث شریف میں قریش کے سردار اور اُمیہ بن خلف کے بھائی اُبی بن خلف ملعون کی طرف اِشارہ ہے۔ یہ واقعہ بہت دلچسپ اور قابلِ سماعت ہے لہٰذا ہم اسے قارئین کے ذوقِ مطالعہ کی نذر کرتے ہیں:

''جنگِ بدر میں خلف کے دونوں بیٹے اُمیہ اور اُبی بڑے کرّ وفرّ سے شریک ہوئے تھے۔ اُمیہ کو تو حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ نے واصلِ جہنم کر دیا تھا لیکن اُبی جنگی قیدی بنا۔ اُس نے فدیہ ادا کرکے رہائی حاصل کی۔ اس اِحسان کا بدلہ اُس نے یہ دیا کہ اُس کے پاس مکہ میں ایک قیمتی گھوڑا تھا جس کا نام ''عُوذ'' تھا۔ اُس نے قسم کھا کر کہا کہ میں روزانہ گھوڑے کو اتنے سیر مکئی کا دانہ کھلایا کروں گا پھر اُس پر سوار ہو کر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کروں گا (معاذ اللہ)۔ اُس کی یہ بکواس جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سُنی تو فرمایا:

بَلْ اَنَا اَقْتُلُهٗ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

''(وہ نہیں) بلکہ میں اُسے قتل کروں گا انشاء اللہ تعالیٰ''۔

اُحد کے دن وہ بھی اپنے اُس گھوڑے پر سوار ہو کر جنگ لڑنے کیلئے آیا تھا۔ حضور ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا کہ خیال رکھنا! مبادا اُبی بن خلف مجھ پر پیچھے سے حملہ کر دے کیونکہ حضور ﷺ لڑائی کے دوران مُڑ کر نہیں دیکھا کرتے تھے۔ جب جنگ کا آغاز ہوا تو گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ مُسلمان بکھر گئے۔ حضور ﷺ بھی شدید زخمی ہوئے اور آپ ﷺ کے دندانِ مُبارک کان شہید ہو گئے۔ آپ ﷺ ایک گھاٹی میں پناہ گزین ہو گئے۔ اَچانک وہاں اُبی بن خلف آ دھمکا۔ اُس نے سر پر خود (لوہے کی ٹوپی) اور چہرے پر آہنی نقاب ڈالا ہوا تھا۔ وہ اپنے گھوڑے کو رقص کراتا ہوا آ رہا تھا اور کہہ رہا تھا:

أَيْنَ مُحَمَّدٌ لَا نَجَوْتُ إِنْ نَجَا۔

''محمد (ﷺ) کہاں ہیں؟ اگر وہ بچ گئے تو میں نہ بچ پاؤں گا''۔

بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آگے بڑھ کر اُس کا راستہ روکنا چاہا مگر حضور ﷺ نے فرمایا:

دَعُوهُ وَ خَلُّوا طَرِيقَهُ۔

''اِسے چھوڑ دو اور اس کا راستہ خالی کر دو''۔

جلالِ الٰہی کے پیکر اور قہرِ خداوندی کے مظہر ﷺ نے اُسے دیکھا تو فرمایا:

يَا كَذَّابُ أَيْنَ تَفِرُّ۔

''اے کذاب! کہاں بھاگتا ہے''۔

وہ قریب آیا تو حضور ﷺ نے حضرت حارث بن صمہ رضی اللہ عنہ سے ایک چھوٹا نیزہ لے کر اُبی بن خلف کی خود اور زرہ کے درمیانی حصے پر مارا جس سے وہ تلملا اُٹھا اور حواس باختہ ہو کر گھوڑے کی پشت سے غش کھا کر نیچے لُڑھکنے لگا اور بیل کے ڈکارنے کی طرح ڈکارنے لگا۔ گردن پر بہت معمولی سی چوٹ لگی۔ بظاہر تو وہ ایک معمولی خراش تھی جس سے خون بھی نہ نکلا تھا لیکن حقیقۃً ضربِ نبوی نے اس کے سینے کی پسلیاں اور جسم کی ہڈیاں چُور چُور کر دیں۔ وہ سر پیٹتا ہوا واپس اپنے لشکر میں گیا تو کہہ رہا تھا:

قَتَلَنِي وَ اللهِ مُحَمَّدٌ۔

''بخدا! مجھے محمد (ﷺ) نے قتل کر دیا''۔

جب اُس کے کافر ساتھیوں نے اُس کا زخم دیکھا تو مذاق اُڑانے لگے کہ اتنی معمولی سی خراش پر آسمان سر پہ اُٹھا لیا ہے۔ اُس نے کہا: ایک مرتبہ مجھے محمد (ﷺ) نے کہا تھا کہ میں تمہیں قتل کروں گا۔ میرا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر وہ مجھ پر تھوک بھی دیتے تو بھی میری موت یقینی تھی۔

پھر اُس نے کہا:

وَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ کَانَ ھٰذَا الَّذِیْ بِیْ بِاَھْلِ ذِی الْمَجَازِ لَمَاتُوْا اَجْمَعُوْنَ۔

''اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر اتنا درد اہلِ ذوالمجاز* کو ہوتا تو وہ سارے کے سارے ہلاک ہو جاتے''۔

اُبی بن خلف نیزے کے زخم سے بے قرار جنگ سے واپسی پر راستہ بھر بلبلاتا اور تڑپتا رہا یہاں تک کہ اُحد سے مکہ واپسی پر مقامِ ''سرف'' (موجودہ مقام جموم) پر جہنم واصل ہوا۔

(دلائل النبوۃ و معرفۃ احوال صاحب الشریعۃ 3 258 و 259، شرح المواہب اللدنیہ 2 45، سبل الہدیٰ والرشاد العبادنی سیرۃ خیر العباد 4 307 و دیگر کتب سیرت)۔۱۲ مترجم

---

* یہ عرب کے سالانہ میلے کی مشہور جگہ کا نام ہے۔۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۱۰۲

اَعضائے اِنسانی کا زِنا

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

عَلَی ابْنِ آدَمَ نَصِیْبٌ مِّنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذَالِكَ لَا مَحَالَةَ قَالَ فَالْعَیْنُ زِنْیَتُهَا النَّظْرُ وَ تَصْدِیْقُهَا الْإِعْرَاضُ وَ اللِّسَانُ زِنْیَتُهُ الْمَنْطِقُ وَ الْقَلْبُ زِنْیَتُهُ التَّمَنِّیْ وَ الْفَرْجُ یُصَدِّقُ بِمَاثَمٍ اَوْ یُكَذِّبُ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ابنِ آدم کیلئے زنا سے کچھ حصہ (مقدر) ہے جسے وہ لا محالہ پاتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آنکھ کا زِنا دیکھنا ہے اور اُس کی تصدیق اِعراض ہے اور زبان کا زِنا منطق (بولنا) اور دل کا زِنا* تمنا کرنا ہے اور فرج (شرمگاہ) اُس گناہ کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

Every son of Adam has his share in Zina which he certainly gets Holey Prophet (Peace be upon him) said, "To gaze is the Zina of eyes and to turn your eyes away is its confirmation To talk is the Zina of tongue and to hare desire is the Zina of heart. The sexual organs verify or

denies it.

* یہاں آنکھ، زبان اور دِل کے زِنا کا ذِکر ہے۔ اِن چیزوں کی طرف مجازاً زِنا کی نسبت کی گئی ہے کہ جس طرح فرج (شرمگاہ) ایک اِنسانی عضو ہے، اس کا زِنا یہ ہے کہ اِنسان اپنی فرج کو فرجِ حرام میں داخل کرے۔ اسے حقیقی زِنا کہتے ہیں۔ اِسی طرح دیگر اَعضائے اِنسان مثلاً آنکھ، کان، ناک، منہ، سر، ہاتھ، پاؤں، پیٹ وغیرہ کا زِنا ہے جسے مجازاً زِنا (انتہائی بُرا کام) کہا جا سکتا ہے۔ ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۱۰۲

ایک نیکی کا 700 گنا تک بڑھنا

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِمِثْلِهَا حَتَّى يَلْقَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تم میں سے کوئی ایک اچھا مسلمان بن جائے تو اُس کی ہر نیکی جسے وہ کرتا ہے، دس (10) سے لے کر سات سو (700) تک لکھی جاتی ہے اور اُس کی ہر بُرائی جسے وہ کرتا ہے، صرف ایک ہی لکھی جاتی ہے حتّٰی کہ وہ اللہ عزّوجلّ سے جاملتا ہے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

When any one of you becomes a good Muslim then each good thing done by him will be recorded by increasing ten to seven hundred times and each of his committed sin is record as one till he meets Allah Almighty.

حدیث نمبر ۱۰٤

امام نماز میں تخفیف نہ کرے

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفِ الصَّلٰوةَ فَإِنَّ فِيْهِمُ الْكَبِيْرَ وَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَ فِيْهِمُ السَّقِيْمَ وَ إِنْ قَامَ وَحْدَهُ فَلْيُطَلْ صَلَاتَهُ مَاشَاءَ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تم میں سے کوئی (شخص) لوگوں کا امام بنے (نماز پڑھائے) تو اُسے چاہئے کہ نماز میں تخفیف کرے کیونکہ جماعت میں بوڑھے، کمزور اور بیمار ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں اور جب کوئی اکیلا نماز پڑھے تو اپنی نماز کو جتنا چاہے طویل کرے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

If any one of you become leader (to lead prayers) then he should do it short because in the curgregation prayers, old, weak, ill and every kind of people are these. And where one is, saying one's prayer alone then lengthen it according to one's own wish.

حدیث نمبر ۱۰۵

ترکِ گناہ پرایک نیکی

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا رَبِّ ذَاكَ عَبْدٌ يُرِيْدُ أَنْ يَّعْمَلَ سَيِّئَةً وَّ هُوَ أَبْصَرُ بِهٖ فَقَالَ ارْقُبُوْهُ فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ بِمِثْلِهَا إِنْ تَرَكَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً إِنَّمَا تَرَكَهَا جَرَّاىَ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ملائکہ کہتے ہیں: اے پروردگار! فلاں بندہ گناہ کا ارادہ رکھتا ہے حالانکہ اللہ عزوجل اُسے سب سے زیادہ دیکھنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: اس کی نگرانی کرو تو اگر وہ گناہ کرے تو اس کا ایک گناہ لکھو اور اگر وہ اُس گناہ کو ترک کر دے تو اُس کی ایک نیکی لکھو کیونکہ اُس نے گناہ کو میری ہی وجہ سے ترک کیا ہے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

The angels said, "O Lord! Your that devotee intends to commit a sin, although Allah Almighty is more keen observer of him". Allah Almighty says to angels, "keep watch on him, if he commits a sin then record it as a one sin and if he remits that sin then record it as one virtue because he has given it up for me".

حدیث نمبر ۱۰۶

اللہ تعالیٰ کی تکذیب اور اُسے گالی دینا کیا ہے؟

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ كَذَّبَنِيْ عَبْدِىْ وَ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لَهٗ وَ شَتَمَنِيْ عَبْدِىْ] *وَ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لَهٗ اَمَّا تَكْذِيْبُهٗ إِيَّاىَ اَنْ يَّقُوْلَ لَنْ يُّعِيْدَنَا كَمَا بَدَاَنَا وَاَمَّا شَتْمُهٗ إِيَّاىَ اَنْ يَّقُوْلَ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَ لَدًا وَّ اَنَا الصَّمَدُ لَمْ اَلِدْ وَ لَمْ اُوْلَدْ وَ لَمْ يَكُنْ لِّيْ كُفُوًا اَحَدٌ۔

اُردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ عزوجل نے فرمایا: میرے بندے نے میری تکذیب کی اور اُسے یہ نہ (کرنا) چاہئے تھا اور میرے بندے نے مجھے گالی دی** اور اُسے یہ نہ (کرنا) چاہئے تھا۔ اُس کا مجھے جھٹلانا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ ہمیں پہلے کی طرح ہرگز نہیں لوٹائے گا (دوبارہ زندہ نہیں کرے گا) اور اُس کا مجھے گالی دینا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ نے بیٹا بنایا ہے حالانکہ میں صَمَد (بے نیاز) ہوں، نہ میری کوئی اولاد ہے اور نہ میں کسی سے پیدا ہوا اور کوئی ایک بھی میرا کفو (ہمسر) نہیں۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

My servant falsified me and he should not do like this and my servant abused me and he must not do like this. He belies me by saying that Allah Almighty will not resurrect us

(will not give us life again). He abuses me by saying, "Allah has given birth to a son where as I am self-sufficient. Neither I beget nor I am begotten and none is comparable to me

* "[" علامة انتهاء السقطة في ب۔۱۲المحقق

** مخطوطۂ برلین کا دوسرا گم شدہ ورق یہاں ختم ہوتا ہے۔۱۲محقق

حدیث نمبر ۱۰۷

سردیوں میں نمازِ ظہر کو دیر سے پڑھنا

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

أَبْرِدُوْا عَنِ الْحَرِّ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

اُردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

گرمیوں میں نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کے سانس کی وجہ سے ہوتی ہے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

In summer, perform the prayer when it is less heat because intensity of heat is due to the breath of Hell.

1- سردیوں میں ظہر کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے جبکہ گرمیوں میں تاخیر۔ یہی حکم جمعہ کا ہے۔
(فتاویٰ قاضی خان 1 ص 36)-۱۲منہ

حدیث نمبر ۱۰۸

بغیر وضو نماز مقبول نہیں

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے بلا وضو کسی ایک کی نماز بھی قبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ وضو نہ کر لے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

The prayer of none of you is acceptable without ablution until he does it.

حدیث نمبر ۱۰۹

نماز کے لیے اطمینان سے آؤ!

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِذَا نُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَأْتُوْهَا وَ أَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَ عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَ مَا سُبِقْتُمْ فَأَتِمُّوْا۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب نماز کیلئے اذان دی جائے تو تم نماز کیلئے (دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ) سکون سے چلتے ہوئے آؤ۔ تو جو نماز تمہیں مل جائے، اُسے پڑھ لو اور جو تم سے چھوٹ جائے، اُسے پورا کرو۔ *

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

When Aadhan is being called for prayer, come for prayer calmly (do not run but) and join the prayer (already in progress), and which was missed, complete it later on.

---

* اس حدیث مبارک میں مسجد اور جماعت کے تقدس و وقار رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ نماز کیلئے بھاگتے ہوئے نہ آئیں بلکہ آرام و سکون سے اس طرح آئیں کہ آدمی کا وقار بھی بحال رہے۔ جیسے ہم لوگ بھاگتے ہوئے آتے ہیں کہ آتے آتے سانس ہی پھول جاتا ہے اور بعض اوقات تو اس سے ہوا خارج ہونے کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔ اس سے منع فرمایا گیا۔ رکعت فوت ہو رہی ہو یا جماعت ہی فوت ہو جائے دونوں صورتوں میں سکون و اطمینان سے آئیں اور ایسا بھی نہ ہو کہ بالکل آہستہ آہستہ ٹہلتے ہوئے جیسے بعض مقتدی تاخیر کرتے ہیں۔ جو رکعت مل جائے اسے ادا کریں اور جو رکعت فوت ہو جائے اس کو جماعت کے بعد پورا کریں۔

حدیث نمبر ۱۱۰

قاتل ومقتول دونوں جنت میں

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

يَضْحَكُ اللّٰهُ لِرَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَالُوْا وَكَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ يُقْتَلُ هٰذَا فَيَلِجُ الْجَنَّةَ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْاٰخَرِ فَيَهْدِيْهِ إِلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُسْتَشْهَدُ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ ﷻ (اپنی قدرت کے مطابق) اُن دو شخصوں پر ہنستا* ہے جن میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا ہوگا اور وہ دونوں جنت میں داخل ہوں گے۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ (ﷺ)! وہ کیسے؟

حضور ﷺ نے فرمایا: یہ شخص قتل کیا جائے گا تو جنت میں داخل ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ اُس دوسرے شخص پر نظرِ رحمت فرمائے گا اور اُسے اسلام کی ہدایت دے گا پھر وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے گا اور شہید کر دیا جائے گا۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

Allah Almighty is glad (according to his divinity) to see two persons while one has killed the other and both of them will enter paradise. The companions said, "O Prophet of

Allah (Peace be upon him) How (is this possible)?" Hazrat Muhammad (Peace be upon him) said, "One person will be killed and will enter paradise, Then Allah Almighty will be merciful to the other and he will be given the guidance of Islam. He will fight in the way of Allah Almighty and will be martyred".

---

* امام یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''قاضی عیاض اُندلسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہاں ''ہنسنا'' اللہ تعالیٰ کیلئے استعارۃً اِستعمال ہوا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف (اِنسانوں میں مُتعارف) ہنسی کی نسبت کرنا جائز نہیں۔ ہنسی کا محل اَجسام ہوتے ہیں اور وہ چیزیں ہوتی ہیں جو تغیُّر پذیر ہوں اور اللہ تعالیٰ اس سے منزہ ہے۔ یہاں ہنسی سے مراد اللہ تعالیٰ کا اُن دونوں کے فعل پر راضی ہونا، اُن کو ثواب عطا کرنا اور اُن کی تعریف و تحسین کرنا ہے..... اور اس سے فرشتوں کا ہنسنا بھی مُراد ہوسکتا ہے کیونکہ بعض اوقات فرشتوں کے اَفعال کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کردی جاتی ہے''۔ (شرح صحیح مُسلم: کتاب الامارۃ 2 137)۔ ۱۲ مُترجم

حدیث نمبر ۱۱۱

کسی کی بیع پر بیع اور منگنی پر منگنی کی ممانعت

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا يَبِيْعُ أَحَدُكُمْ عَلٰى بَيْعِ أَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبْ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ۔

اُردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے کوئی بھی اپنے (مسلمان) بھائی کی بیع (خرید) پر بیع نہ کرے اور نہ ہی اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (peace be upon him) said:

None of you (Muslims) buy what his (Muslim) brother intends to buy and do not engage to one, who is going to be engaged to his brother.

حدیث نمبر ۱۱۲

کافر سات اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَلْكَافِرُ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ وَّ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

The Unbeliever eats with seven intestine the Believer eats with one.

حدیث نمبر ۱۱۲

''خضر'' نام کیوں رکھا گیا؟

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّمَا سُمِّيَ خَضِرٌ لِأَنَّهُ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَإِذَا هِيَ تَهْتَزُّ تَحْتَهُ خَضْرَاءَ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''خضر'' نام اس لئے رکھا گیا کہ آپ (حضرت خضر علیہ السلام) خشک سفید زمین یا خشک سفید گھاس پر بیٹھے تو اچانک وہ آپ کے نیچے سرسبز ہو کر لہرانے لگی۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

He (Hazrat Khizar may Allah be pleased with him) was named Khizar because once he was sitting one white grass suddenly it turned green.

حدیث نمبر ١١٤

تکبراً کپڑا ٹخنوں سے نیچے کرنا

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى الْمُسْبِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [يَعْنِي] إِزَارَهُ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کپڑے (تہبند) کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والے کی طرف (رحمت کی نظر سے) نہیں دیکھے گا۔*

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

Allah will not see (mercifully) to the pesson whose lower garments covers his ankles.

---

* شلوار یا دھوتی وغیرہ کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانا اگر ازراہِ تکبر و غرور ہے تو حرام ہے۔ بصورتِ دیگر چھوٹ ہے۔ کیونکہ بعض احادیث میں واضح طور پر تکبر کا ذکر کر کے منع فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

"جو اپنے کپڑے کو تکبر کی وجہ سے (ٹخنوں سے نیچے) لٹکاتا ہے، اللہ عزوجل قیامت کے دن اس کی طرف (نظرِ رحمت سے) نہیں دیکھے گا"۔

(صحیح بخاری: کتاب اللباس 2-860، صحیح مسلم: کتاب اللباس والزینۃ 2 195، مشکوٰۃ المصابیح: کتاب اللباس صفحہ 373)

معلوم ہوا کہ تکبر کی وجہ سے ایسا کرنے سے منع فرمایا گیا۔ اگر تکبر نہ ہو تو کپڑا لٹکنے میں کوئی حرج نہیں۔ جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اجازت دی تھی۔

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر میں اپنے تہبند کا خیال نہ رکھوں تو وہ نیچے لٹک جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُهُ خُيَلَاءَ۔

"تو اُن لوگوں میں سے نہیں ہے جو فخر وغرور کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں"۔ (صحیح بخاری، کتاب اللباس، 2، ...)

یہ حکم صرف مردوں کے لیے ہے۔ عورتوں کو کپڑا ٹخنوں سے نیچے ہی رکھنا چاہیے۔ ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۱۱۵

بنی اسرائیل کی ایک نافرمانی

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
قِيْلَ لِبَنِىْ إِسْرَائِيْلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ يَّغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ فَبَدَّلُوْا فَدَخَلُوا الْبَابَ يَزْحَفُوْنَ عَلٰى أَسْتَاهِهِمْ وَ قَالُوْا حَبَّةٌ فِىْ شَعِيْرَةٍ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
بنی اسرائیل سے کہا گیا کہ تم (بیت المقدس کے) دروازے میں (عاجزی کے ساتھ) جھکتے ہوئے داخل ہو اور کہو حِطَّةٌ یعنی ہمارے گناہ معاف ہوں تو وہ (اللہ) تمہاری خطاؤں کو معاف فرما دے گا مگر انہوں نے اس حکم کو بدلا اور وہ اپنی سُرینوں کے بل گھسٹتے ہوئے دروازے میں یہ کہتے ہوئے داخل ہوئے:
حَبَّةٌ فِىْ شَعِيْرَةٍ (جو میں گیہوں)۔*

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

Bani Israel were commanded to enter the door (of Bait-ul-Muqaddas) in prostration and say forgive us and He (Allah) will forgive your sins. But they changed the order and entered the door dragging themselves on their back saying "grain in the spike".

* قرآن کریم میں یہ واقعہ بایں الفاظ مذکور ہوا ہے:

وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ۚ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۵۹﴾

''اور جب ہم نے فرمایا: اس بستی میں جاؤ پھر اس میں جہاں چاہو بے روک ٹوک کھاؤ اور دروازہ میں سجدہ کرتے داخل ہو اور کہو: ہمارے گناہ معاف ہوں! ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور قریب ہے کہ نیکی والوں کو اور زیادہ دیں۔ تو ظالموں نے اور بات بدل دی جو فرمائی گئی تھی اس کے سوا تو ہم نے آسمان سے اُن پر عذاب اُتارا بدلہ اُن کی بے حکمی کا''۔ (ترجمہ کنز الایمان، بقرہ، 58، 59)

فائدہ: جمہور مفسرین نے اس بستی سے ''بیت المقدس'' مراد لیا ہے۔ البتہ ایک قول ''اریحا'' کا بھی ہے۔ جو بیت المقدس کے قریب ہے جس میں عمالقہ آباد تھے۔ وہ اس کو خالی کر گئے۔ وہاں غلے اور میوے بکثرت تھے۔ ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۱۱۶

نیند غالب ہو تو نماز نہ پڑھو

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنُ عَلَى لِسَانِهِ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُوْلُ فَلْيَضْطَجِعْ۔

اردو ترجمه

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تم میں سے کوئی ایک رات کو نماز کیلئے کھڑا ہوا اور قرآن اُس کی زبان پر اٹکنے لگے (نیند کے غلبے کی وجہ سے قرآنِ کریم کے الفاظ صاف صاف ادا نہ ہوں) اور وہ نہ سمجھ سکے کہ کیا پڑھ رہا ہے تو اُسے چاہئے کہ وہ لیٹ جائے (سو جائے)۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

When any one of you is unable to recite the holy Quran in the prayer offered at night (due to intense sleep, the Holey Quran is not being Properly recited) and he is unable to understand what he is reciting then he should go to sleep.

حدیث نمبر ۱۱۷

زمانے کو بُرا مت کہو!

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا يَقُلِ ابْنُ اٰدَمَ يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَاِنِّيْ اَنَا الدَّهْرُ اُرْسِلُ اللَّيْلَ وَ النَّهَارَ فَاِذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابنِ آدم یہ نہ کہے کہ زمانے کا بُرا ہو کیونکہ میں زمانہ* (کا خالق) ہوں۔ میں رات اور دِن کو بھیجتا ہوں اور جب میں چاہوں گا، اُن کو قبض کرلوں گا (روک لوں گا)۔

English Translation

117 And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

Allah Almighty says, "None of Adam's son should ever abuse the age because I am (creator of) age and send day and night. I can stop them whenever I will".

* اللہ تعالیٰ زمانے کا خالق و مالک ہے۔ چونکہ مملوک و مخلوق کو بُرا بھلا کہنا مالک و خالق کو بُرا بھلا کہنا ہے لہٰذا زمانے کو بُرا کہنا اللہ تعالیٰ کو بُرا کہنا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں لوگوں کی یہ عادت تھی کہ جب کوئی اندوہناک حادثہ رُونما ہوتا تو وہ زمانے کو بُرا کہتے، اُن کا یہ اعتقاد تھا کہ زندگی میں جو خوشی، غمی اور خیر و شر ہوتا ہے، اُس کا سبب محض گردشِ زمانہ ہے حتّٰی کہ وہ جینے مرنے کو بھی نیرنگ زمانہ سے تعبیر کرتے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ان الفاظ سے اُن کا ذکر آیا ہے:

وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ۔

"اور بولے وہ تو نہیں مگر یہی ہماری دُنیا کی زندگی مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہمیں ہلاک نہیں کرتا مگر زمانہ"۔ (کنز الایمان، جاثیہ:24)

چونکہ اُن کا یہ تصور اسلامی عقیدۂ توحید کے خلاف تھا، اِس لئے اُن کے اِس تصوّر کی تردید کی گئی اور بتایا گیا کہ فاعلِ حقیقی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور جس زمانے کو تم بُرا کہتے ہو اُس کا خالق و مالک بھی اللہ تعالیٰ ہے لہٰذا زمانے کو بُرا نہ کہو کہ حقیقۃً تم اللہ کی بُرائی کرتے ہو۔ چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ۔

''زمانے کو بُرا مت کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ زمانہ (کا خالق) ہے''۔

(صحیح مسلم: کتاب الالفاظ من الادب وغیرہا 2 / 237 عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ)-۱۲مترجم

حدیث نمبر ۱۱۸

بہت ہی اچھا غلام کون ہے؟

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نِعِمَّا لِلْمَمْلُوْكِ أَنْ يَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ بِحُسْنِ طَاعَةِ رَبِّهِ وَ طَاعَةِ سَيِّدِهٖ نِعِمَّا لَهٗ نِعِمَّا لَهٗ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

غلام کیلئے کیا ہی اچھا ہے کہ اللہ عزوجل اُسے اپنے مالک اور آقا کی اچھی اطاعت کرتے ہوئے وفات دے۔ (جو غلام ایسا ہو، یہ) اُس کیلئے بہت ہی اچھا ہے، اُس کیلئے بڑا ہی اچھا ہے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

It is best for a slave that he dies in obedience of his Lord and Master by the grace of Allah Almighty. It is best for him. It is best for him.

حدیث نمبر ۱۱۹

حالتِ نماز میں تھوک آجائے تو......؟

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى صَلٰوةٍ فَلَا يَبْصُقْ أَمَامَهُ فَإِنَّهُ يُنَاجِي اللّٰهَ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهِ فَإِنَّ عَنْ يَمِيْنِهِ مَلَكًا وَّلٰكِنْ لِيَبْصُقْ عَنْ شِمَالِهِ أَوْ تَحْتَ رِجْلِهِ فَيَدْفِنُهُ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تم میں سے کوئی ایک کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو وہ اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ جب تک وہ اپنے مُصلّے پر ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ سے مُناجات کرتا رہتا ہے اور (اسی طرح) وہ اپنی دائیں جانب بھی نہ تھوکے کیونکہ اُس کی دائیں جانب ایک فرشتہ ہوتا ہے لیکن (بوقت ضرورت) اپنی بائیں طرف تھوکے یا اپنے پاؤں کے نیچے تھوکے اور اُسے وہیں (مٹی میں) دفن کردے۔*

English Translation

119 And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

When any one of you stands for prayer, the must not spit in front of him because as long as he is in his prayer mat and praises Allah Almighty (Similarly) he must not spit on the right because there is an angel at his right side. But (if required) spit on his left side or under his feet and bury it

there (in ground).

* پرانے زمانے میں چونکہ فرش نہیں ہوتے تھے، کچی زمین یا ریت ہوتی تھی لہذا یہ حکم اُس دور میں تھا۔ آج کل چونکہ مساجد میں پکا فرش، دری اور قالین وغیرہ ہوتے ہیں، اس لئے اُن پر تھوکنا مسجد کی توہین ہے البتہ انتہائی مجبوری کی صورت میں ایک یہ طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے کہ کپڑے میں تھوک کر اُسے مل دیا جائے جیسا کہ بعض احادیث میں وارد ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے کا حکم دیا۔

(دیکھئے: صحیح مسلم: کتاب الزہد 2، 412 عن أبی الیسر، سنن ابن ماجہ: کتاب الصلوۃ صفحہ 1، 73 عن طارق بن عبد اللہ المحاربی، مسند اسحاق بن راہویہ صفحہ 7 رقم الحدیث: 37 و38 عن أبی ھریرۃ) -۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۱۲۰

خطبۂ جمعہ خاموشی سے سُنو!

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِذَا قُلْتَ لِلنَّاسِ أَنْصِتُوْا وَهُمْ يَتَكَلَّمُوْنَ فَقَدْ لَغَوْتَ عَلٰى نَفْسِكَ يَعْنِيْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جُمعہ کے دِن جب لوگ (دورانِ خطبہ) باتیں کرتے ہوں اور تو اُن کو کہے کہ خاموش ہو جاؤ تو تُو نے اپنے لئے لغو کام کیا۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

On Friday when people talk (during sermon), if you advised them to be silent, you made a mistake.

حدیث نمبر ۱۲۱

جس کا کوئی ولی نہیں، اُس کا مَیں ولی ہوں

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِالْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَأَيُّكُمْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيْعَةً فَادْعُوْنِيْ فَإِنِّيْ وَلِيُّهُ وَأَيُّكُمْ مَا تَرَكَ مَالاً فَلْيُؤْثَرْ بِمَالِهٖ عَصَبَتُهٗ مَنْ كَانَ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَیں کتابُ اللہ (احکامِ خداوندی) میں دوسرے لوگوں کی نسبت مؤمنین کے زیادہ قریب ہوں تو تم میں سے جو کوئی قرض یا پیشہ چھوڑ کر فوت ہو تو مجھے بُلاؤ! مَیں اُس کا ولی (کفیل) ہوں اور تم میں سے جو کوئی مال چھوڑ کر فوت ہو تو جو اُس کا قریبی ہو، اُسے اُس کے مال پر ترجیح ہے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

I am nears to the Believers in the Holy Book of Allah (commands of Allah Almighty) as compared to the others, So, call me, if any one of you dies with a burden of debt or leaving a job. I am his guardian. If anyone of you dies leaving wealth, his close relatives will have perference in right on that wealth.

حدیث نمبر ۱۲۲

دُعا عزمِ مُصمّم کے ساتھ کرو!

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا يَقُلْ أَحَدُكُمُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي إِنْ شِئْتَ أَوِارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ أَوِارْزُقْنِي إِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ إِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ لَا مُكْرِهَ لَهُ۔

اُردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تُم میں سے کوئی اس طرح دُعا نہ کرے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے یا اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما یا اگر تو چاہے تو مجھے رزق دے بلکہ اُسے چاہئے کہ عزمِ صمیم کے ساتھ سوال کرے۔ بے شک اللہ ﷻ جو چاہتا ہے، کرتا ہے۔ اُسے کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

None of you must pray like this, O my Lord, If you want, forgive me or if you want, be merciful to me or if you want blessed me with livelihood, rather he must invoke Allah with full determination. Indeed Allah Almighty does what ever He wants and no one is there to force him.

حدیث نمبر ۱۲۲

ایک اُمت کے مالِ غنیمت میں خیانت کا واقعہ

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

غَزَانَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ فَقَالَ لِلْقَوْمِ لَا یَتَّبِعْنِی رَجُلٌ قَدْ کَانَ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ یُّرِیْدُ اَنْ یَّبْنِیَ بِهَا وَلَمَّا بَنٰی وَلَا اٰخَرُ بَنٰی بِنَاءً لَّہٗ وَلَمَّا یَرْفَعْ سُقُفَهَا وَلَا اٰخَرُ قَدِ اشْتَرٰی غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَّهُوَ یَنْتَظِرُ وِلَادَهَا فَغَزَا فَدَنَا الْقَرْیَةَ حِیْنَ صُلِّیَ الْعَصْرُ اَوْ قَرِیْبًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ اَنْتِ مَاْمُوْرَةٌ وَّاَنَا مَاْمُوْرٌ اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَیَّ شَیْئًا فَحُبِسَتْ عَلَیْہِ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَجَمَعُوْا مَا غَنِمُوْا فَاَقْبَلَتِ النَّارُ لِتَاْکُلَہٗ فَاَبَتْ اَنْ تَطْعَمَہٗ فَقَالَ فِیْکُمْ غُلُوْلٌ فَلْیُبَایِعْنِیْ مِنْ کُلِّ قَبِیْلَةٍ رَجُلٌ فَبَایَعُوْہُ فَلَصِقَتْ یَدُ رَجُلٍ بِیَدِہٖ فَقَالَ فِیْکُمُ الْغُلُوْلُ فَلْتُبَایِعْنِیْ قَبِیْلَتُکَ فَبَایَعَتْہُ قَبِیْلَتُہٗ فَلَصِقَ یَدُ رَجُلَیْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ بِیَدِہٖ فَقَالَ فِیْکُمُ الْغُلُوْلُ اَنْتُمْ غَلَلْتُمْ قَالَ فَاَخْرَجُوْا لَہٗ مِثْلَ رَاْسِ بَقَرَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَوَضَعُوْہُ فِی الْمَالِ وَهُوَ بِالصَّعِیْدِ فَاَقْبَلَتِ النَّارُ فَاَکَلَتْ قَالَ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ مِّنْ قَبْلِنَا ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰہَ رَاٰی ضُعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَیَّبَهَا لَنَا۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انبیائے کرام علیہم السلام میں سے ایک نبی علیہ السلام نے جہاد (کا ارادہ) کیا۔

اُنہوں نے اپنی قوم سے کہا: جس شخص نے شادی کی ہو اور وہ اپنی بیوی کے ساتھ شبِ (زِفاف) گذارنا چاہتا ہو اور ابھی تک اُس نے زِفاف نہ کیا ہو، وہ میرے ساتھ نہ جائے اور نہ وہ شخص جائے جو اپنا مکان بنا رہا ہو اور اُس نے ہنوز چھت بلند نہ کی ہو اور نہ وہ شخص جائے جس نے ایسی بکریاں یا اُونٹنیاں خریدی ہوں جن کے ہاں اُسے بچہ پیدا ہونے کا اِنتظار ہو۔

پھر اُنہوں نے جہاد کیا اور وہ عصر کی نماز کے وقت یا اس کے قریب ایک دیہات میں پہنچے تو اُنہوں نے سورج سے کہا: تو بھی (حکمِ الٰہی کا) پابند ہے اور مَیں بھی۔

(اُنہوں نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی:) اے اللہ! اس (سورج) کو کچھ دیر میری خاطر روک دے۔ پھر سورج روک دیا گیا* حتّٰی کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو فتح عطا فرمائی۔ لوگوں نے مالِ غنیمت جمع کیا پھر ایک آگ اُس (مالِ غنیمت) کو کھانے آئی لیکن اُس نے مال کو نہ کھایا۔

نبی علیہ السلام نے فرمایا: تمہارے اندر (مالِ غنیمت میں) کوئی خائن (خیانت کرنے والا) ہے لہٰذا ہر قبیلے کا ایک شخص مجھ سے بیعت کرے۔

اُن سب نے بیعت کی اور ایک شخص کا ہاتھ نبی علیہ السلام کے ہاتھ سے چمٹ گیا۔

اُس نبی علیہ السلام نے فرمایا: بددیانت تمہارے قبیلے میں ہے لہٰذا تمہارا (سارا) قبیلہ مجھ سے بیعت کرے۔

اُس آدمی کے سارے قبیلے نے نبی علیہ السلام سے بیعت کی تو دو یا تین آدمیوں کا ہاتھ اُن کے ہاتھ سے چمٹ گیا۔

نبی علیہ السلام نے فرمایا: تمہارے اندر خیانت ہے، تُم نے خیانت کی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر وہ گائے کے سر کے برابر سونا نکال کر لائے اور اُنہوں نے اُسے مالِ غنیمت میں اُونچی جگہ پر رکھ دیا پھر آگ آئی اور اُس نے (سارا مال) کھالیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم سے پہلوں میں سے کسی ایک کے لیے بھی مالِ غنیمت حلال نہیں تھا لیکن جب یہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا ضُعف (کمزوری) اور عجز دیکھا تو اُسے ہمارے لیے حلال کر دیا۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

One of the Prophet (Peace be upon him) (decided to) fight (for Allah), he said to his people, "One who has married and wanted to consume and did not yet do it, should not go with me. And one who is building his house and have not yet raised its roof should not go with me and one who has bought such goats and camels who are waiting for their young ones to be born. Then they fought and reached in a village in or near the time of prayer Asr, Then he said to sun, "You are bound (by the orders of Allah) and I am also, O my Lord stop the sun for me". And then the sun was stayed until Allah Almighty blessed him with victory. The people collected the spoils and then a fire came to burn it (spoils) but it did not burn it. The Prophet (Peace be upon him) said "One of you is going to be dishonest (regarding spoils) that is why one person of each tribe should take oath of allegiance with me". All of them took oath of allegiance with him and hand of one person got stuck to prophet (Peace be upon him)'s hand. The Prophet (Peace be upon him) said, "One who is dishonest belong to your tribe, so all of your tribe should take oath of allegiance with me". Whole tribe of this person took oath of allegiance with him. Hands of two or three of them got stuck with his hand. The Prophet

(Peace be upon him) said, "You are dishonest, you are dishonest". The Prophet Muhammad (peace be upon him) said, "They took gold equal in weight to cow's head and placed his spoil on a high position, then fire came and burnt it (all spoil). The Prophet Muhammad (Peace be upon him) said, "Spoils were not allowed for any one of nations before us. But Allah Almighty, when saw our weakness and humbleness, made it lawful for us".

---

* انبیائے سابقین میں سے جس نبی علیہ السلام کی دُعا سے اُن کیلئے سُورج ٹھہرانے کا واقعہ بیان کیا گیا ہے، حافظ ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اس کے متعلق رقمطراز ہیں:

''اس سے مُراد حضرت یُوشع بن نون علیہ السلام ہیں جیسا کہ امام حاکم نیشا پوری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت کعب بن احبار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اس کی اصل میں ایک صحیح مرفوع حدیث ہے جسے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بروایتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

إِنَّ الشَّمْسَ لَمْ تُحْبَسْ لِبَشَرٍ إِلَّا لِيُوْشَعَ بْنِ نُوْن لَيَالِي سَارَ إِلَى الْبَيْتِ الْمُقَدَّسِ۔

''سُورج کو حضرت یوشع بن نون (علیہ السلام) کے سوا کسی بشر کیلئے نہیں ٹھہرایا گیا جن راتوں میں اُنہوں نے بیت المقدس کی طرف سفر کیا تھا''۔

اسی طرح محدثینِ کرام نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے رَدِ شمس کا معجزہ بیان کیا ہے۔ چنانچہ امام ابُو عبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت اسماء بنت عُمیس رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کے زانو پر اپنا سرِ اقدس رکھ کر سو گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عصر کی نماز قضا ہو گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی تو سُورج لوٹ آیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نمازِ عصر ادا کی تو سُورج غائب ہو گیا''۔

(فتح الباری شرح صحیح البخاری: کتاب فرض الخمس 6/221,222 مختصراً)۔ ۱۲ المترجم

حدیث نمبر ۱۲۴

حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کی طرف اشارہ

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ أَنِّي أَنْزِعُ عَلَى حَوْضٍ أَسْقِي النَّاسَ فَأَتَانِي أَبُوْبَكْرٍ فَأَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ يَدِي لِيُرِيْحَنِي فَنَزَعَ دَلْوَيْنِ وَ فِي نَزْعِهِ ضُعْفٌ وَّ اللّٰهُ يَغْفِرُلَهٗ قَالَ فَأَتَانِي عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ فَأَخَذَهَا مِنْهُ فَلَمْ يَنْزِعُ رَجُلٌ نَّزْعَهٗ حَتّٰى وَلَّى النَّاسُ وَ الْحَوْضُ يَنْفَجِرُ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

اِس دوران کہ مَیں سویا ہوا تھا۔مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں حوض سے پانی نکال کر لوگوں کو پلا رہا ہوں۔اِتنے میں ابوبکر میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے راحت پہنچانے کی غرض سے میرے ہاتھ سے ڈول لے لیا۔پھر اُنہوں نے دو ڈول (پانی کے) نکالے۔اُن کے (حوض سے) پانی نکالنے میں ضعف تھا۔اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت فرمائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر میرے پاس عمر بن خطّاب (رضی اللہ عنہ) آئے اور اُنہوں نے اُن (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) سے ڈول لے لیا۔اُنہوں نے ایسا ڈول کھینچا کہ پھر اُن کی طرح کوئی شخص (ڈول) نہ کھینچ سکا یہاں تک کہ لوگ چلے گئے اور حوض لبالب بہنے لگا۔*

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

While I was sleeping, I saw in my dream that I was giving water to people by taking out water from well.

Meanwhile Abu Bakr (May Allah be pleased with him) came to me and took the bucket from my hand to give me relief then he took out two buckets (of water). His action of talking out of water (from well) was slow. May Allah forgive him. Hazrat Muhammad (Peace be upon him) said: Then came to me Umer Khattab (May Allah be pleased with him) and took the bucket from him (Hazrat Abu Bakr, May Allah be pleased with him) he pulled the bucket in a manner that no one other than no one other than he could do so until the people went and the well started over flowing.

* یہ جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ڈول کھینچنے کا بیان ہے۔ اس سے آپ رضی اللہ عنہما کی خلافت کی طرف اِشارہ ہے نہ کہ آپ کی طاقت کی طرف۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ڈول کھینچنے میں ضعف تھا، اس سے آپ رضی اللہ عنہ کا مختصر عرصہ (تقریباً دو سال) حکومت کرنا مُراد ہے اور حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو اِرشاد ہے، اُس سے آپ رضی اللہ عنہ کا عرصۂ دراز (تقریباً 11 سال) تک بے مثال حکومت کرنا مُراد ہے اور پھر آپ رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں جو فتوحات کا ایک عظیم ترین سلسلہ شروع ہوا اور سلطنتِ اِسلامیہ 47 لاکھ مربع میل پر پھیل گئی۔ اس کے علاوہ آپ نے جس انداز سے نظامِ حکومت قائم کیا...... سب اسی کی طرف اِشارہ ہے۔

فائدہ: حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو شیخین، حضرت عثمان و علی رضی اللہ عنہما کو ختنین اور حضرت حسن و حُسین رضی اللہ عنہما کو حسنین کہا جاتا ہے۔ ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۱۲۵

قیامت سے پہلے ایک عجمی قوم سے مقاتلہ

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا جُوْرَكِرْمَانَ قَوْمًا مِنَ الْأَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ فُطْسَ الْأُنُوْفِ صِغَارَ الْأَعْيُنِ كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم جُور * کرمان جو ایک عجمی قوم ہے، سے لڑو گے۔ وہ سُرخ چہروں والے، چپٹی ناکوں والے اور چھوٹی آنکھوں والے ہوں گے گویا اُن کے چہرے کوٹی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔ **

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

The Day of Judgment will not come until you will fight against Jure Kirman. They are a non-Arab nation with red faces, flat noses and small eyes. Their faces are like beaten shields.

---

* روایات میں یہ لفظ دو طرح استعمال ہوا ہے:

i- جور (بفتح وضم جیم)

ii- خوز (بضم خا)

خُوز یا خُورِ خُوزستان (فارس (ایران) کا مشہور صوبہ) کے لوگوں کے ایک گروہ کا نام ہے۔ قدیم زمانے میں اس علاقے کو سوزیان (SUSIANE) کہا جاتا تھا اور آج کل اسے عربستان کہتے ہیں۔ صاحب نہایہ کہتے ہیں کہ اس کو "ز"

کے ساتھ (خور) بھی پڑھا گیا ہے۔ کرمان (بکسر وفتح کاف) فارس اور بحستان کے درمیان واقع ایک مشہور شہر ہے۔

(فتح الباری شرح صحیح البخاری: کتاب المناقب 6 / 607، اشعۃ اللمعات فی شرح المشکوٰۃ: کتاب الفتن 4 / 298، القاموس المحیط صفحہ 447و1063، المنجد فی الاعلام صفحہ 183، 436)-۱۲مترجم

** اِس عجمی قوم کی ایک اور نشانی بھی بیان کی گئی ہے کہ اُن کے جُوتے بالوں کے بنے ہوئے ہوں گے جیسا کہ حدیث نمبر 127 میں ہے۔ اِس سے مُراد تُرکستان اور منگول قوم کے تُرک لوگ ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ مُسلمان ایک عجمی قوم ترکستانی اور منگولی تُرکوں سے جنگ کر کے اُن کے علاقے فتح کریں گے۔ سید الصادقین صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشین گوئی پہلی صدی ہجری کے آخر میں بنو اُمیہ کے دَور میں حرف بہ حرف پوری ہوئی چنانچہ مُسلمانوں نے اس قوم کے ساتھ جنگ کی اور اُن کے علاقے فتح کر لئے۔۱۲مترجم

حدیث نمبر۱۲۶*

فخر وغرور اور عاجزی کن میں ہے

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَلْخُيَلَاءُ وَ الْفَخْرُ فِيْ أَهْلِ الْخَيْلِ وَ الْإِبِلِ وَ السَّكِيْنَةُ فِيْ أَهْلِ الْغَنَمِ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

غرور اور فخر گھوڑے اور اُونٹ والوں میں ہے اور عاجزی اور سکون بکریاں چرانے والوں میں ہے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

pride and vanity present in owners of horses and camels and peace and humbleness are in the shepherds.

---

* رقمہ فی ح بعد 128 – ۱۲المحقق

حدیث نمبر ۱۲۷*

قیامت سے پہلے ایک قوم سے جنگ

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُھُمُ الشَّعْرُ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم ایسی قوم سے لڑو جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔**

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

The Day of Judgment will not come untill you will fight against a nation wearing shoes made up of hairs.

---

* رقم فی ح 125 – ۱۲ المحقق

** اس حدیث شریف کی وضاحت حدیث نمبر 125 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔ ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۱۲۸

اِمارت قریش کا حق ہے

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِّقُرَیْشٍ فِیْ ھٰذِہِ الشَّاْنِ اَرَاہُ یَعْنِی الْاِمَارَۃَ مُسْلِمُھُمْ تَبَعٌ لِّمُسْلِمِھِمْ وَ کَافِرُھُمْ تَبَعٌ لِّکَافِرِھِمْ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لوگ اس مُعاملے میں قُریش کے تابع ہیں۔ میری مُراد اِس سے حکومت (کا مُعاملہ) ہے۔ مسلمان قریشی مسلمانوں کے تابع ہیں اور کافر قریشی کافروں کے تابع ہیں۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

People are obedient to Quraysh in this matter I mean to say (to establish) the government. The Muslims are obedient to the Muslims Qurayshies while the Unbelievers are ebdient to Unbeliever Qurayshies.

حدیث نمبر ۱۲۹

اونٹوں پر سواری کرنے والی بہترین عورتیں

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

خَيْرُ نِسَاءٍ رَّكِبْنَ الْإِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغْرِهٖ

وَ أَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

اُونٹوں پر سواری کرنے والی عورتوں میں سے بہترین عورتیں قُریشی عورتیں ہیں جو اپنی اُولاد پر بچپن میں زِیادہ شفیق ہوتی ہیں اور اَپنے شوہر کے مال کی زِیادہ حفاظت کرتی ہیں۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

The best women are of Quraysh among the woman who ride on camels. They are kind to their children in their childhood and guard their husband is properly strictly.

حدیث نمبر ۱۳۰

نظر لگنا حق ہے

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَّنَهٰى عَنِ الْوَشْمِ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
نظر (لگنا) حق ہے اور آپ ﷺ نے وشم * سے منع فرمایا۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said: "The (influence of the) evil eye is true". Hazrat Muhammad (Peace be upon him) forbade to "tatooing" (To fill after scarifying with needle).

* سوئی سے گدوائی کروا کے اُس میں نیل بھروانے کو وشم کہتے ہیں۔ ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۱۳۱

نماز کے اِنتظار میں مسجد میں بیٹھنا

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَّا كَانَتْ تَحْبِسُهٗ وَلَا يَمْنَعُهٗ أَنْ يَّخْرُجَ إِلَّا انْتِظَارُهَا۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

تُم میں سے ہر کوئی اُس وقت تک نماز میں ہی رہتا ہے جب تک نماز اُسے روکے رکھے اور نماز کے اِنتظار کے علاوہ اُسے کوئی چیز (مسجد سے) نکلنے سے نہیں روکتی۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

Every one of you remains in the state of saying prayer as long as prayer stops him and no other thing stops him to come out (of the mosque) but wait for prayer.

حدیث نمبر ۱۳۲

اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَ ابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔

اُردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے* اور اپنے اَقرباء سے (صدقہ وخیرات) کی اِبتداء کرو۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

The upper hand is better than the lower hand and start (giving alms) from your relatives.

---

* چونکہ مال خرچ کرنے والا ہاتھ اوپر ہوتا ہے لہٰذا وہ بہتر ہے اور مال لینے والا ہاتھ نیچے ہوتا ہے لہٰذا وہ اُوپر والے سے کمتر ہے۔ دینے والے کا مقام بلند وبالا اور اَرفع واَعلیٰ ہے جبکہ لینے والے کا مقام پست ونیچ ہے۔ ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۱۲۲

حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سب سے زیادہ قریب ہیں

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ فِي الْأُوْلٰى وَ الْاٰخِرَةِ قَالُوْا كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ مِّنْ عَلَّاتٍ وَّ أُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى وَ دِيْنُهُمْ وَاحِدٌ فَلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَیں دُنیا اور آخرت میں عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کے سب سے زیادہ قریب ہوں۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! وہ کیسے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء عَلّاتی بھائی * ہیں۔ اُن کی مائیں ** (فروعی اَحکام) الگ الگ ہیں اور اُن کا دین ایک ہے تو میرے اور اُن کے درمیان کوئی نبی نہیں۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

I am nearest to Easa bin Maryam (Jesus Christ). The Companion said, "O prophet of Allah (Peace be upon him) How?" Hazrat Muhammad (Peace be upon him) said, "The Prophet are like half brothers, their mothers are separate and their religion is same. And there is no other

prophet between us.

* جن کا باپ ایک اور مائیں الگ الگ ہوں، وہ آپس میں عَلّاتی بھائی ہوتے ہیں اور جن کی ماں ایک اور باپ الگ الگ ہوں، وہ آپس میں اَخیافی بھائی کہلاتے ہیں۔ ۱۲ مترجم

** اس سے مُراد اَحکامِ فرعیہ ہیں یعنی تمام اَنبیائے کرام علیہم کا دین و ایمان (عقائد، اُصولی احکام) ایک ہی ہے۔ صرف شریعتیں الگ الگ ہیں۔ ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۱۳۴

دو جھوٹے نبیوں کی پیشین گوئی

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

بَيْنَمَا اَنَانَائِمٌ إِذْ أُتِيْتُ مِنْ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَ فِي يَدَيَّ سَوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ وَ أَهَمَّانِي فَأُوْحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ الَّذَيْنِ اَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دریں اثنا کہ میں سو رہا تھا میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھوں میں دو سونے کے کنگن رکھے گئے جو مجھے بہت بھاری گزرے اور انہوں نے مجھے غمگین کر دیا۔ پھر میری طرف وحی کی گئی کہ ان دونوں کو پھونک ماروں۔ میں نے انہیں پھونکا تو وہ دونوں غائب ہو گئے۔ میں نے ان دونوں سے دو ایسے کذابوں کی تعبیر لی جن کے درمیان میں ہوں (ان میں سے) ایک صاحبِ صنعاء اور دوسرا صاحبِ یمامہ (ہے)۔*

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

While I was sleeping, the treasures of earth were brought to me, and two gold braclets were placed on my hands which displeased and worried me. Then it was revealed to me to blow them. When I did the same, they

vanished. I considered them as two imposters, in between of them I was present and (one of them) was in san'a and other in Yamama.

---

* صاحب صنعاء (یمن کا مشہور شہر) سے مُراد اَسود بن کعب عنسی اور صاحب یمامہ سے مُراد مُسیلمہ بن حبیب حنفی ہے۔ ان بدبختوں نے حضور خاتم النبیین ﷺ کی حیاتِ مُبارکہ ہی میں دعوائے نبوت کیا اور بہت سے لوگوں کو اپنا پیرو کرلیا۔ اَسود عنسی لعین کو تو حضور ﷺ کی وفات سے چند دِن پہلے صحابیِ رسول حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا جبکہ مُسیلمہ کذاب کو واصلِ جہنم کرنے کیلئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی وفات والے سال (11ھ) کے آخر میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں ایک لشکر مقامِ یمامہ کی جانب روانہ کیا۔ اِس جنگ میں حضور ﷺ کے چچا سید الشہداء حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل وحشی بن حرب جو بعد میں مُسلمان ہوگئے تھے، بھی شامل تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے قتلِ حمزہ کا کفارہ ادا کرتے ہوئے مُسیلمہ کذاب کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ قتل کے وقت مُسیلمہ کذاب کی عمر 150 برس تھی اور اس کی پیدائش حضور ﷺ کے پدر بزرگوار حضرت سیدنا عبداللہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما سے بھی پہلے تھی۔ (الروض الانف شرح سیرت ابن ہشام مترجم 4 / 577، تاریخ الخلفاء صفحہ 56) ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۱۳۵

کسی بندے کو اُس کا عمل نجات دِلانے والا نہیں

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِمُنْجِيْهِ عَمَلُهٗ وَلٰكِنْ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا قَالُوْا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَّفَضْلٍ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے کسی کو بھی اُس کا عمل نجات دِلانے والا نہیں لیکن تم سیدھا راستہ اَپناؤ اور میانہ روی اِختیار کرو۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ کو بھی نہیں؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! مجھے بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل اور رحمت سے ڈھانپ لے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

None of you will be forgiven because of his action but you must opt for the right and moderate path. The companion said, "O Prophet of Allah (Peace be upon him) will you not be". Hazrat Muhammad (Peace be upon him) said, "Yes, Not me, But Allah Almighty will cover me with his mercy and blessing".

حدیث نمبر ۱۳۶

دو قسم کی تجارت اور دو قسم کے لباس منع ہے

وَقَالَ (أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ):

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَ لِبْسَتَيْنِ أَنْ يَّحْتَبِيَ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ وَّأَنْ يَّشْتَمِلَ فِيْ إِزَارِهٖ إِذَا مَا صَلّٰى إِلَّا أَنْ يُّخَالِفَ بَيْنَ طَرْفَيْهِ عَلٰى عَاتِقِهٖ وَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَسِّ وَ الْإِلْقَاءِ وَالنَّجْشِ۔

اردو ترجمہ

اور (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کی بیع اور دو قسم کے لباس پہننے سے منع فرمایا: (لباس کے بارے میں جس سے منع فرمایا، وہ یہ ہے:)

1- کوئی آدمی بھی کسی ایک ہی کپڑے میں اِس طرح لپٹا ہو کہ اُس (کپڑے) سے اُس کے سر پر کوئی چیز نہ ہو (اُس کا ستر اُس کپڑے سے ڈھکا ہوا نہ ہو)۔

2- جب کوئی آدمی نماز پڑھے تو اپنے تہبند کو اپنے دونوں کندھوں پر (ایک ایک سرا کر کے) مختلف سمتوں پر ڈالے۔*

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھو کر، (کنکری) پھینک کر اور نجش** سے منع فرمایا۔

English Translation

And Hazrat urayra (May Allah be pleased with him) said:

The Prophet of allah (peace be upon him) prohibited

two categories of trade and two kinds of garments. (the garments which were prohibited).

1- Any person in only one garment lying in a way that nothing is present on its private parts are not covered by his clothes.

2- They any person offers prayers, warp your lower garments round you both showers (each of its two evols) in opposite direction. And the prophet of Allah (Peace be upon him) prohibited to touch, throw .... (pebble and Najish (to buy goods by biding at high rate).

* لبادہ کندھوں پر ڈالنے سے رکوع وسجود کے وقت وہ گرنے لگتا ہے اور نمازی اُس کو بار بار سنبھالتا ہے جو نماز سے توجّہ مُنتشر کرنے کا باعث ہے البتہ کندھوں پر اس طرح ڈالیں کہ وہ پھر نہ ہلے تو اِس میں کوئی حرج نہیں۔ ۱۲مترجم

** دھوکہ دینے کی خاطر زیادہ بولی لگا کر مال خریدنا یعنی تاجر کا ایک ساتھی جھوٹ موٹ میں زیادہ قیمت پر مال خریدتا ہے، دُوسرے لوگ سمجھتے ہیں کہ واقعی اِس کی اِتنی ہی قیمت ہے حالانکہ وہ قیمت اُس چیز کی اصل قیمت سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ ۱۲مترجم

حدیث نمبر ۱۳۷

کن کن سے قصاص نہ لیا جائے

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَلْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّ النَّارُ جُبَارٌ وَّفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جانور کا زخم معاف ہے اور کنویں (میں گر کر مر جانے) کو معاف ہے اور کسی کان (میں گر کر مر گیا تو اُس) کا تاوان نہیں ہے اور آگ (میں جل کر ہلاک ہونے والے) کا معاوضہ بھی نہیں نیز مدفون خزانے میں پانچواں حصہ (اللہ اور اُس کے رسول کا) ہے۔*

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

To be wounded by nimals is pardoned and one who drowns in well is also pardoned. One who dies a mine, no ransom will be paid. There will be no ransom of fire (one who dies by burning). However in the buried treasure, the fifth part of it will be a Allah and his Prophet.

* جانور میں شعور نہیں ہے لہٰذا اگر وہ کسی کو زخمی کر دے یا مار ڈالے تو اُس جانور یا اُس کے مالک سے قصاص یا ہرجانہ نہیں لیا جائے گا۔ اسی طرح کسی نے اپنی زمین میں کنواں کھودا تو کوئی اُس میں گر کر مر گیا یا کوئی سونے، چاندی کی کان میں گر کر مر گیا تو کنویں اور کان سے تاوان نہیں لیا جائے گا۔ نیز اگر کسی کو کوئی خزانہ ملے تو اُس کا پانچواں حصہ بیت المال میں جائے گا۔۱۲ مترجم

حدیث نمبر۱۳۸*

مالِ غنیمت کی تقسیم

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
أَيُّمَا قَرْيَةٍ أَتَيْتُمُوْهَا وَ أَقَمْتُمْ فِيْهَا مَسْهمُكُمْ وَ أَظُنُّهُ قَالَ فَهِيَ لَكُمْ أَوْنَحْوَهُ مِنَ الْكَلَامِ وَ أَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ فَإِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم جس بستی میں جاؤ اور وہاں قیام کرو تو وہ تمہارا حصہ ہے۔
راوی کا گمان ہے کہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تمہارے لئے ہے یا اس جیسی کوئی بات کہی اور جو بستی (والے) اللہ اور اُس کے رسول (کے حکم) کی نافرمانی کرے تو اُس کا پانچواں حصہ اللہ اور اُس کے رسول کا ہے اور باقی تمہارا ہے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

When you go to any town and stay there it will be yours. Then Prophet Muhammad (Peace be upon him) said (The narrator thought) It will be for you". Or he said anything like that And the residents of town who disobey (the orders of) Allah and his Prophet then their Khams (fifth part) will be of Allah and his Prophet and remaining will be of yours".

* رقمه فی ح بعد 102 و قبل 103 – ۱۲المحقق

حدیث نمبر ۱۳۹*

چہرے پر مارنے کی ممانعت

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تم میں سے کوئی ایک اپنے (مسلمان) بھائی سے لڑے تو اُس کے چہرے (پر مارنے) سے بچے۔**

English Translation

The prophet of Allah peace be upon him said:

When any one of you fights with his brother, he should avoid The face.

---

* یہ حدیث مبارک صحیفۂ ہمام بن منبہ کے برلین اور دمشق والے مخطوطات میں نہیں ہے جبکہ مصری مخطوطے اور مسندِ احمد بن حنبل (در مسند ابو ہریرہ) میں ہے۔ ہم نے حصولِ برکت کے لیے اس حدیث پاک کو بھی اپنے نسخے میں شامل کر لیا ہے۔ ۱۲ مترجم

** اسلام میں چہرے کے احترام کا بہت خیال رکھا گیا ہے چونکہ چہرہ مجمع الحسن اور اشرف الاعضاء ہے، اس لیے اس کی تکریم و صیانت کا حکم دے کر اس کا تذلیل و اہانت سے منع فرمایا گیا ہے۔ ۱۲ مترجم

أواخر المخطوطات

آخر الصحيفة و الحمد لله ربّ العالمين و الصلاة و السلام على محمّد خير خلقه و على اله الطيّبين و أصحابه المنتجبين و كرّم إلى يوم الدين۔ و كاتب الجزء مالكه العبد الفقير إلى رحمة الله و عفوه عبد الرحيم بن حمدان بن بركات حامداً لله تعالى۔ (آخر مخطوطة دمشق)

آخر الصحيفة و الحمد لله ربّ العالمين و صلّى الله على سيّدنا محمّد و آله و صحبه وسلّم تسليماً۔ فرغ منها كتابة الفقير إبراهيم بن سليمان بن محمد بن عبد العزيز الحنفي الجينيني الأصل الدمشقي الدار في نهار الاثنين سابع عشر ربيع الأوّل سنة مائة و ألف و علّقها لنفسه و لمن شاء الله تعالى من بعده من خطّ العلّامة إسمٰعيل بن إبراهيم بن جماعة و تاريخ كتابته لها يوم الجمعة ١٦ ربيع الأوّل سنة ٨٥٦ رحمه الله تعالى رحمة واسعة آمين۔ (آخر مخطوطة برلين)

اورتمام تعریفیں اللہ ربُّ العالمین کے لیے ہیں اور درود وسلام ہو خیر الخلق حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آلِ پاک اور اَصحابِ پاک پر اور اللہ ﷻ اُنہیں تا قیامت عزت عطا فرمائے۔ اِس جز کا کاتب، مالک، اللہ کی رحمت اور عفو کا محتاج عبدالرحیم بن حمدان بن برکات اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے۔ (مخطوطہ دمشق کا آخر)

اور تمام تعریفیں اللہ ربُّ العالمین کے لیے ہیں اور درود وسلام ہو ہمارے سردار محمد ﷺ اور آپ ﷺ کے آل و اصحاب پر۔ فقیر ابراہیم بن سلیمان بن محمد بن عبدالعزیز حنفی پیدائشی جینینی، اِقامتی دمشقی اس کی کتابت سے پیر کی صبح ۱۷ ربیع الاول ۱۱۰۰ھ کو فارغ ہوا اور اسے اپنے لئے تعلیق کیا اور اس کے بعد جس کیلئے اللہ تعالیٰ چاہے۔ (اسے) علامہ اسماعیل بن ابراہیم بن جماعہ رحمہ اللّٰہ تعالیٰ رحمةً وّاسِعةً کے نسخے سے (نقل کیا گیا) اور اس کی کتابت کی تاریخ ۱۶ ربیع الاول ۸۵۶ھ بروز جمعہ ہے۔

(مخطوطہ برلین کا آخر)

اختلاف الروایات

الرموز: "ب" یدلّ علی مخطوطة برلین لصحیفة همّام بن منبه،

"د" علی مخطوطة دمشق،

"م" علی مسند أحمد ابن حنبل

والرقم هو رقم الحدیث فی الصحیفة کما نشرناها۔

-1 ح: فرض اللّٰہ علیهم

ب، م: أوتینا من بعدهم

-2 ح: أبو القاسم صلّی اللّٰه علیه وسلّم — أکملها و أجملها — فیتم بناؤك — محمّد النبیّ صلّی اللّٰه علیه وسلّم فکنت أنا

-3 ب، ح: أنفق أشیاء

-4 ب: یتحمن فیها فذٰلك

م: فتتحم فیها قال: فذٰلکم

ب، م: هلمّ عن النار، مرّة واحدة

ح: فتغلبونی تقتحون

-6 ح: "إیّاکم و الظنّ" مرّة واحدة و کذٰلك کلمة "و لا تناجشوا" حذفت عنده

م: عبید اللّٰه

-7 ح: مسلم و هو یسأل

-8 ح: لی رسول اللّٰه — و قال یجتمعون — أعلم کیف — فقالوا

-9 ح: کلمة "ما لم یحدث" بعد "صلّی فیه"

-10 ب: کلمة "آمین" الثانیة فقط

م: فیوافق

-11	ح:	و قال: بينما– قال له– و يلك اركبها فقال: بدنة
	به حـ:	يا رسولَ اللّٰه!
	حـ:	قال: و في آخر الحديث كلمة "ويلك اركبها" مرّة واحدة
-12	ح:	جزء واحد من– جهنّم قالوا:– كانت لكافية
-14	ب:	تعلمون ما لبكيتم
	حـ:	لضحكتم قليلاً و لبكيتم كثيراً
-15	ح:	شتمه
	ب:	كلمة "إنّي صائم" مرّة واحدة
-17	ح:	امر بالنار
	د:	فلدغته– فأوحي إليه۔
-18	د:	محمّد في يده
	ب:	قعدت سرية
	د:	تغزوا۔
-22	ح:	و يفيض– يكثر الهرج أيما هو؟ يا رسولَ اللّٰه!
-23	ب، ح:	يكون بينهما۔
-25	ب:	آمنوا جميعاً۔
-26	ح:	و له ضراط– حتّٰى يخطر– نفسه فيقول
	ب:	حتّٰى قضي التثويب
-27	ح:	خلق السمٰوات– ما في يمينه
-28	ح:	يوم لأن يراني– من أهله و ماله و مثلهم معهم
-29	ح:	هلك كسرٰى ثم لا يكون– لتقتسمن كنوزهما– سبيل اللّٰه عزّوَجل
	ح:	حذف حـ كلمة "و سمّي الحرب خدعة"۔
-31	ح:	فإنّما أهلك– بأمر فائتمروا به
	ب:	بأمر فأتوا به

-34 ب، ح: إلى من فضل

ح: منه فيمن

-35 ح: طهر إناء– أن يغسله

-36 ح: يصلّي الناس ثم يحرّق۔

-39 ح: لم أكن قدّرته له و لكنّه يلقته به قدّرته له يستخرج به من البخيل
يؤتيني– آتاني عليه۔

-41 ح: هو قال عيسى

-42 ح: و الله ما أوتيتكم۔

-43 ح: جعل الامام– وإذا كبّر۔ و إذا سجد۔

-45 ح: و أخرجتهم– أعطاك الله علم كلّ شيء و اصطفاك– برسالاته كان قد
كتب– فحاجّ۔

-46 ح: خرّ عليه جراد– أغنيك عما۔

-47 خففت على داؤد عليه السلام القراءة– بدابّته فتسرج و كان۔

-49 ح: ليسلّم الصغير۔

-50 ح: عصموا منّي أموالهم– على الله عزّوجل۔

-51 ح: الناس و سفلتهم و عرتهم فقال الله عزّوجلّ للجنّة: إنّما أنتِ رحمة– يضع
الله عزّوجل رجله فتقول: قط قط أي حسبي۔ فإنّ الله ينشي۔

-53 ح: عليه وسلم إذا تحدّث– حسنة ما لم يفعلها– يفعل سيّئة فأنا أغفرها ما
لم يفعلها

-54 ح: عليه وسلّم لقيد– خير مما

-55 ح: الجنّة أن يقول تمنّ و يتمنّ فيقول له
ب: له إن لك۔

-57 لا تدفعت في شعبهم۔

-58 ح: خلق الله عزّوجلّ– قال له: اذهب– و استمع ما يجيبونك– فقالوا: السلام
عليك و رحمة الله فزادوه رحمة الله– صورة آدم و طوله– ينقص الخلق

ب: حذف كلمة "فزادوا و رحمة الله"۔

59- ح: موسٰی عليه السلام – عينه و قال – فقال الحياة – فما توارت بيدك جنب الطريق

به ح: ردّ الله عينه

60- ح: موسٰی عليه السلام يغتسل – الحجر بثوب موسٰی – موسٰی بأثر – موسٰی و قالوا:– ان بالحجر ندبا ستة۔

61- ح: عن كثرة۔

62- ح: و إذا اتبع أحدكم۔

64- ح: خسفت به – حتّٰی يوم القيامة۔

66- ح: ما من مولود يولد إلا على – تنتجون الإبل فهل۔

67- ح: الذنب قال۔

68- ح: قالوا: إيّاك

به ح: كلمة "إياكم و الوصال" مرّة واحدة – لست في ذاكم۔

70- ح: تطلع الشمس – الرجل على دابّته تحمله – له متاعه عليها صدقة قال: و الكلمة – قال: كلّ خطوة يمشيها۔

71- ح: حقها بسطها عليه۔

72- ح: قال: و يفرّ منه

ب: يفرّ منه و يطلبه۔

73- ح: لا تبل – تغتسل منه۔

74- ب: المسكين الذي يطوفه۔

76- ح: لا يتمنّ أحدكم – انقطع عمله و إنّه لا يزيده

د: يدعو به۔

78- ح: فقال الذي اشترى – و قال الذي باع الأرض – قال تحاكما – قال أحدهما – جارية قال – على أنفسهما منه۔

به ح: أني اشتريت منك الأرض

د: اشترى۔

79- ب: ضلّت ثم وجدها۔

80- ح: حذف کلمة "أوقال: أتيته"۔

81- ح: الماء ثم لينثر۔

82- ح: أن احداً عندى— أجد من يقبله منّى ليس شيئاً۔

83- ح: عنكم عناء حره— فلقموه في يده۔ وحذف ہ كلمة "أو

ليناوله في يده"۔

84- ح: ربّك أطعم— و ليقل فتاتي، غلامي

ب ، خ: سيّدى و مولاى۔

85- ح: فيها و لا يتغلون و لا يتمخطون— أمشاطهم الذهب— مجامرهم الألوة—

مخ ساقيهما۔

86- ح: لن تخلفنيه— له صلاة۔

87- ح: لمن قبلنا۔

88- ح: دخلت النار امرأة— لها ربطتها— ترمم من خشاش۔

89- ح: و هو مؤمن حين يسرق— و هو مؤمن حين يزني ولا يشرب الشارب وهو

مؤمن حين يشرب يعني الخمر— ولا ينتهب مؤمن فيها كم۔

92- ح: يكلّمه المسلم في سبيل الله ثم يكون— تنفجر دماً— المسك قال: أي

يعني العرف الريح۔

93- ح: الله عزّوجل۔

94- ح: تكون صدقة فألقيها و لا آكلها۔

95- ح: و الله لأن يلج۔

96- ح: و استحياهما فليستهما عليها

د: "فاستحيا هما" لعلّها "فاستحيا ها" أي فاستحيا اليمين۔

97- ح: شاة مصرّاة — إما يرضى۔

98- ح: الشيخ على حبّ۔

99- ح: لا يمشين أحدكم — لعلّ الشيطان ينزغ في يده۔

101- ح: رسول اللّٰه صلّى اللّٰه عليه وسلّم فى سبيل۔

102- ح: كتب على ابن آدم – أدرك لا محالة۔ فالعين – النظر و يصدّقها – زنيته النطق و التمنّى – يصدّق ما ثمّ و يكذّب۔

104- ح: إذا ما قام أحدكم۔

105- ح: الملائكة رب۔

106- ح: له ذلك و شتمنى و لم يكن له ذلك تكذيبه إياى أن يقول فلن يعيدنا– الصمد الذى۔

107- ح: من الحرّ۔

108- ح: لا يقبّل اللّٰه صلاة۔

109- ح: تمشون عليكم – فصلّوا و ما فاتكم فاقضوا۔

110- ح: قالوا: كيف۔

111- ح: لا يخطب أحدكم على۔

112- ح: زاد فى آخر الحديث بعد كلمة "واحد" ما يأتى:

"حدثنا عبد اللّٰه قال سمعت ابى (اى ابن حنبل) يقول: قلت لعبد الرزّاق: يا أبابكر، افضل! يعنى هذا الحديث۔ كأ نّه أعجبه حسن هٰذا الحديث وجودته قال: نعم"۔

113- ح: لم يسم خضرًا إلا أنه جلس – خضراء و الفروة الحشيش الأبيض و ما يشبهه

قال عبد اللّٰه: هذا التفسير من عبد الرزّاق۔

114- ح: حذف كلمة "يعنى ازاره"

د: حذف كلمة "يعنى"۔

115- ح: حبّة فى شعرة۔

117- ح: قال لا يقل – إنى أنا الدهر۔

118- ح: للملوك ان يتوفى بحسن عبادة اللّٰه و صحابة سيده – كلمة "نعمّا له" مرّة واحدة۔

119- ح: من الصلاة– مناج للّٰه۔

120- ح: ألغيت علي نفسك– و حذف كلمة "يعني يوم الجمعة"۔

121- ح: فأيّكم ما ترك– فأنا وليّه– فليرث ما له عصبته۔

122- ح: وارحمني– و ارزقني ليعزم۔

123- ح: بها ولم يبن ولا أحد قد بنى بنياناً۔ ولا أحد قد اشترى– ينتظر أو
لادها– من القرية حين صلاة– ان تطعم فقال– قبيلتك فبايعته قبيلته
قال: فلصق بيد رجلين– فأكلته قال– ذٰلك لأنّ اللّٰه عزّوجل

ب،ح: يد رجل بيده قال– ثلاثة بيده قال۔

124- ح: الناس قال: فأتاني– يدي ليرفه حتّٰى نزع ذنوباً او ذنوبين و في نزعه ضعف
قال: فأتاني ابن الخطاب و اللّٰه يغفر له فأخذها فلم ينزع رجل حتّٰى تولّى الناس۔

ب ح: أبوبكر الصديق۔

125- ح: خوز و كرمان

ب: حمر الوجه فطس الأنف۔

127- ح: أقواماً نعالهم۔

128- ح: الشأن مسلمهم– هو حذف كلمة "أراه يعني الإمارة"

ب: كافر تبع لكافرهم۔

131- ح: ما كانت الصلاة و هي تحبسه لا يمنعه إلّا انتظارها۔

133- ب،ح: أنا أولى بعيسٰى۔

134- ح: إلّا أوتيت بخزائن۔

135- ح: ليس واحد بمنجيه۔

136- ح: و قال نهٰى عن بيعتين– و نهٰى عن اللمس و النجش۔

137- ح: و قال العجماء– و المعدن جبار و في الركاز الخمس۔

138- ح: فأقمتم فيها فسهمكم فيها وأيّما قرية۔

اختلاف المخطوطتين و هامشيهما*

-3 بهامش الدمشقيّة سقط من أصل السماع كلمة "بنانه"

-12 في المخطوطتين "بنوا آدم"

-19 بهامش الدمشقيّة:"ح أدخر" وفي البرلينيّة "أدخر" في المتن، و "اوخر" بالهامش

-31 في المخطوطتين بالهامش:"خ تركتم" (أى بدل:تركتكم) و في الدمشقيّة بالهامش "خ فاتمروا" (أي بدل:فأتوا ورسمه عنده فايتوا)

-32 "فلا يصوم" كذا ولعلّه "فلا يصم"

-33 "واحدة" كذا في المخطوطتين، بدل "واحدا"

-35 بهامش البرلينيّة:"خ طهر" (أى بدل:طهور)

-37 بهامش الدمشقيّة:"خ الكلام" (أى بدل:الكلم)

-57 في المخطوطتين و "بنوا إسرائيل"

-58 بهامش البرلينيّة:"خ معا:يحيونك" (أى بدل:يحيّونك) و فيه أيضا "خ معا: فزادوه" أى بدل:فزادوا)

-60 في المخطوطتين "بنوا إسرائيل"

-83 بهامش البرلينيّة:"خ معا:بطعام" (أى بدل بطعامكم)

-85 في المخطوطتين:"يسبقون" ثمّ صحّح في الدمشقيّة:"يصقون"

-89 بهامش الدمشقيّة:يحاذى السطر الذى يبتدئ بكلمة "يرفع" و ينتهى بكلمة "لايغل":"خ معا:حينئذ" (كأنه بدل:حين)، "الحدود" لعلّه "العجوز" فإنّه من اسماء الخمر

-138 و بهامش الدمشقيّة:"بلغ المقابلة"

---

* هذه مأخوذة من حواشى المحقّق و الرقم رقم الحديث۔ ۱۲المُترجم

سماعات فی مخطوطة دمشق و برلین

سماعات فی مخطوطة دمشق

١- کتب علی لوح الکتاب ما یلی (و الخطّ الفاصل یدلّ علی السطر فی الأصل):

أ- "صحیفة همّام بن منبّه رحمه اللّٰه روایة معمر عنه/ روایة عبد الرزّاق عنه روایة أحمد بن یوسف/ السلمی عنه روایة أبی بکر القطّان عنه روایة/ الامام أبی عبد اللّٰه بن منده عنه روایة ابنه/ عبدالوهّاب عنه روایة الشیخ أبی الخیر محمّد بن/ أحمد المقدر عنه روایة الشیخ الإمام الأجلّ/ الأوحد الحافظ تاج الدین بهاء الإسلام بدیع الزمان/ أبی عبد اللّٰه محمّد بن عبدالرحمٰن بن محمّد المسعودی عنه/ أصلحه اللّٰه و رضی عنهم أجمعین و سلّم تسلیماً کثیراً إلی یوم الدین"۔

ب- و تحته:

"سماع مالکه عبد الرحیم بن حمدان بن برکات و للّٰه الحمد و المنّة"۔

جـ- و تحته:

"وقف نجم الدین أبو الحسن بن هلال أثابه اللّٰه/ للّٰه علی جمیع المسلمین بشرط أن لا یعار لأحد منهم إلا ...... تیمته"۔

٢- و فی آخر الکتابه علی هامش الورقة٩/ به سماع من أبی القاسم ابن عساکر، صاحب "تاریخ دمشق"، و هو فی ثلاثة أسطر طوال و خمسة عشر قصار، بخط مغربی فنقطة الفاء تحت الحرف و القاف لها نقطة واحدة فوق الحرفه و قد کتب اسم "القاسم" و "خالد" بدون ألف۔ وهذا نصّه:

"[سم] عها من الحافظ أبی القاسم علی بن الحسن بن هبة اللّٰه و من الشیخ أبی علی الحسین بن علی بن الحسن بن عمر بن علی/ البطلموسی، کلیهما عن زاهر، عن أبی بکر محمّد بن القسم الصفار، و أحمد بن علی بن عبداللّٰه بن خلده و أبی الحسن/ علی بن أحمد بن محمّد المامعی (؟ الفافقی)۔ و زاد الحافظ أبو القسم: و أنا أیضاً أبو الفضل محمّد ابن إسمٰعیل بن الفضیل الفضیلی/ عن أبی سهل/ عبد الرحمن بن

محمّد/ المالينى، كلهم / عن أبى طاهر محمد/ بن محمد بن كثير/ عن أبى بكر محمد/ بن الحسين القطان/ بسنده محمد بن/ هبة اللّٰه الشيرازى/ و ابو البركات/ الحسن، و أخوه/ أحمد ابنا محمّد/ بن الحسن و آخرون/ فى شوال سنة تسع و خمسين و خمس مائة"۔

٣- و فى أواخر عين الورقة سماع فى ثلاثة أسطر و قد انمحى بعض الكلمات و هذا نصّه:

"سمعها من أبى عبد اللّٰه محمّد بن عبد الرحمٰن المسعودى بقراءته جماعة أبو محمد بن أبى بكر بن أحمد البلخى، و ذٰلك يوم الاثنين/ السادس من ربيع الآخر سنة خمس و سبعين خمس مائة و أبوالفرج نصر (؟) و المظفّر بن أبى الفنون العتابى، و أبو الطاهر / إسمٰعيل بن ظافر بن عبد اللّٰه العقيلى، و نبأ بن مكارم بن حجاج الحنفى، و أبومحمّد بن عبد المحسن بن إبراهيم الزجاج"۔

٤- و فى الورقة ١٠/ألف سماع يحتوى على الصفحة بتمامها فى ٢٣ سطراً مانصّه:

"بلغ السماع لجميع هٰذه الصحيفة و هى صحيفة همّام بن منبّه على الشيخ الفقيه الإمام العالم تاج الدين بهاء المسلمين بد [يع الزمان]/أبى عبد اللّٰه محمد بن عبد الرحمٰن بن محمّد بن أبى الحسن المسعودى البندهى الخر اسانى أحسن اللّٰه عاقبة أمره بقراء ته علينا من أصل [......]/ المنقول منه فى المدرسة الناصريّة الصلاحيّة خلد اللّٰه ملك و اقفها بثغر دمياط حماه اللّٰه تعالىٰ، الأمراء و السادة الفقه[اء]/ عماد الدين أبو الطاهر إسمٰعيل بن الأمير ظهير الدين أبو (كذا) إسحٰق بن الأمير ناصر الدولة متولّى حرب الثغر المذكور يومئذ وا [......]/ الأمير جمال الدين أبو الفضل موسٰى و الفقيه الأجلّ الإمام العالم فخر الدين أبوبكر بن موصلى بن مامر بن حرب المارابى ا[ ]/ مدرّس المدرسة المذكورة بالثغر و القاضى الأعزّ أبو محمّد عبد السلم بن جماعة بن عثمان التنيسى، و المعتمد [......]/ عبد الغنىّ بن إسمٰعيل بن إبراهيم، و ولده أبو المنتصر عبد العزيز، و الفلس (؟) أبو على الحسن بن القاضى جلال الدولة أبى البركات عب[يد]/بن أحمد و ولده أبو الفضل محمد و أخوه المختصّ أبو محمّد عبد العزيز، و الفقيه أبو محمد عبد الباقى بن جعفر التنيسى و أبو [ ]/ ناصر بن صمصام بن سباء المؤدّبه و أبو الحسن على بن معالى بن على الدماطى

[؟الدمياطي]، و الفقيه الخطيب أبو القاسم عبد الرحمٰن بن [ ] ابن عبد الرحمن الدمياطي، و أمير الملك أبوالبركات عبد الرحمٰن محمد بن طلحة الدمياطي، والعفيف أبوالفضل محمّد بن القاضي ا[ ]/ أبوالبركات محمّد بن سليم، و عبد الواحد بن إسمٰعيل بن ظافر الدمياطي، و عبد اللّٰه بن أبي الحسن بن علي بن أبي الرجاء وال [قاضي]/ أبوعلي الحسن بن القسم بن عتيق (؟) التنيسي، و عبد الرحمن بن أحمد بن عبد الوهّاب الدمياطي، و صفيّ الدين أبوالفتح نص[رين] مظفّر بن الجلال الرحبي، و فتح الدين عمر بن تميم بن أحمد التميمي، و ولداه محمّد و عبد الرحمٰن، و أبوالفتح محمّد ابن عبدا[......]/ بن أحمد و الحلص أبو محمّد بن عبد اللّٰه بن القاضي ضياء الدين أبي القسم هبة اللّٰه بن أحمد، و عبد الوهّاب بن محمّد بن عبدا[......]/ و أبوالفضل طلحة بن القاضي النفيس أبي المعالي محمّد بن حذيفة الدمياطي، و الرضى أبوالفضل رضوان بن سلمة المصرى و [ ]/ بن عبداللّٰه الناصر، و أبوالمحرم مكي بن أبي نصر فتح بن رافع المصري، و أبوالفضل مرتضا بن أبي الحسين محمّد بن علي ال[......]/ التنيسي المالكي، و عبد الغني ابن عبد الرحمٰن بن صدقة الحلبي الدمياطي، و أبوالمنصور و أبوالحسين ولدا القاضي [ ] صالح بن أبي كثير، و ناصر بن سالم بن ناصر، و نصر ابن كريم بن علي، و منصور بن علي بن حجاج الدمياطيون و أبو الحرم مكّي [بن ....]بن الحلاوى الرار المقرى، و أبو عمران موسٰى بن محمّد ابن محمّد الدربندى، و أبوالحسن علي بن أحمد بن طاهر المؤ[ذّن]/ و ولداه محمّد و عبد الوهّاب و أخو المؤذّن المذكور، و الفقيه النجيب أبومنصور فتح بن محمّد بن علي بن خلف الشافعي ا[....]/ و ولداه محمّد و عبداللّٰه، و مسعود مملوك الفقيه المدرّس المقدم ذكره و كاتب هٰذا السماع مالك الجزء العبد الف[قير]/ عبد الرحيم بن حمدان بن بركات الشافعي حامداً للّٰه تعالٰى- و ذٰلك في السادس و العشرين من ذى القعدة سنة سب[ع و سبعين]/ وخمس مائة و صحّ لجميعهم ذٰلك- و الحمد للّٰه وحده وصلواته على محمّد و آله و سلامه- فيه ملحق من محمّد بن (؟)"-

وتحتة خطّ عارض- و تحت الخطّ:

"صح سماعهم مني۔ و كتبه محمّد بن عبدالرحمٰن ابن محمّد المسعودیّ و للّٰه الحمد"۔

۵- و علی الورقة ۱۰/ب سماعات۔ أوّلها:

"سمع جميع هٰذا الجزء من أوّله إلٰی آخره علی الشيخة الصالحة الصينة أمّ الفضل كريمة بنت الشيخ الأمين/ نجم الدين عبد الوهّاب بن علي بن الخضر القرشية الزبيريّة الأسديّة صان اللّٰه قدرها بإجازتها/ من الشيخ الأصيل أبي الخير محمّد بن الباعنان (؟) عن الإمام [ا]بن منده بقراءة الإمام العالم الفاضل/ جمال الدين أبي العباس أحمد بن أبي الفضائل ابن أبي المجد الدخميسي نفعه اللّٰه عمر بن محمد بن منصور/ الأميني۔ و هذا خطّه عفا اللّٰه عنه۔ وصحّ و ثبت يوم الثلثاء سابع عشر شهر ربيع الأوّل سنة/ ثلاث و عشرين و ستّ مائة بمنزلها عمر بطول بقائها من درب المسك بدمشق۔ و الحمد للّٰه حقّ حمده"۔

۶- و تحته بخطّ أندلسیّ علی يد البرز الی الإشبيلي:

"سمع جميع هٰذه الصحيفة علی الشيخ الأجلّ المقرئ أبي عبداللّٰه محمّد بن أبي/ بكر بن محمّد البلخي لسماعه فيه صاحبها السيد الأجلّ العالم النبيه المتقن/ ثقة المحدّثين كمال الدين أبوالعبّاس أحمد بن أبي الفضائل بن أبي المجد بن الدخميسي و قّه اللّٰه و إيّاي/ و الفقهاء نجيب الدين أبو الفتح نصراللّٰه بن أبي العز بن أبي طالب الصفار، و أبومحمّد عبد الواحد/ بن عبد السيّد بن أبي البركات الصقلي، و إبراهيم بن عبد اللّٰه بن [؟ عثمانه غسان]المازوی المغربي،/ و محمّد بن يوسف بن محمّد البرزالي الإشبيلي بقراءته و هٰذا خطّه يوم الأربعاء الثالث عشر من/ شهر جمادی الآخرة سنة ثلاث و عشرين و ستّ مائة بزاوية ابن عروة من جامع/ دمشق حماها اللّٰه و الحمد للّٰه وحده و صلاتة علی نبيّه محمّد و سلامه"۔

۷- و تحته سماع نصّه:

"سمع جميع هٰذه الصحيفة علی الحافظ أبي محمد عبد القادر بن عبد اللّٰه الرهاوی نحو (؟ بحقّ) سماعه/ من أبي الفرج مسعود بن الحسن الصيفي عن عبد الوهّاب بن محمّد بن يحيیٰ بن منده عن أبيه محمّد/ بقراءة إسمٰعيل بن ظفر النابلسي. يحيیٰ بن

[أ] بی منصور ابن [أ] بی الفتح الصیرفی فی آخرین ، منهم مثبت الأسماء أبومنصور ابن[أ] بی الفضل ابن [أ]بی محمّد البغدادیّ و ذلك فی شهر ربیع الأوّل سنة تسع و ستّ مائة نقله من خطّه مختصراً علی بن محمّد بن عمر بن هلال الأزدی (؟) الأزدی (٢)"
لعلّ المراد سنة ٦٢٩ أو بعدها إلی ٦٦٩ فإنّ هذا السماع بعد سماع البرز الی من سنة ٦٢٣. فلا یکون من ٦٠٩ کما فی النصّ و السماع التالی من ٦٨ من نفس الشیخ الرهاوی۔

-8 و تحته سماع و هو آخر السماعاته مانصه:

"قرأت جمیع هذا الجزء علی الشیخ الإمام العالم العامل مفتی المسلمین أبی زکریا یحیی ابن/ أبی منصور بن أبی الفتح الصیرفی الجراز، عرضاً بأصل سماعه من أبی محمّد الرهاوی بسنده/ فسمعنی صاحبه الصدر الجلیل نجم الدین أبو الحسن علی بن عماد الدین محمّد بن عمر بن هلال/ الأزدی، و عماد الدین عبد المحسن ابن محمّد بن أحمد بن هبة اللّٰه بن أبی جرادا(؟)، و عبد الرحمٰن/ و محمّد أبناء عماد الدین محمد بن عبد الغفّار بن عبد الخالق الأنصاری، و محمّد بن الشیخ إبراهیم بن/ محمّد القر مشك (؟) و جلال الدین إبراهیم بن إسمٰعیل بن مبارك الحلبی و آخرون علی/ الأصل۔ و صحّ و ثبت عشیة یوم الإثنین سادس ذی حجة سنة سبعین وستّ مائة و کتب/ عبدالرحمٰن بن خمیس (؟) بن یحییٰ ابن محمّد القرشی عفا اللّٰه عنه حامداً للّٰه و مصلّیاً"۔

و به تمّت المخطوطة

سماعات فی مخطوطة برلین

نقل کاتب نسخة برلین ماوجد فی آخر المنقول منه۔ و هو کمایلی:

"صورة السماع:

"الحمد للّٰه قرأت جمیع هذه الصحیفة علی جدّی شیخ الاسلام الخطیبی الجمال أبی محمّد عبداللّٰه بن جماعة أدام اللّٰه رفعته و أجیز به عن العلّامة أبی إسحاق إبراهیم بن أحمد بن عبدالواحد الشافعی، إجازة عن القاسم بن محمود ابن مظفّر بن عساکر، و أبی نصر محمّد بن محمّد بن محمّد ابن هبة اللّٰه بن ممیل (؟ جهیل) إجازة قال: أنا

أبو الوفا محمود بن إبراهيم ابن منده إجازة إن لم يكن سماعةً أنا أبو الفرج مسعود بن الحسن الثقفي كذٰلك، أنا أبو عمرو عبد الوهّاب ابن منده بسنده أوّل الجزء فسمعه سيّدي والدي الخطيبي الإمامي العالم أبو إسحٰق إبراهيم بن المسمع، و أخواه شرف الدين موسٰى و بدر الدين محمّد، و الأخوان: العلّامة نجم الدين محمد و محبّ الدين أحمد؛ و الفضلاء: زين الدين عبد الكريم بن أبي الوفا و شمس الدين محمّد بن الجمال يوسف بن الصفي، و زين الدين عبدالرحمٰن ابن أحمد بن غازي، و علاء الدين علي بن خليل بن باقيس، و برهان الدين إبراهيم بن القاضي تاج الدين عبدالوهّاب بن قاضي الصلت، و غرس الدين خليل بن القاضي شهاب الدين أحمد بن قطيبه و علي بن الحسن بن الوزان۔ و المسمع اجازهم لا فظاً و صحّ ذٰلك و ثبت نهار الأحد خامس عشر من ربيع الأوّل من سنة ٨٥٦، قاله و كتبه إسمٰعيل بن جماعة حامداً مصليًا مسلمًا محبلاً۔ و تحته بخطّ اغلظ منه ماصورته: صحيح ذٰلك كتبه عبد اللّٰه بن جماعة غفر اللّٰه له"۔

مخطوطۂ دمشق و برلین کی سماعتیں

مخطوطۂ دمشق کی سماعتیں

نوٹ: ذیل میں جو خطِ فاصل ہیں، وہ اصل کتاب کی سطریں ظاہر کرتے ہیں۔

1- کتاب کے سرورق پر لکھا ہے:

أ- ''صحیفۂ ہمام بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ، معمر اُن سے روایت کرتے ہیں/ اُن سے عبدالرزاق روایت کرتے ہیں، ان سے احمد بن یوسف/ سُلمی روایت کرتے ہیں، ان سے ابوبکر بن قطان روایت کرتے ہیں/ ان سے امام ابوعبداللہ بن مندہ روایت کرتے ہیں، ان کے بیٹے/ عبدالوہاب ان سے روایت کرتے ہیں، ان سے شیخ ابوالخیر محمد بن/ احمد مقدر روایت کرتے ہیں، ان سے شیخ اجل اور یکتا امام حافظ تاج الدین بہاء الاسلام بدیع الزماں/ ابوعبداللہ محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد مسعودی روایت کرتے ہیں/ اللہ ان کو اچھا رکھے اور ان تمام سے راضی رہے اور قیامت کے دن تک بے حساب سلامتی بھیجے''۔

ب- اس عبارت کے نیچے لکھا ہے:

''اس کتاب کے مالک عبدالرحیم بن حمدان بن برکات نے سماعت کی، اللہ ہی کیلئے منت اور تعریف ہے''۔

ج- اور اس کے نیچے یہ لکھا ہے:

''نجم الدین ابوالحسن بن ہلال نے، اللہ اس کو ثواب عطا کرے/ تمام مسلمانوں پر [اس کتاب کو] اس شرط سے وقف کیا کہ کسی کو عاریۃً نہ دی جائے مگر اس کی قیمت''۔

2- کتاب کے آخر میں، ورق 9 / ب کے حاشیہ پر، ابوالقاسم ابن عساکر مؤلف ''تاریخ دمشق'' کی سماعت ہے، اور وہ تین طویل اور پندرہ چھوٹی سطروں میں ہے، یہ مغربی رسم الخط میں لکھا گیا ہے چنانچہ ''ف'' کا نقطہ حرف کے نیچے دیا گیا ہے اور ''ق'' کو صرف ایک نقطہ حرف کے اوپر دیا گیا ہے، اور ''قاسم'' اور ''خالد''

کا نام بغیر الف کے لکھا گیا ہے اور یہ اس کی عبارت ہے:

''(مَیں نے) اس کو/ حافظ ابوالقسم علی بن ہبۃ اللہ اور شیخ ابوعلی حسین بن علی بن حسن بن عمر بن علی/ بطلیوسی سے سُنا، ان دونوں نے زاہر سے، انہوں نے ابوبکر محمد القسم الصفار، اور احمد بن علی بن عبد اللہ بن خلد اور ابوالحسن/علی بن احمد بن محمد الماسعی (؟ الغافقی) سے سنا''۔

حافظ ابوالقسم نے اس قدر عبارت کا اضافہ کیا ہے:

''اور میں نے بھی ابوالفضل محمد بن اسمٰعیل بن فُضیل فضیلی/ سے انہوں نے ابوسہل/عبدالرحمٰن بن محمد/ مالینی سے سنا اور ان تمام نے ابوطاہر محمد/ بن محمد بن کثیر/ سے انہوں نے ابوبکر محمد/ بن حسین قطان سے سنا/ اور ان کی سند سے محمد بن/ ہبۃ اللہ شیرازی/ اور ابوالبرکات/حسن، اور ان کے بھائی/ احمد بن محمد/ بن حسن اور دوسرے لوگوں نے سنا/شوال 559ھ میں''۔

3- اسی ورق کے آخر میں تین سطروں میں ایک اور سماعت ہے اور بعض کلمے مٹ گئے ہیں اور یہ اس کی عبارت ہے:

''ابوعبداللہ محمد بن عبدالرحمٰن مسعودی کی قراءت سے جو ایک جماعت کے سامنے ہوئی ابومحمد بن ابی بکر بن احمد بلخی نے اس کو سُنا، اور یہ (جماعت) دوشنبہ کے دن/ ۶ ربیع الآخر ۵۷۵ھ کو (ہوئی) اور ابوالفرج نصر؟ اور مظفر بن ابی الفنون عتابی اور ابوطاہر/ اسمٰعیل بن ظافر بن عبداللہ عقیلی، اور نباء بن مکارم بن حجاج حنفی، اور ابومحمد بن عبدالمحسن بن ابراہیم زجاج (نے بھی اس کو سُنا)''۔

4- اور ورق 10 / الف پر بھی ایک سماعت لکھی ہے جو پورے صفحہ پر حاوی ہے اور 24 سطر ہیں، یہ عبارت درج ہے:

''اس پورے صفحہ کی سماعت کی گئی اور یہ صحیفہ، صحیفۂ ہمام بن منبہ ہے، شیخ فقیہ امام عالم تاج الدین بہاء المسلمین بد [یع الزماں] / ابوعبداللہ محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن ابوالحسن مسعودی بندھی خراسانی نے، اللہ ان کے ہر کام کا انجام اچھا کرے اس اصل سے [ ] / انہوں نے نقل کر کے ہم کو پڑھ کر سُنایا جو مدرسۂ ناصریہ صلاحیہ میں ہے، اللہ اس مدرسہ کے وقف کرنے والے کے ملک کو ہمیشہ باقی رکھے جو دمیاط کی سرحد میں ہے اور اللہ اس کی حفاظت کرے، امراء اور سادات الفقہ [اء] عمادالدین ابوطاہر اسمٰعیل بن امیر ظہیر الدین ابواسحٰق بن امیر ناصر الدولہ مذکور دسرحدی

جنگ کے نگران کار آج کے دن اور [ـ ـ] / امیر جمال الدین ابوالفضل موسیٰ اور فقیہ اجل ا م العالم فخر الدین ابوبکر بن وصلی بن مام بن حرب المارانی ا [ ] / مذکورہ سرحد کے مدرسے کے مدرس اور بہت زیادہ قابل عزت قاضی ابومحمد عبدالسلم بن جماعہ بن عثمان، اور عثمان تمیمی کے فرزند، اور معتمد [......] / عبدالغنی بن اسمٰعیل بن ابراہیم، اوران کے فرزند ابوالمنتصر عبدالعزیز اور فلس (؟) ابوعلی حسن بن قاضی جلال الدولہ ابوالبرکات عب [ید] / بن احمد، اوران کے فرزند ابوالفضل محمد، اوران کے خاص بھائی ابومحمد عبدالعزیز، اور فقیہ ابومحمد عبدالباقی بن جعفر تمیمی اور ابو [ـ ـ] / ناصر بن صمصام بن سیاع مؤدب، اور ابوالحسن علی بن معالی بن علی د ماطی [؟دمیاطی]، اور فقیہ خطیب ابوالقسم عبدالرحمٰن بن [......] / بن عبدالرحمٰن دمیاطی، اور امیر الملک ابوالبرکات عبدالرحمٰن محمد بن طلحہ دمیاطی، اور عفیف ابوالفضل محمد بن قاضی ا [ ] / ابوالبرکات محمد بن سلیم، اور عبدالواحد بن اسمٰعیل بن ظافر دمیاطی، اور عبداللہ بن ابی الحسن بن علی بن ابو رجاء اور ال [قاضی] ابوعلی حسن بن قسم بن عتیق [؟] تمیمی، اور عبدالرحمٰن بن احمد بن عبدالوہاب دمیاطی، اور صفی الدین ابوالفتح نصر الدین] مظفر بن جلال الرحبی، اور فتح الدین عمر بن تمیم بن احمد تمیمی، اور ان کے دو بیٹے محمد وعبدالرحمٰن اور ابوالفتح محمد بن عبدا [ـ] / بن احمد اور حلص ابومحمد عبداللہ بن قاضی ضیاء الدین ابی القسم ہبۃ اللہ بن احمد، اور عبدالوہاب بن محمد بن عبدا [ ] / اور ابوالفضل طلحہ بن قاضی نفیس ابوالمعالی محمد بن حذیفہ دمیاطی اور رضی ابوالفضل رضوان بن سلمہ مصری اور [ـ ـ] / بن عبداللہ ناصر، اور ابوالحرم مکی بن ابونصر فتح بن رافع مصری، اور ابوالفضل مرتضا بن ابی الحسین محمد بن علی ال [......] / تمیمی مالکی، اور عبدالغنی بن عبدالرحمٰن بن صدقہ حلبی دمیاطی، اور ابو المنصور اور ابوالحسین قاضی [......] کے فرزند / صالح بن ابی کثیر، اور ناصر بن سالم بن ناصر، اور نصر بن کریم بن علی، اور منصور بن علی بن حجاج دمیاطی اور ابوالحرم مکی [بن ـ ـ] بن الخلاوی اسرار المقری، اور ابوعمران موسیٰ بن محمد بن محمد دربندی، اور ابوالحسن علی بن احمد بن طاہر المؤ [ذن] / اور ان کے دولڑکے محمد اور عبدالوہاب، اور مؤذن مذکور کے بھائی، اور فقیہ نجیب ابومنصور فتح بن محمد بن علی بن خلف شافعی ا [ـ] / اور ان کے دولڑکے محمد اور عبداللہ، اور مسعود فقیہ مدرس مذکورہ بالا کے مملوک، اس سماعت کا کاتب اور اس جز کا مالک عبدف [قیر] / عبدالرحیم بن حمدان بن برکات شافعی اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے اور یہ 26 ذی قعدہ سنہ سا [ت اور ستر] اور پانچ سو (577ھ) میں

لکھا گیا، اور ان تمام طلبہ کیلئے یہ قراءت سماعت صحیح ہے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَصَلٰوتُهٗ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِهٖ وَ سَلَامُهٗ (تمام تعریف خدائے واحد کیلئے سزاوار ہے اور محمد ﷺ اور آپ کی آل پر اس کی رحمت اور سلامتی ہو) اس میں محمد بن ..... (؟) سے الحاق ہے"۔

اور اس کے نیچے ایک لکیر ہے اور لکیر کے نیچے یہ لکھا ہے:

''مجھ سے ان کی سماعت کی صحت ہوئی اور اس کو محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد مسعودی نے لکھا ہے۔ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ"۔

5- ورق 10 / ب پر بھی سماعتیں درج ہیں۔ سب سے پہلے یہ سماعت ہے:

''یہ پورا جز شروع سے آخر تک شیخہ صالحہ پاک باز خاتون ام الفضل کریمہ بنت شیخ امین / نجم الدین عبدالوہاب بن علی بن خضر قرشیہ زبیریہ اسدیہ صان اللہ قدرھا پر ان کی اس اجازت سے سنا گیا / جو شیخ اجل ابو الخیر محمد بن الباعنان (؟) سے ہے وہ امام [ا] بن مندہ سے امام عالم فاضل / جمال الدین ابو العباس احمد بن ابو الفضائل بن ابو المجد دخمیسی نَفَعَهُ اللّٰهُ، عمر بن محمد بن منصور / امنی کے پڑھنے سے روایت کرتے ہیں اور یہ ان کا خط ہے۔ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُ، اور بروز سہ شنبہ 17 ماہ ربیع الاول سنہ / 623ھ ام الفضل کریمہ کے گھر میں صحت کی گئی اور اجازت ثبت ہوئی، اللہ ان کے گھر کو جو دمشق میں درب المسک میں ہے، ان کے وجود سے بہت دن آباد رکھے وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ حَقَّ حَمْدِهٖ"۔

6- اور اس کے نیچے اندلسی خط میں شیخ برزالی اشبیلی کے ہاتھ سے یہ لکھا ہوا ہے۔

''یہ پورا صفحہ شیخ اجل مقری ابو عبداللہ بن ابی / بکر بن محمد بلخی پر پڑھ کر سنایا گیا۔ اس میں ان کے مالک سید اجل عالم نبیہ متقن / ثقۃ المحدثین کمال الدین ابو العباس احمد بن ابی الفضائل بن ابی المجد بن دخمیسی، اللہ انہیں اور مجھے توفیق دے، کی / سماعت ہے۔ اور فقہاء، نجیب الدین ابو الفتح نصر اللہ بن ابی العز بن ابی طالب الصفار، اور ابو محمد عبدالواحد بن عبدالسید بن ابی البرکات صقلی، اور ابراہیم بن عبداللہ بن [؟ عثمان، غسان] مازوی مغربی اور محمد بن یوسف بن محمد برزالی اشبیلی کی قراءت ہے اور ان کا یہ خط چہار شنبہ کے دن 13 ماہ جمادی الآخر 623ھ کا ہے جامع / دمشق میں ابن عروہ کے زاویہ میں لکھا گیا، اللہ اس شہر کی حفاظت کرے۔ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَ صَلَاتُهٗ عَلٰی نَبِیِّهٖ مُحَمَّدٍ وَّ سَلَامُهٗ" (خدائے واحد کیلئے تمام تعریف سزاوار ہے اور اس کی رحمت اور

سلام اس کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو)

7- اور اس کے نیچے ایک سماعت ہے، اور اس کی عبارت یہ ہے:

''یہ صحیفہ حافظ ابو محمد عبد القادر بن عبد اللہ رہاوی پر پڑھ کر سنایا گیا، ابو الفرج مسعود بن حسن ثقفی کی سماعت/ کے مانند (؟ یا کماقتہ سماعت)، وہ عبد الوہاب بن محمد بن یحیٰی بن مندہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے باپ محمد سے/ اسمٰعیل بن ظفر نابلسی، یحیٰی بن [ا]بی منصور بن [ا]بی الفتح صیرفی کی قراءت سے، ان کے آخری لوگوں میں ابو منصور بن [ا]بی الفضل بن [ا]بی محمد بغدادی کے نام ہیں۔ اور یہ ماہ ربیع الاول/ 609ھ میں لکھا گیا۔ اس کو مختصر طور پر اپنے خط سے علی بن محمد بن عمر بن ہلال الازدی (؟) الازدی (؟) نے نقل کیا''۔

شاید 629ھ یا اس کے بعد 669ھ تک مراد ہے کیونکہ یہ سماعت 623ھ میں برزالی کی سماعت کے بعد ہے بس 609ھ نہیں ہو سکتا جیسا کہ اصل عبارت میں ہے اور اس کے بعد جو سماعت ہوئی ہے، 67 میں شیخ رھاوی کی ذات سے ہے۔

8- اور اس کے نیچے ایک سماعت ہے اور وہ آخری سماعت ہے، اس کی عبارت یہ ہے:

''میں نے اس تمام جزء کو شیخ امام عالم عامل مفتی مسلمانان ابو زکریا یحیٰی بن/ ابی منصور بن ابی الفتح صیرفی جراز کو ابو محمد رہاوی کی اصل سماعت ان کی سند سے پیش کرتے ہوئے پڑھ کر سنایا/ پس مجھ کو ان کے دوست صدر جلیل نجم الدین ابو الحسن علی بن عماد الدین محمد بن عمر بن ہلال/ ازدی نے پڑھتے ہوئے سنا، اور عماد الدین عبد الحسن بن محمد بن احمد بن ہبۃ اللہ بن ابی جراد (؟) اور عبد الرحمٰن/ اور محمد جو دونوں عماد الدین محمد بن عبد الغفار بن عبد الخالق انصاری کے بیٹے ہیں، اور محمد بن شیخ ابراہیم بن/ محمد قرمشک (؟) اور جلال الدین ابراہیم بن اسمٰعیل بن مبارک حلبی اور دوسرے لوگوں نے اصل/ سے سنا۔ دوشنبہ کی رات 6 ذی الحجہ 670ھ کو تصحیح کی گئی اور ثابت ہو گئی، اور/ عبد الرحمٰن بن خمیس (؟) بن یحیٰی بن محمد القرشی، اللہ ان کے گناہوں کو معاف کرے، اللہ کی حمد کرتے ہوئے اور درود بھیجتے ہوئے لکھا ہے''۔

اور اس کے ساتھ مخطوطہ ختم ہو جاتا ہے۔

مخطوطہ برلین کی سماعتیں

نسخۂ برلین کے آخر میں اس کے کاتب کی عبارت اس طرح درج ہے:

''سماعت کی صورت:

''الحمدللہ! میں نے اس تمام صحیفہ کو میرے دادا شیخ الاسلام خطیبی جمال ابومحمد عبداللہ بن جماعہ کو پڑھ کر سنایا، اللہ ان کی رفعت کو ہمیشہ قائم رکھے اور علامہ ابواسحاق ابراہیم بن احمد بن عبدالواحد شافعی سے اس کی اجازت حاصل کی گئی، ان کو قاسم بن محمود بن مظفر بن عساکر اور ابونصر محمد بن محمد بن ہبۃ اللہ بن مميل (جھبل) کی ایک ایک اجازت حاصل ہے، انہوں نے کہا: ہم کو ابوالوفا محمود بن ابراہیم بن مندہ نے اجازت کی خبر دی اگرچہ کہ سماعت نہ ہو، ابوالفرج مسعود بن حسن ثقفی نے اسی طرح ہم کو خبر دی، ابوعمر وعبدالوہاب بن مندہ نے ہم کو ان کی سند سے پہلے جز کی خبر دی، پھر اُن سے میرے سردار میرے والد خطیبی امامی عالم ابواسحاق ابراہیم بن مسمع، اور ان کے دو بھائی: شرف الدین موسیٰ و بدرالدین محمد اور دوست: علامہ نجم الدین محمد و مُحِبُّ الدین احمد، اور فضلاء: زین الدین عبدالکریم بن ابی الوفاء، اور شمس الدین محمد بن جمال یوسف بن صفی، اور زین الدین عبدالرحمٰن بن احمد بن غازی، اور علاء الدین علی بن خلیل باقیس، اور برہان الدین ابراہیم بن قاضی تاج الدین عبدالوہاب بن قاضی صلت، اور غرس الدین خلیل بن قاضی شہاب الدین احمد بن قطیبا، اور علی بن حسن بن وزان نے سنا، اور سننے والے نے ان سب کو زبان سے اجازت دی، اس کی صحت اور ثبت، اجازت یک شنبہ کی صبح 15 ربیع الاول 856ھ کو ہوئی، اسمٰعیل بن جماعہ نے اس کو [اللہ کی] حمد کرتے ہوئے اور [اس کے رسول پر] درود وسلام بھیجتے ہوئے اور حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ کہتے ہوئے کہا اور لکھا''۔

اور اس کے نیچے اس سے زیادہ موٹے خط سے لکھا ہوا ہے جس کی عبارت یہ ہے:

''یہ صحیح ہے کہ اس کو عبداللہ بن جماعہ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ نے لکھا''۔

فهرس الأحاديث التي في الصحيفة

رقم الصفحة	رقم الحديث	ا	رقم الأعداد
281	107	أبردوا عن الحرّ في الصّلٰوة......	1
276	103	إذا أحسن أحدكم إسلامهٗ......	2
193	52	إذا استجمر أحدكم فليوْتر۔	3
224	69	إذا استيقظ أحدكم فلا يضع يدهٗ......	4
262	96	إذا أكره الإثنان على اليمين......	5
277	104	إذا آم أحدكم للناس......	6
173	38	إذا انقطع شسع نعل أحدكم......	7
239	81	إذا توضأ أحدكم فليستنشق......	8
242	83	إذا جاء كم الصانع بطعامكم......	9
326	139	إذا قاتل أحدكم أخاه فليجتنب الوجه۔	10
128	10	إذا قال أحدكم أمين......	11
297	119	إذا قام أحدكم إلٰى صلٰوة فلا يبصق أمامهٗ......	12
116	116	إذا قام أحدكم من الليل فاستعجم القرآن......	13
299	120	إذا قلت للناس أنصتوا......	14
263	97	إذا ما أحدكم اشترىٰ لقحة مصرّاة......	15
227	71	إذاما ربّ النعم لم يعط حقّها..	16
168	34	إذا نظر أحدكم إلٰى من هو فضّل عليه ..	17
151	26	إذا نودى بالصلٰوة أدبر الشيطان......	18

283	109	إذا نودی بالصلٰوة فأتوها......	19
160	32	إذا نودی للصلٰوة صلٰوة الصبح......	20
271	101	اشتدّ غضب اللّٰه علٰی رجل......	21
269	100	اشتدّ غضب اللّٰه علٰی قوم......	22
235	78	اشترٰی رجل من رجل عقارًا......	23
213	63	أغيظ الرجل علی اللّٰه يوم القيامة......	24
181	44	أقيموا الصفّ فی الصلٰوة......	25
247	86	اللّٰهمّ إنّی أتخذ عندك عهدًا......	26
197	55	إنّ أدنٰی مقعد أحدكم من الجنّة......	27
238	80	إنّ اللّٰه عزّوجلّ قال إذا تلقّانی عبدی......	28
157	30	إنّ اللّٰه عزّوجلّ قال أعددت لعبادی الصالحين......	29
176	40	إنّ اللّٰه قال أنفق أنفق عليك......	30
289	114	انّ اللّٰه لا ينظر إلٰی المسبل يوم القيامة......	31
218	67	إنّ فی الإنسان عظماً......	32
212	62	إن من الظلم مطل الغنیّ......	33
317	133	أنا أولٰی الناس بعيسٰی بن مريم فی الأولٰی......	34
300	121	أنا أولٰی الناس بالمؤمنين فی كتاب اللّٰه......	35
179	43	إنما الإمام ليؤتمّ به فلا تختلفوا	36
288	113	إنما سمّی خضرٌ	37
259	94	إنی لأنقلب إلٰی أهلی	38
245	85	أول زمرة تلج الجنة	39
122	6	إيّاكم و الظن إيّاكم و الظن	40

315	131	لا يزال أحدكم فى صلاة ما كانت تحبسه......	104
251	89	لا يسرق سارق و هو حين يسرق مؤمن......	105
268	99	لا يشير أحدكم إلى أخيه بالسلاح......	106
301	122	لا يقل أحدكم اللّٰهم اغفرلى إن شئت......	107
243	84	لا يقل أحدكم اسق ربّك......	108
234	77	لا يقل أحدكم للعنب الكرم......	109
		ى	
316	132	اليد العليا خير من اليد السفلٰى......	135
187	49	يسلّم الصغير على الكبير......	136
284	110	يضحك اللّٰه لرجلين يقتل أحدهما الأخر......	137
228	72	يكون كنز أحدكم يوم القيامة......	138
153	27	يمين اللّٰه، ملاى......	139
156	29	يهلك كسرٰى ثم لا كسرٰى بعده......	140

فهرس الآيات التى فى الحواشى

فهرس الأحاديث الّتى فى الحواشى

مصادر (الحواشی)

-1 الإحسان بترتيب صحيح ابن حبّان للأمير علاء الدين على بن بلبان الفارسی۔ مؤسّسة الرسالة، بيروت

-2 أشعّة اللّمعات فی شرح المشكوة للشيخ عبد الحقّ المحدّث الدهلوی۔ المكتبة النوريّة الرضوية، سكهر

-3 بهار شريعت لمولانا محمّد أمجد على الأعظمی۔ ضياء القرآن بيليكيشنز، لاهور

-4 تاريخ الخلفاء للإمام جلال الدين أبی الفضل عبدالرحمٰن بن أبی بكر السيوطی۔ مطبع مجتبائی، دهلی

-5 جامع الترمذی للإمام العلّام أبی عيسٰی محمد بن عيسٰی بن سورة الترمذی۔ ايج ايم سعيد كمپنی، كراتشی

-6 الجامع الصغير فی أحاديث البشير النذير للإمام أبی الفضل عبدالرحمٰن بن ابی بكر السيوطی۔ دار الكتب العلميّة، بيروت

-7 حسن المحاضرة فی أخبار مصر و القاهرة للإمام جلال الدين أبی الفضل عبدالرحمٰن بن أبی بكر السيوطی۔

-8 حدائق بخشش للإمام محمّد أحمد رضا البريلوی۔ فريد بك ستال، لاهور

-9 دلائل النبوّة و معرفة أحوال صاحب الشريعة للإمام أبی بكر أحمد بن الحسين البيهقی۔ دار الكتب العلميّة، بيروت

-10 ردّ المحتار على الدرّ المختار المعروف بفتاوی الشامی للشيخ محمد أمين الشهير بابن عابدين الشامی۔ المكتبة الرشيديّة، كوئته

-11 الروض الأنف شرح سيرت ابن هشام (أردو) لا دارة ضياء المصنّفين، بهيره۔ ضياء القرآن بيليكيشنز، لاهور

-12 سنن النسائی للحافظ أبی عبدالرحمٰن أحمد بن شعيب بن علىّ النسائی۔ ايج ايم سعيد كمپنی، كراتشی

-13 سنن أبی داوٗد للشیخ الحافظ سلیمان بن الأشعث أبی داوٗد السجستانی۔ ایچ ایم سعید کمپنی، کراتشی

-14 سنن ابن ماجة للإمام الحافظ أبی عبداللّٰہ محمّد بن یزید ابن ماجہ القزوینی۔ میر محمّد کتب خانہ، کراتشی

-15 سبل الھدٰی والرشاد فی سیرة خیر العباد للعلّامة محمّد بن یوسف الصالحی الشامی

-16 شرح صحیح مسلم للإمام أبی زکریّا یحیٰی بن شرف النووی الدمشقی۔ ایچ ایم سعید کمپنی، کراتشی

-17 شرح فقه أکبر للعلّامة علی بن سلطان محمّد القاری۔ مطبع محمّدی، کانفور

-18 شرح معانی الآثار للعلّامة أبی جعفر أحمد بن محمّد سلمة بن سلامة الطحاوی۔ ایچ ایم سعید کمپنی، کراتشی

-19 شان مصطفٰی بزبان مصطفٰی للمفتی غلام حسن القادری۔ مشتاق بك کارنر، لاهور

-20 شرح المواهب اللدنیّة للعلّامة محمّد عبدالباقی الزرقانی

-21 الصحیح البخاری للإمام أبی عبداللّٰہ محمد بن إسمٰعیل البخاری۔ نور محمد آصحّ المطابع، کراتشی

-22 الصحیح المسلم للإمام أبی الحسین مسلم بن الحجّاج بن مسلم القشیری۔ قدیمی کتب خانه، کراتشی

-23 صحیفة همّام بن منبّه للدکتور رفعت فوزی عبدالمطلب المکتبة الخانجی، قاهره

-24 صحیفة همّام بن منبّه (أردو) للبروفیسر محمّد رفیق الجودهری۔ المکتبة القرآنیّات، لاهور

-25 عمدة القاری شرح صحیح البخاری للعلاّمة علی بن سلطان محمّد القاری۔ إدارة الطباعة المنیریّة، مصر

-26 فتح الباری شرح صحیح البخاری للإمام ابن حجر العسقلانی

-27 فتاوٰی قاضی خان للعلّامة حسین بن منصور اوزجندی

-28 الفتاوی الرشیدیّة للمولوی رشید أحمد الجنجوهی۔ دهلی

-29 فیروز اللغات للمولوی فیروز الدین لاهور۔ فیروز سنز، لاهور

-30 القرآن الکریم هو کتاب اللّٰه۔ تاج کمپنی لمیتد، لاهور

-31 القاموس الوحید للمولوی وحید الزمان القاسمی الکیرانوی۔ إدارة إسلامیّات، لاهور

-32 القاموس المحیط للعلاّمة مجد الدین محمّد بن یعقوب الفیروز آبادی۔ دار إحیاء التراث العربی، بیروت

-33 کنز الإیمان فی ترجمة القرآن للإمام محمّد أحمد رضا البریلوی۔ ضیاء القرآن بلیکیشنز، لاهور

-34 کنز العمّال فی سنن الأقوال والأفعال للعلّامة علی متقی بن حسّام الدین الهندی البرهان فوری۔ مؤسّسة الرسالة، بیروت

-35 لسان العرب للعلّامة محمّد بن مکرّم بن منظور أفریقی

-36 مسند أحمد للإمام أحمد بن حنبل۔ مؤسّسة الرسالة، بیروت

-37 مجمع الزوائد و منبع الفوائد للحافظ نور الدین علی بن أبی بکر الهیثمی۔ دار الکتب العلمیّة، بیروت

-38 مشکوٰة المصابیح للإمام ولیّ الدین التبریزی۔ ایچ ایم سعید کمپنی، کراتشی

-39 مراة المناجیح شرح مشکوٰة المصابیح للمفتی أحمد یار خان النعیمی الکجراتی۔ نعیمی کتب خانه، کجرات

-40 المفردات فی غریب القرآن لأبی القاسم الحسین بن محمّد المعروف بالراغب الأصفهانی۔ إشاعت أکادمی، سوات

-41 مسند إسحاق بن راهویه للإمام أبی یعقوب اسحاق بن إبراهیم الحنظلی المروزی المعروف بابن راهویه۔ دار الکتاب العربی، بیروت

42- مفاتيح الغيب المعروف بالتفسير الكبير للإمام فخر الدين الرازي۔ مكتب الإعلام الإسلامي، إيران

43- مجمع الأنهر شرح ملتقى الأبحر للعلّامة عبدالرحمٰن بن محمّد۔ دار إحياء التراث العربي، بيروت

44- مكتوبات إمام ربّاني للشيخ أحمد الفاروقي السرهندي۔ رء وف أكادمي، لاهور

45- المعجم الوسيط لمجمع اللغة العربيّة۔ المكتبة الإسلاميّة، إستانبول

46- المنجد في اللغة للوئيس معلوف۔ المطبعة الكاثوليكيّة، بيروت

47- المنجد في الأعلام للوئيس معلوف۔ المطبعة الكاثوليكيّة، بيروت

48- المنجد في اللغة (أردو)۔ دار الإشاعت، كراتشي

49- مرقاة المفاتيح شرح مشكوٰة المصابيح لملاّعلي القاري

50- المواعظ والاعتبار بذكر الخطط والآثار المعروف بالخطط المقريزيّة للعلّامة أبي العبّاس أحمد بن علي المقريزي۔ دار صاد، بيروت

51- هديّة المهدي للمولوي وحيد الزمان حيدر آبادي۔ ميور بريس، دهلي

مسند
اسحاق بن راھویہ

مصنف

امام ابو یعقوب اسحٰق بن ابراہیم حنظلی مروزی المعروف ابن راہویہ

مترجم

حضرت علامہ مولانا محمد صدیق ہزاروی سعیدی

علامہ شاہ محمد چشتی

محمد رضاء الحسن قادری

کرمانوالہ بک شاپ

دوکان نمبر ٢ دربار مارکیٹ لاہور

Voice: 042-7249515

اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان قادری بریلوی
کی صوفیانہ سیرت، شریعت و طریقت میں
آپ کے مرتبہ و مقام پر تحقیقی مقالے

بنام

امام احمد رضا اور تصوف

مقالہ نگاران

مولانا محمد احمد مصباحی اعظمی
استاذ جامعہ اشرفیہ مصباح العلوم
و رکن المجمع الاسلامی مبارکپور انڈیا

پروفیسر سید اعجاز احمد مدنی
برہانی کالج ممبئی

مرتب

محمد رضاء الحسن قادری

کرمانوالہ بک شاپ
دوکان نمبر ۲ دربار مارکیٹ لاہور
Voice: 042-7249515



بسم اللہ الرحمن الرحیم

صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

بیشک رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی میں تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے

اسوۂ حسنہ

انوار اللہ طیبی

پی ایچ ڈی اسکالر کراچی یونیورسٹی پاکستان

آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف

کرمانوالہ بک شاپ

دوکان نمبر ۲
دربار مارکیٹ
لاہور

Voice: 042-7249515

تقریری نکات

مصنف

کرمانوالہ بک شاپ
Voice: 042-7249515

فہرست کتب

شرح الصدور بشرح حال الموتیٰ والقبور	220/-
احوال القبور (قبر کی ہولناکی)	120/-
معدنِ کرم (سوانح حضرت کرمانوالہ سرکار)	240/-
تعظیمِ مصطفیٰ	120/-
تذکرۂ خلفائے راشدین	70/-
نورانی حکایات	135/-
میری سرکار	120/-
گلشنِ قادری (سوانح حضرت میاں میر)	110/-
فیوض الشیخین	135/-
مسلک حضرت داتا گنج بخش	12/-
بہارِ مدینہ (مجموعۂ نعت)	165/-
مجموعۂ کلامِ ریاض (سید ریاض الدین سہروردی)	150/-
آیا ہے بلاوا مجھے دربارِ نبی سے (مجموعۂ نعت)	130/-
لکیاں نیں موجاں	45/-
بزرگوں کے عقیدے	100/-
کراماتِ صحابہ	75/-
سیرِ گلستان	120/-
احوالِ مقدسہ (سوانح حضرت میاں شیر محمد)	100/-
مفید باتیں	60/-
تحفۂ شادی خانہ آبادی	100/-
مسئلہ قیام وسلام اور محفلِ میلادِ مصطفیٰ	25/-
میلادِ مصطفیٰ	30/-
فضیلتِ شب برات	30/-
وہابیت کے بطلان کا انکشاف	30/-
ایمان کی روشنی	12/-
تجہیز و تکفین	15/-
تقسیم وراثت	15/-
تحقیقِ طلاق	15/-
تحقیقِ حلالہ	18/-
پاکٹ سائز نعتوں کی کتابیں	08/-
راہِ طریقت	30/-
تعلیم الاسلام	15/-
کتاب العقائد	15/-
ہمفرے کے اعترافات	45/-
رحمانی قاعدہ	05/-

بدترین مال وہ ہے کہ جس سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ ہو اور نہ اسکی زکوٰۃ نکالی جائے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

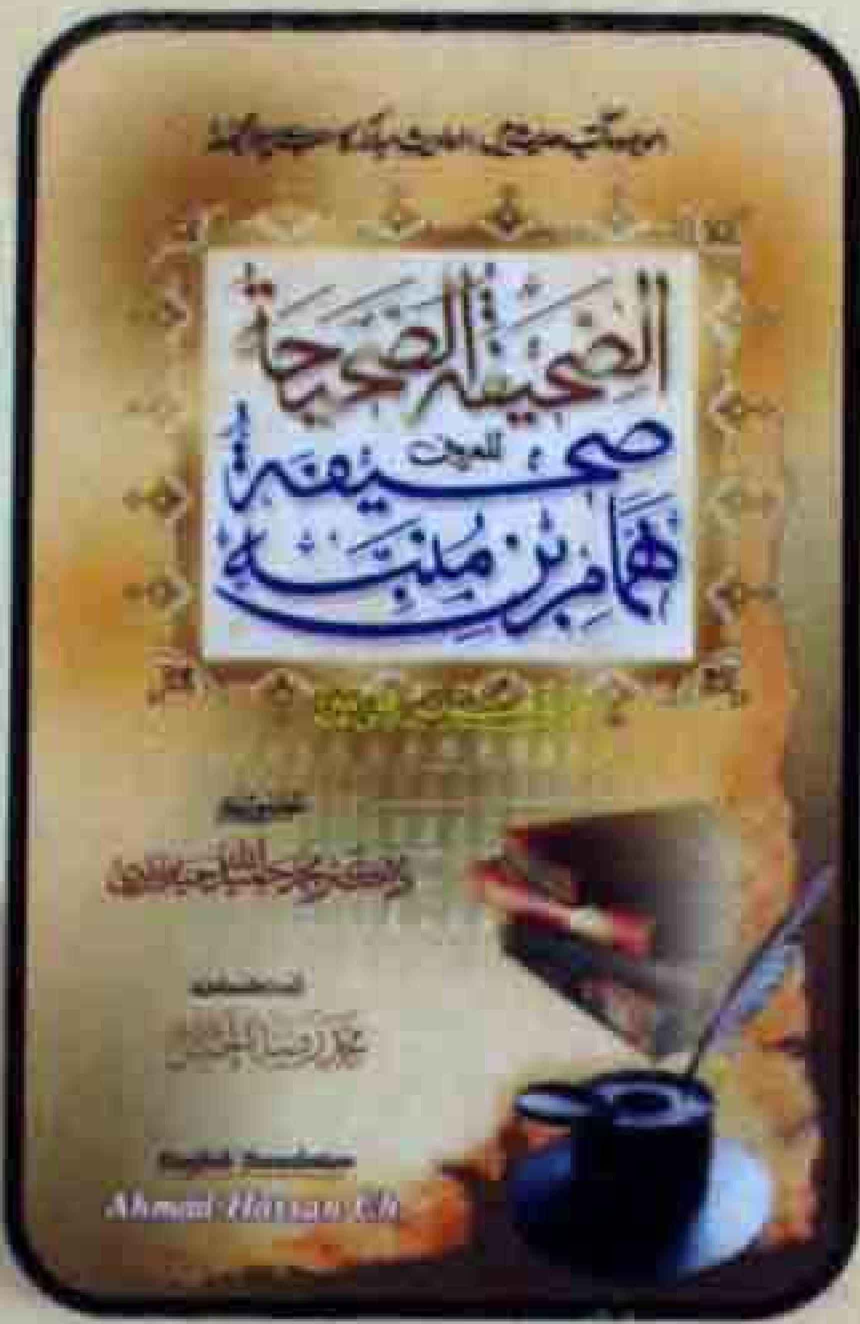
بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ

پہنچے بلندیوں پر وہ محمد ﷺ اپنے کمال سے — اُن کے جمال سے اندھیرا روشن ہو گیا

بدترین مال وہ ہے کہ جس سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ ہو اور نہ اسکی زکوٰۃ نکالی جائے

حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

تمام اچھی خصلتیں آپ ﷺ میں جمع ہو گئیں آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر خدا کی رحمت ہو



الصحیفۃ الصحیحۃ المعروف صحیفہ ہمام بن منبہ

یہ کتاب مشہور صحابئ رسول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی تالیف ہے، جس میں انہوں نے اپنے شاگرد رشید حضرت ہمام بن منبہ رضی اللہ عنہ کیلئے احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوۃ والتسلیم کو جمع کیا ہے اس میں کل ۱۳۹ احادیث مبارکہ ہیں جو زیادہ تر تربیت اخلاق پر مشتمل ہیں یہ مجموعہ حدیث پاک کی انتہائی ابتدائی کتب میں سے ہے بلکہ اب تک احادیث شریفہ کی جتنی بھی کتب دستیاب ہوئی ہیں یہ صحیفہ ان سب میں اولیت کے درجے پر فائز ہے، یہ تقریباً پہلی صدی ہجری کے وسط کی تالیف ہے، بڑے بڑے جلیل القدر محدثین جن میں خود ہمام بن منبہ، معمر بن راشد، عبدالرزاق صنعانی، احمد بن حنبل اور ابن عساکر وغیرہم شامل ہیں نے اس کتاب سے درس لیے اور ساتھ ساتھ اسکی روایت و حکایت کا سلسلہ بھی جاری رکھا چنانچہ پہلے تو امام عبدالرزاق صنعانی نے اسے بعینہ اپنی "مصنف" میں شامل کیا، بعد ازاں امام احمد بن حنبل نے اپنی "مسند" میں اسے من و عن مدغم کیا صحیفہ صحیحہ اگرچہ حدیث کی دوسری کتابوں میں محفوظ ہو چکا تھا لیکن اصل صحیفہ عرصہ دراز سے مفقود و معدوم تھا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور علمائے کرام کی کوششوں سے یہ عظیم الشان صحیفہ دریافت ہو چکا ہے احادیث کا اردو ترجمہ اور بعض ضروری حواشی کا کام مولانا محمد رضاء الحسن قادری صاحب مدظلہ العالی نے انجام دیا ہے جبکہ انگریزی ترجمہ احمد حسن چوہدری صاحب نے کیا ہے

مزید تفصیلات کتاب میں ملاحظہ فرمائیں